UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232724

UNIVERSAL
LIBRARY

٨٧٤٤١

الله

من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین

بعون الله الملک الوهاب کتاب مستطاب مطبوع طبایع اولی الالباب مسمی به

کشف الظلمه فی ترجمه نور اللمعه

از تالیفات واقف حقائق معقول کاشف دقائق منقول مظهر فیض ازلی حافظ مولوی محمد علی مرادابادی

در مطبع مطلع العلوم مرادآباد باهتمام محمد [illegible] طبع شد

الهی بخش لوح نویس

۱۹۹۳۶۲

فہرست رسالہ کشف الظلمہ فی ترجمہ نور اللمعہ

مضمون	صفحہ
مقدمة الکتاب اور یہ مقدمہ مشتمل ہے چھ فصلوں پر۔	۳
فصل اول۔ وجہ تسمیہ جمعہ کے بیان میں۔	۳
فصل دویم فرضیت جمعہ کے بیان میں۔	۴
فصل سیوم۔ نماز جمعہ کے بیان میں۔	۵
فصل چہارم شرائط جمعہ کے بیان میں۔	۶
فصل پنجم سنت قبل اور بعد جمعہ کے بیان میں۔	۱۸
فصل ششم چار رکعت نماز بعد جمعہ بہ نیت ظہر ادا کرنے کے بیان میں۔	۱۸
شروع رسالہ نور اللمعہ فی خصائص الجمعہ۔	۲۶
پہلی خصوصیت روز جمعہ اس امت کی عید ہے۔	۲۶
دوسری خصوصیت روزہ جمعہ کا تنہا مکروہ ہے۔	۲۷
تیسری خصوصیت مکروہ ہے خاص کرنا جمعہ کی رات کا قیام کے ساتھ۔	۳۱
چوتھی خصوصیت پڑھنا الم تنزیل اور سورہ ہل اتی علی الانسان کا نماز صبح میں جمعہ کے۔	۳۱
پانچویں خصوصیت نماز صبح جمعہ کی اللہ کے نزدیک سب نمازوں سے افضل ہے	۳۲
چھٹی خصوصیت نماز جمعہ اور اس کا خاص ہونا دو رکعت کے ساتھ۔	۳۲
ساتویں خصوصیت نماز جمعہ ایک حج کی برابر ہے ثواب میں۔	۳۲

صفحہ	مضمون
۳۳	آٹھوین خصوصیت قرأت بالجہر نماز جمعہ مین اور سب نمازین دنکی سترہ ہین ۔
۳۳	نوین خصوصیت پڑھنا سورہ جمعہ اور منافقونکا نماز جمعہ مین ۔
"	دسوین خصوصیت خاص ہونا نماز جمعہ کا جماعت کے ساتھہ ۔
"	گیارہوین خصوصیت چالیس آدمی کا ہونا ۔
۳۴	بارہوین شہر مین ایک جگہ ہونا جمعہ کا ۔
"	تیرہوین اذن سلطان کا ۔
۳۵	چودہوین خصوصیت ارادہ جلا دینے گہر ان لوگون کا جو جمعہ کو ترک کرتے ہین
۳۵	پندرہوین مہر ہوجانا تارک جمعہ کے دل پر ۔
۳۷	سولہوین خصوصیت ۔ حکم ادا کرنے کفارہ کا جمعہ کے ترک کرنے والیکو
۳۷	سترہوین خصوصیت خطبہ ہے ۔
۳۷	اٹھارہوین خصوصیت ۔ چپکا بیٹھا رہنا ۔
۴۰	انیسوین خصوصیت حرام ہونا نماز کا وقت بیٹھنے امام کے منبر پر ۔
۴۲	بیسوین خصوصیت منع ہونا گوٹ مارنا خطبہ کے وقت ۔
۴۳	اکیسوین خصوصیت نہ مکروہ ہونا نماز نفل کا دوپہر کے وقت جمعہ کے دن
۴۳	بائیسوین خصوصیت جمعہ کے دن دوزخ جہونکا نہین جاتا ۔
۴۴	تئیسوین خصوصیت مستحب ہونا غسل کا جمعہ کے دن ۔
۴۵	چوبیسوین خصوصیت جمعہ کے دن اجماع کرنے مین دو اجر ہین ۔
۴۶	پچیسوین خصوصیت انتیسوین تک مستحب ہونا مسواک[25] کرنا ۔ اور خوشبو[26] لگانا ۔ اور تیل[27] لگانا ۔ اور ناخن[28] ۔ اور بال[29] دور کرنا ۔
۴۸	تیسوین خصوصیت مستحب ہونا پہننا اچھے کپڑونکا ۔

مضمون	صفحہ
اکتیسوین خصوصیت عود سلگانا مسجد مین۔	۵۰
بتیسوین خصوصیت اول وقت جانا مسجد مین۔	۵۰
تینتیسوین خصوصیت مستحب نہین ابہرسے پڑہنا نماز جمعہ کا گرمی کی شدت مین بخلاف اور دنون کے۔	،،
چونتیسوین خصوصیت دیر کرنا قیلولہ اور روٹی کے کہانے مین نماز جمعہ سے	۵۳
پینتیسوین خصوصیت کثرت ثواب جانیوالے جمعہ کے ہر قدم پر ایک سال کا ثواب	۵۵
چہتیسوین خصوصیت جمعہ کی دو اذانین ہین اور کسی نماز کے واسطے نہین مگر نماز صبح کے واسطے۔	۵۶
سینتیسوین خصوصیت مشغول ہونا عبادت کے ساتھ جب تک خطیب نکلے۔	۵۶
اڑتیسوین خصوصیت پڑہنا سورہ کہف کا جمعہ کے دن۔	۵۷
انتالیسوین خصوصیت پڑہنا سورہ کہف کا جمعہ کی رات مین۔	۵۷
چالیسوین خصوصیت پڑہنا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور الحمد کا بعد جمعہ کے۔	۵۸
اکتالیسوین خصوصیت پڑہنا سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کا نماز مغرب مین شب جمعہ کی۔	۵۸
بیالیسوین خصوصیت پڑہنا سورہ جمعہ اور منافقون کا نماز عشا مین شب جمعہ کی۔	۵۹
تینتالیسوین خصوصیت منع حلقہ باندہکر بیٹہنا پہلے نماز جمعہ سے۔	۵۹

صفحہ	مضمون
۵۹	چوالیسوین خصوصیت حرام ہونا سفر کا جمعہ کے دن نماز سے پہلے۔
۶۰	پینتالیسوین خصوصیت جمعہ کے دن کفارہ ہونا گناہون کا۔
۶۱	چھیالیسوین خصوصیت امان عذاب قبر سے اوسکو جو مرا جمعہ کے دن یا رات مین۔
۶۱	سینتالیسوین خصوصیت امان فتنہ قبر سے اوسکو جو مرا جمعہ کے دن یا رات۔
۶۳	اڑتالیسوین خصوصیت اوٹھا لینا عذاب کا اہل برزخ سے جمعہ کے دن
۶۳	اونچاسوین خصوصیت جمع ہونا مُردونکی روحونکا جمعہ کے دن۔
۶۴	پچاسوین خصوصیت جمعہ کا دن سب دنونکا سردار ہے۔
۶۷	اکیاونوین خصوصیت جمعہ زیادتی کا دن ہے۔
۶۹	باونوین خصوصیت روز جمعہ مذکور ہے قرآن مین نہ اور دن ہفتہ کے۔
۷۰	ترپنوین خصوصیت روز جمعہ شاہد اور مشہود ہے کلام اللہ مین اور بے شک اللہ نے اوسکی قسم کھائی ہے۔
۷۱	چونوین خصوصیت روز جمعہ پیچھے سے ملا ہے اس امت کو۔
۷۲	پچپنوین خصوصیت جمعہ مغفرت کا دن ہے۔
۷۳	چھپنوین خصوصیت جمعہ آزادگی کا دن ہے۔
۷۴	ستاونوین خصوصیت روز جمعہ مین ساعت اجابت کی ہے۔
۸۵	اٹھاونوین خصوصیت صدقہ کا ثواب روز جمعہ مین دونا ہوتا ہے اور دنون سے۔
۸۵	اونسٹھوین خصوصیت نیکی اور بدی دونی ہوتی ہے جمعہ کے دن۔

مضمون	صفحہ
ساٹھویں خصوصیت پڑھنا سورہ حم دخان کا جمعہ کے دن اور رات میں	۸۶
اکسٹھویں خصوصیت شب جمعہ میں سورہ یس پڑھنا	۸۶
باسٹھویں خصوصیت پڑھنا سورہ آل عمران کا جمعہ کے دن -	۸۶
ترسٹھویں خصوصیت پڑھنا سورہ ہود کا جمعہ کے دن -	۸۷
چونسٹھویں خصوصیت پڑھنا سورہ بقرہ و سورہ آل عمران کا شب جمعہ میں	۸۷
پینسٹھویں خصوصیت [illegible] کا	۸۸
چھیاسٹھویں خصوصیت جمعہ کی رات میں مغفرت کیا جاتا ہے -	۸۸
سڑسٹھویں خصوصیت کثرت سے درود بھیجنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن اور رات میں	۸۸
اڑسٹھویں - انہترویں - سترویں خصوصیت بیمار پرسی - اور حاضر ہونا جنازہ - دو رکعت [illegible] - اور غلام کا آزاد کرنا	۹۰
اکہترویں خصوصیت	۹۱
بہترویں - تہترویں - چوہترویں خصوصیت	۹۲
پچہترویں خصوصیت دعا حفظ قرآن کی شب جمعہ میں -	۹۳
چہترویں خصوصیت زیارت کرنا قبروں کا جمعہ کے دن اور رات میں -	۹۵
ستترویں خصوصیت مردوں کو علم ہوجانا زندوں کی زیارت کرنے کا	۹۶
اٹھترویں خصوصیت پیش ہونا اعمال زندوں کا مردوں پر [illegible] کنبہ والوں سے جمعہ کے دن -	۹۶
اوناسیویں خصوصیت کہتے ہیں بزرگ کے جمعہ کے دن سلامتی ہو سلامتی سب دن نیک ہے -	۹۷

صفحہ	مضمون
۹۷	اسیوین خصوصیت
۹۸	اکیاسیوین خصوصیت
۹۹	بیاسیوین - خصوصیت
۱۰۰	تراسیوین - چوراسیوین - پچاسیوین خصوصیت
۱۰۰	چھیاسیوین خصوصیت مکروہ ہونا پچھنے لگانا جمعہ کے دن۔
۱۰۱	ستاسیوین خصوصیت شہادت حاصل ہونا اوسکو جو مرے جمعہ کے دن
۱۰۲	اٹھاسیوین خصوصیت
۱۰۳	نواسیوین خصوصیت وقوف عرفات کا جمعہ کے دن فضیلت رکھتا ہے اوروں کے وقوف پر پانچ حصہ سے۔
۱۰۴	نوین خصوصیت۔
۱۰۵	اکیانوین خصوصیت جمعہ کے دن مردون سے دوزخ کے ہمین کو جاتی ہے۔
۱۰۵	بانوین خصوصیت شب جمعہ بہتر شب قدر سے۔
۱۰۶	ترانوین - چورانوین خصوصیت۔
۱۰۶	پچانوین خصوصیت ملنا ارواح کی اپنون سے۔
۱۰۷	چھیانوین خصوصیت نہین مکروہ جمعہ کے دن نماز بعد صبح اور بعد عصر کے
۱۰۷	ستانوین - اٹھانوین خصوصیت
۱۰۸	ننانوین اور سو کے پوری کرنیوالی خصوصیت
۱۰۹	بیچ خصوصیت جمعہ کے
۱۰۹	تتمہ الکتاب
۱۱۰	اداب الجمعہ رسالہ بدایۃ الہدایہ امام غزالی رح۔

قطعہ تاریخ تصنیف لطیف مرد وضیع و باہنر مولوی قمر الدین صاحب قمر شاگرد مصنف کتاب ہذا

سیوطی محدث جو خاصان حق سے ۔ سلف کے زمانہ مین کامل ہوا ہے
جمعہ کے فضائل کو عربی زبان مین ۔ جمع اک رسالہ مین اوسنے کیا ہے
احادیث سے سارے مضمون جنمین ۔ بنور اللمعہ اوسکو نامی کیا ہے
تو اب اوس رسالہ کو فضل خدا سے ۔ کہ بے اوسکے ہرگز نہ کچھہ ہوسکا ہے
محمد علی عالم یلمعی نے ۔ پئے نفع عام اردو کیا ہے
رکھا نام کشف الظلم اسلئے ہے ۔ کہ تاریکی جہل کو وہ ضیا ہے
ہوئی سال تاریخ کی فکر مجھکو ۔ تو ہاتف نے خوش ہو یہ مجھسے کہا ہے

قمر کہدے تو با سر انبساط اب
نہایت مدلل یہ نسخہ چھپا ہے

۱۲ ھ ۹۷

من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين

بعون الله الملك الوهاب کتاب مستطاب مطبوع طبایع اولی الالباب مسمی به

کشف الظلمة

فی ترجمه

نور اللمعة

از تالیفات کاشف حقایق معقول کاشف دقایق منقول مستفیض فیوض ازلی حافظ مولوی محمد علی مرادآبادی

در مطبع مطلع العلوم مرادآباد باهتمام محمد علی طبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل یوم الجمعۃ عیداً للمومنین وعتقاً لرقاب المسلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وخاتم النبیین محمد والہ واصحابہ الطیبین الطاہرین اما بعد اضعف عباد اللہ الاحد محمد بن احمد بن احمد الحنفی المرادآبادی کان اللہ لہم فی الآخرۃ والاولیٰ عرض کرتا ہے کہ درینولا بعض احباب نے فرمایش کی کہ رسالہ نور اللمعہ فی خصائص الجمعہ مولفہ امام حافظ جلال الدین بن عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اُردو زبان مین کیا جاوے تو اُردو خوانون کو بھی اوس سے فائدہ ہو ہر چند عاجز کو نہ اس کام کی لیاقت نہ اس اہتمام کی طاقت تھی لیکن جب اونکا اصرار حد سے گذرا اور راقم نے بھی اوس مین نفع عام دیکھا تو ماہ شعبان سنہ بارہ سو ستانوے ہجریہ مقدسہ مین یہ ترجمہ تمام کیا اور واقعی جب تمام ہو کہ مقبول خاص وعام ہو تقبل اللہ ذلک منی ومنہ وجعلہ خالصاً لوجہہ الکریم انہ قریب مجیب رؤف رحیم وسمیتہ بکشف الظلمۃ فی ترجمۃ نور اللمعہ امید ناظرین باتمکین سے یہ ہے کہ مترجم کی بے بضاعتی اور کم استعدادی پر لحاظ فرما کر سہو وخطا کو بذیل عفو وعطا چھپادیں اور خداوند کریم رحیم سے یہ دعا ہے کہ اہل اسلام کو اس سے فائدہ عام بخشے اور توفیق عمل عطا فرماوے

آمین بحرمتہ نبیہ الامین ۔ تنبیہ واضح ہو کہ اس تمام رسالہ مین خصوصیات روز جمعہ مذکور ہین اور اُنکے ضمن مین فرایض اور سنن اور مستحبات بھی مندرج ہین لیکن استخراج مسائل اور امتیاز فرض سنت مستحب وغیرہ کا عوام کو بہت دشوار بلکہ نظن غالب مخل مطلب اور باعث فوات اصل مدعا کا تھا علاوہ اس کے شیخ مولف رحمۃ اللہ علیہ شافعی المذہب ہین تو اونھون نے مسائل فقہیہ برمذہب شافعیہ ایراد کیے اور یہہ ظاہر ہے کہ مختلف مقامات پر استخراج مسائل اور بیان اختلاف حنفیہ اور شافعیہ وغیرہ خالی از وقت اور انتشار طبع نازک ناظرین نہین اور مقصود ترجمہ سے افہام عوام ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ مقدمۃ الکتاب مین شرائط اور ضروری مسائل جمعہ کے لکھی جاوین اور اختلافات ائمہ کی تصریح کردیجاوے تاکہ ناظرین کو بصیرت حاصل ہو اور آیندہ فہم معانی مین دقت اور کلفت نہ پڑے اور چونکہ اکثر عوام اور بعض خواص بھی بزعم خود بعض شرائط جمعہ کی اس زمانہ مین مفقود سمجھکر ادا جمعہ مین تہاون اور تکاسل کرتے ہین بلکہ خود جمعہ کے وجوب ہی کے قائل نہین تو وجود اور تحقق جمیع شرائط جمعہ کا کتب فقہ سے ثابت کیا گیا اور اس خصوص مین رسالہ تذکرۃ الجمعہ سے بہت مدد ملی اور آخر کتاب مین خاتمہ قایم کیا گیا اوسمین باب آداب الجمعہ رسالہ بدایۃ الہدایۃ امام حجۃ الاسلام ابن حامد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ سے جو بعض خصوصیات جمعہ پر مجملاً مشتمل ہے معہ ترجمہ کے لکھا گیا رجاء امن اللہ ان ینفعہم و یجعلہم متقیمین بہا والساعین الیہا بیذل جہدہم وہو الموفق والمعین وبالاجابۃ جدیر و تمین اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ مقدمۃ الکتاب اور یہہ مقدمہ مشتمل ہے چھہ فصلون پر فصل اول وجہ تسمیہ جمعہ کے بیان مین فصل دوم فرضیت جمعہ کے بیان مین فصل سوم نماز جمعہ کے بیان مین فصل چہارم شرائط جمعہ کے بیان مین فصل پنجم سنت قبل اور بعد جمعہ کے بیان مین فصل ششم چار رکعت نماز بعد جمعہ بہ نیت ظہر ادا کرنے کے بیان مین

فصل اول وجہ تسمیہ جمعہ کے بیان مین

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات سے وجہ تسمیہ

جمعہ کی دریافت کی گئی جواب دیا۔ لان فیہا طبعت طینۃ ابیک آدم وفیہا الصعقۃ والبعثۃ وفیہا
البطشۃ وفی آخر ثلث ساعات منہا ساعۃ من دعا اللہ فیہا استجیب لہ۔ یعنی اس سبب سے کہ
جمعہ کے دن خمیر کی گئی اور جمع کی گئی مٹی تیرے باپ آدم کی اور اوس مین نفخہ موت کا ہے یعنے
پہلا نفخہ جس سے سب اہل دنیا مر جاوینگے اور نفخہ زندہ ہونے کا جس سے سب جی اوٹھینگے
اور اس مین ہوگا سخت پکڑنا یعنی وار وگیر قیامت کی اور تین ساعت آخر مین اس دن کے ایک ساعت
ہے جو کوئی اوس مین کچھ دعا کرتا ہے اللہ سے قبول ہوتی ہے۔ کہا طیبی نے حاصل جواب کا یہ ہے
کہ جمعہ اسواسطے نام ہوا کہ اس مین ایسے بڑے بڑے امور جمع ہین اور مخفی نہ رہے کہ معنی جمعیت کی ہر
امر مین ان امور مین سے موجود ہین قطع نظر ہیئت مجموعی سے اور بعضون نے کہا کہ سبب کثرت خصائل کے ہے
جو اس دن مین اللہ صاحب نے جمع کی ہین اور ابن سیرین سے روایت ہے کہ اہل مدینہ نے اس کا نام
جمعہ رکہا اور جمع ہوئی قبل قدوم میمنت لزوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور قبل نازل ہونے
سورہ جمعہ کے اور شرح سفر السعادت مین ہے کہ بعض کے نزدیک جمعہ اسواسطے نام ہوا کہ اجتماع
آفرینش عالم اور تمام ہونا اوسکا اسدن ہوا پیدایش عالم کی روز یکشنبہ سے شروع اور جمعہ کے دن
تمام ہوئی۔ اور ایسا ہی ذکر کیا ہے ابوحذیفہ نے ابن عباس سے۔ اور بعض کہتے ہین اس سبب سے
کہ پیدایش آدم عم کی جمعہ کے دن جمع اور تمام ہوئی روایت کیا یہ قول احمد اور ابن خزیمہ نے حدیث
سلمان سے اور ابن ابی حاتم اور احمد نے ابوہریرہ سے اور یہ قول صحیح ترین اقوال کا ہے۔ اور
حدیث ابوہریرہ جو اوپر مذکور ہوئی کہ تسمیہ بسبب جمع ہونے بڑے بڑے امور کے ہے جنمین سے
ایک پیدایش آدم کی ہے انسب ہے۔ اور بعض نے کہا اسواسطے کہ کعب بن لوی جمع کرتا تھا اسدن
اپنی قوم کو اور اونکو نصیحت کرتا تھا اور تعظیم حرم کا حکم اور نبی آخر الزمان کی خبر دیتا تھا۔ اور ابن حزم
نے کہا کہ تسمیہ بسبب جمع ہونے لوگونکے ہے اوس دن نماز کے واسطے اور یہ نام اسلامی ہے
جاہلیت مین اسکا عروبہ نام تھا۔

فصل دوم فرضیت جمعہ کے بیان مین شرح سفر السعادۃ
مین ہے کہ تعیین روز جمعہ کے اس امت کی اجتہاد سے ہوئی اور شاہد اسکا حدیث عبد الرزاق ہے

کہ باسناد صحیح ابن سیرین سے روایت کی۔ اور شیخ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ
جمعہ کیا انصار نے مدینہ مین قبل تشریف آوری جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبل
نزول قرآن شریف کے درباب جمعہ کے اور کہا انصار نے جیسا کہ یہود کے واسطے ایکدن ہے جسمین
جمع ہوتے ہین ہر ہفتہ مین اور نصاری کو بھی ایسا ہی ایکدن ہی تو ہم بھی مقرر کرتے ہین ایکدن جسمین
جمع ہون اور خدا کا ذکر کرین اور نماز پڑھین اور وظیفہ شکر اور عبادت کا بجالاوین پس یوم عروبہ کو جو نام
قدیم روز جمعہ کا ہے اوسکے واسطے معین کیا اور اسعد بن زرارہ کے پاس آئے جو سردار انصار سے تھے
اور قبل قدوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین مشرف باسلام ہو چکے تھے اور اسعد
بن زرارہ نے اونکے ساتھ نماز جمعہ پڑھی اور اجتماع کیا بعد اسکے قرآن نازل ہوا کہ اذا نودی للصلوۃ
من یوم الجمعۃ الایۃ تو یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ صحابہ نے روز جمعہ کو اپنے اجتہاد سے معین
اور اختیار کیا انتہی۔ اور اکثر اسپر ہین کہ فرضیت جمعہ کے مدینہ طیبہ مین اول قدوم برکت لزوم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوئی اور آپ نے تین روز قبا مین قیام فرماکے جمعہ کے دن قصد داخل
ہونے مدینہ مطہرہ کا کیا اور راہ مین نماز جمعہ ادا کی۔ شیخ ابن حجر نے کہا کہ دور نہین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جمعہ کو مکہ معظمہ مین وحی سے جانا ہو لیکن اوسکے قایم کرنے اور لوگونکے جمع ہونے پر
جمعہ کے لیے مکہ مین قادر نہوے۔ چنانچہ نزدیک دارقطنی کے ایک حدیث اس باب مین بھی ابن عباس سے
آئی ہے اور صحابہ نے اہل مدینہ مین سے اوسکو نہ سنا اور نہ پایا اور اوسکو اپنے اجتہاد سے پیدا کیا اور
اجتماع کیا اور ذکر اور عبادت اور نماز کی انتہی ملخصاً

فصل سوم نماز جمعہ کے بیان مین۔

نماز جمعہ فرض عین ہے مستقل ظہر سے زیادہ موکد اور اوسکا بدل نہین اور منکر اوسکا کافر اور فرضیت
اوسکی نص قطعی سے ثابت ہے یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ
الایۃ۔ یعنی اے ایمان والو جب ندا کیجاوے واسطے نماز کے جمعہ کے دن تو دوڑو طرف ذکر خدا
کے اور مراد ذکر سے نماز جمعہ ہی یا خطبہ اور بعض مفسرین کے نزدیک خطبہ اور نماز دونو مراد ہین اور حدیث سے
اسکی فرضیت ثابت ہے عن جابر بن عبد اللہ رضہ قال خطبنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فقال یا ایہا الناس توبوا الی اللہ قبل ان تموتوا الی ان قال واعلموا ان اللہ قد افترض علیکم
الجمعۃ مکتوبۃ فی مقامی ہذا فی یومی ہذا فی شہری ہذا فی عامی ہذا الی یوم القیامۃ من وجد الیہ سبیلا
فمن ترکہا فی حیوتی او بعدی من جحود بہا او استخفافا بہا ولہ امام جائر او عادل فلا جمع اللہ شملہ ولا
بارک لہ فی امرہ الا ولا صلوۃ لہ الا ولا صوم لہ الا ولا زکوۃ لہ الا ولا حج لہ الا ولا بر لہ حتی یتوب فمن تاب
تاب اللہ علیہ ۔ الحدیث رواہ ابن ماجہ ۔ یعنی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ای لوگو توبہ کرو
گناہون سے اور رجوع کرو ساتھ طاعت خدا کے پہلے مرنے سے اور جان رکھو کہ خداوند تعالے نے
فرض کی تمپر نماز جمعہ ایسا فرض کہ لکھا ہوا ہے کتاب مجید مین اور سب مسلمانو پر لازم اور موکد کیا گیا ہے
اس مقام مین میرے اس دن مین میرے اس مہینے مین میرے اس سال مین میرے قیامت کے دن
تک اوسپر جو راہ پاوے اوسکی طرف اور پہونچ سکے اوسکو اور واجب ہوا اوسپر سب شرائط کے جمع
ہونے سے پہر جو کوئی ترک کرے جمعہ کو میری زندگی مین یا بعد میرے اوس سے انکار کر کر یا اوسکو خفیف
اور سہل جانکر اور اوسکے واسطے بادشاہ ہو ظالم یا عادل تو جمع نکرے اللہ پریشانی اوسکی اور برکت
ندے اوسکے کام مین آگاہ ہوا وہین کہ تارک جمعہ کی نماز قبول نہین اور نہ روزہ اوس کا اور نہ زکوۃ
اوسکی اور نہ حج اوس کا نہ کوئی نیکی اوسکی مقبول ہے تا آنکہ توبہ کرے سو جسنی رجوع کی تو رجوع کریگا
اللہ اوسپر رحمت اور عفو کے ساتھ ۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جمعہ قیامت تک فرض
رہیگا اور حاکم ظالم ہو یا عادل پہر تقدیر ادا کیا جاوے ۔

فصل چہارم

شرائط جمعہ کے بیان مین ۔ نماز جمعہ کی ادا کی چھہ شرط ہین پہلی شرط مصر جامع یا نواح مصر یعنی شہر
یا شہر کا کنارہ ہدایہ مین ہے لا تصح الجمعۃ الا فی مصر جامع او فی مصلے المصر ولا یجوز فی القری
لقولہ علیہ السلام لا جمعۃ ولا تشریق ولا فطر ولا اضحی الا فی مصر جامع والمصر الجامع کل موضع لہ امیر وقاض
ینفذ الاحکام ویقیم الحدود وہذا عند ابی یوسف رح وعنہ انہم اذا اجتمعوا فی اکبر مساجدہم لم یسعہم
والاول اختیار الکرخی والثانی اختیار الثلجی یعنی جمعہ صحیح نہین مگر شہر جامع مین اور دیہات مین
جائز نہین بدلیل قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ جمعہ اور تشریق اور ضحی نہین مگر مصر

جامع مین اور مصر جامع وہ جگہ ہے جہان کوئی حاکم کہ حکم جاری کرتا ہو اور قاضی ہو کہ حدود شرعی کو رایج رکہتا ہو اور یہ نزدیک امام ابو یوسف کی ہے اور ایک روایت اونسے یہہ ہے کہ مصر جامع وہ ہے جسکے بڑی سے بڑی مسجد مین شہر کے رہنے والے جو نماز جمعہ کے مکلف ہون نہ سماوین اور تفسیر اول کو کرخی نے اختیار کیا اور وہ ظاہر مذہب ہے اور تفسیر ثانی کو ثلجی نے اختیار کیا اور ارکان اربعہ مین ہے اختلفت الروایات فی مذہبنا ففی ظاہر الروایۃ ہو بلدۃ بہا امام وقاض یصلح لاقامۃ الحدود وفی فتح القدیر بلدۃ فیہا سکک واسواق ووال ینتصف المظلوم من الظالم وعالم یرجع الیہ فی الحوادث وہذا اخص وحملوا قول امیر المومنین علی رض لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع علی احد ہذین الروایتین فان المصر الجامع لا یکون الا ہذا شانہ وعلی التفسیر الاول المصر الذی والیہ کافر لا تجب فیہ الجمعۃ وعلی التفسیر الثانی لا تجب فی المصر الذی والیہ ظالم لا ینتصف المظلوم من الظالم ویرد ہذین الروایتین ان الصحابۃ والتابعین لم یترکوا الجمعۃ فی زمان یزید الشقی مع انہ لا شبہۃ فی انہ کان من اشد الناس ظلما بالاجماع لانہ ہتک حرمۃ اہل البیت وبقی مصر اہلیہ ولم یمر علیہ وقت الا کان ہو یعبد والظلم من اباحۃ وما الصحابۃ الاخیار واما انتصاف المظلوم من الظالم فبعید منہ کل البعد وفی روایۃ الامام ابی یوسف المصر موضع یبلغ المقیمون فیہ حدا لا یسع اکبر مساجدہم ایاہم فی الہدایۃ ہو اختیار البلخی وبہ افتی کثیر من المشایخ لما راوا افساد اہل الزمان والولاۃ فان شرط اقامۃ الحدود وانتصاف المظلوم من الظالم ینفی وجوب الجمعۃ مع انہ من شعایر الاسلام ونحن نقول قد وقع التہاون فی اقامۃ الحدود وانتصاف المظلوم من الظالم فی امارۃ بنی امیۃ بعد وفات معاویۃ الا فی زمان عمر بن عبد العزیز قدس سرہ وفی امارۃ بعض العباسیۃ ولم یترک الجمعۃ احد من الصحابۃ والتابعین ومن تبعہم فنعلم انہما لیسا بشرطین فان قابل الفتوی فی زماننا الروایۃ المختارۃ للبلخی ۔ یعنے روایتین مختلف ہین مذہب حنفی مین سو ظاہر روایت مین مصر جامع وہ ہے جسمین امام اور قاضی ہو کہ صلاحیت رکہتا ہو حدود شرعی کی قایم کرنے کی ۔ اور فتح القدیر مین ہے کہ مصر وہ ہے جسمین کوچہ اور بازار ہون اور حاکم ہو کہ انصاف پاوے مظلوم ظالم سے اور عالم ہو جسکی طرف حوادث مین رجوع کیا جاوے اور انہون نے قول امیر المومنین

علی رضی کو کہ جمعہ اور تشریق اور ضحی نہین مگر مصر جامع مین انہین دونون روایت مین سے ایک پر
حمل کیا ہے اسواسطے کہ مصر جامع وہی ہے جسکی یہ شان ہو اور بموجب تفسیر اول کے حسن شہر کا حاکم
کافر ہو اور بموجب تفسیر ثانی کے حسن شہر کا حاکم ظالم ہو کہ مظلوم کے دادرسی نہو اوس مین جمعہ واجب
نہوگا اور یہ دونون روایتین رد ہوتی ہین اسطرح کہ صحابہ اور تابعین نے زمانہ یزید شقی مین جمعہ ترک نکیا
حالانکہ وہ سب سے زیادہ ظلم کرنے مین سخت تہا بالاتفاق کیونکہ اوس نے ہتک حرمت اہل بیت
کی کی ۔ اور اسی فعل پر اصرار کرتا رہا اور کوئی وقت اوسپر ایسا نگذرا جسمین وہ درپے ظلم کے نہو مباح
سمجہتی خون صحابہ اخیار سے ۔ رہا امر دادرسی مظلوم کا سو یہ تو اوس سے بہت ہی دور تہا ۔ اور
امام ابو یوسف کی روایت مین مصر وہ ہے جسکے رہنے والے اس حد تک پہونچین کہ بڑی مسجد مین
شہر کی نہ سماوین ۔ ہدایہ مین ہے کہ اسکو ثلجی نے اختیار کیا اور اسیپر اکثر مشایخ نے فتوے دیا جبکہ
اونہون نے فساد اہل زمانہ اور حاکمون کا دیکہا اسواسطے کہ شرط اقامت حدود اور دادرسی مظلوم کے
جمعہ کے وجوب کو کہوتی ہے باوجودیکہ جمعہ شعار اسلام سے ہے اور ہم کہتے ہین اقامت حدود اور
دادرسی مظلوم مین بے شک سستی واقع ہوئی امارت بنی امیہ مین بعد وفات امیر معاویہ کے اور نیز
امارت مین بعض عباسیہ کے لیکن صحابہ اور تابعین مین سے کسینے جمعہ ترک نکیا تو اس سے معلوم ہوا کہ
اقامت حدود اور دادرسی مظلوم کی شرط نہین پس لایق فتوے ہمارے مذہب مین وہی روایت ہے
جسکو ثلجی نے اختیار کیا ۔ **تنبیہ** اس تحریر سے واضح ہوا کہ دوسری روایت امام ابو یوسف کی
کہ مصر جامع وہ ہے جسکی بڑی مسجد مین سب شہر کے لوگ نہ سماوین جسکو ثلجی نے اختیار کیا قوی اور
مرجح اور مطابق عمل سلف صالح صحابہ اور تابعین کے ہے اور یہ تفسیر ہر جگہ شہر اور قصبات پر صادق
آتی ہے اور اسیواسطے اکثر فقہاء حنفیہ نے تفسیر اول امام ابو یوسف سے جو ضعیف اور خلاف عمل سلف
کے تہی اور جسکو کرخی نے اختیار کیا تہا رجوع کرکے تفسیر ثانی کو مفتی بہ قرار دیا ۔ اور در مختار مین ہے

ویشترط لصحتها سبعة اشیاء الاول المصر وهو ما لا یسع اکبر مساجده اهله المکلفین بها وعلیه فتوی اکثر
الفقهاء مجتبی لظهور التوانی فی الاحکام ۔ یعنے اور شرط ہین صحت جمعہ کے واسطے سات چیزین پہلی شہر

مصر ہے اور مصر وہ ہو جسکی بڑی مسجد مین مکلفین جمعہ کے نہ سماوین اور اسپر فتوے اکثر فقہا کا ہے

بسبب ظہور سستی کے احکام مین اور بحر رائق مین ہے وعلیہ فتوے اکثر الفقہاء وقال ابو شجاع

ہذا احسن ما قیل فیہ وفی الولوالجیۃ وہو صحیح یعنے اسپر فتوے اکثر فقہا کا ہے اور کہا ابو شجاع نے

کہ یہہ تفسیر مصر کی سب تفسیروں سے بہتر ہے اور ولوالجیہ مین ہے کہ یہ صحیح ہے اور شرح وقایہ

مین ہے انما اختار ہذا دون التفسیر الاول لظہور التوانی فی الاحکام لاسیما فی اقامۃ الحدود

فی الامصار یعنی تفسیر ثانی کو اختیار کیا نہ اول کو بسبب ظہور سستی کے احکام مین خصوصا حدود

شرع کے قائم کرنے مین ۔ اور صاحب رد المحتار نے شارح وقایہ کے اس قول پر کہ تفسیر

ثانی بسبب ظہور سستی کے اختیار کی گئی یہ اعتراض کیا ہے ۔ وتزییف صدر الشریعۃ لہ عند اعتذارہ

عن صاحب الوقایۃ حیث اختار الحد المتقدم بظہور التوانی فی الاحکام مزیف بان المراد القدرۃ علی

اقامتہا علی ما صرح بہ فی التحفۃ عن ابی حنیفۃ رح انہ بلدۃ کبیرۃ فیہا سکک واسواق ورساتیق وفیہا

وال یقدر علی انصاف المظلوم من الظالم بحشمتہ وعلمہ او علم غیرہ ویرجع الناس الیہ فیما یقع من الحوادث

وہذا ہو الاصح الا ان صاحب الہدایۃ ترک ذکر السکک والرساتیق لان الغالب ان الامیر والقاضی

الذی شانہ القدرۃ علی تنفیذ الاحکام واقامۃ الحدود لایکون الا فی بلد کذلک قولہ یقدر الخ وفی التعبیر

بالقدرۃ رد علی صدر الشریعۃ کما علمتہ وفی شرح الشیخ اسمعیل عن الدہلوی لیس المراد تنفیذ جمیع الاحکام

بالفعل اذ الجمعۃ اقیمت فی عہد اظلم الناس وہو الحجاج وانہ ما کان ینفذ جمیع الاحکام بل المراد

واللہ اعلم اقتدارہ علی ذلک ۔ خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ مراد اقامت حدود شرعی سے یہہ ہے کہ

قدرت رکھتا ہو اوسکے قائم کرنے پر اور انصاف مظلوم پر نہ یہہ کہ جملہ احکام شرع بالفعل نافذ کرتا ہو

چنانچہ حجاج کے عہد مین جو سب سے زیادہ ظالم تھا جمعہ قائم کیا گیا حال آنکہ وہ سب شرع کے احکام

نافذ نکرتا تھا بلکہ مراد واللہ اعلم قادر ہونا ہے احکام کے نافذ کرنے اور حدود کے قائم کرنے پر اور

شرح سفر السعادت مین ہے صحیح آنست کہ جمعہ صحیح است اگرچہ سلطان ہم نباشد و تنفیذ جمیع احکام

بالفعل صورت نہ بندد ۔ دوسری جگہ ہے یعنی بہر وجہ وبہر تقدیر جمعہ از دست نباید داد اینجا راہ

اعتذار وقت کہ در تصحیح شرط عدالت واقامت حدود واجراے احکام در حد مصر معتبرست کنند

نسبتہ بشعور وشعار اسلام ست بہر تقدیر ادا باید کرد وخود در آخر زمان حسب آن است - حاصل یہہ ہے کہ صاحب ارکان اربعہ وغیرہ نے جو اقامت حدود شرعی اور انتصاف مظلوم بالفعل مراد لیکر مذہب بلخی کو اختیار کیا اور وہ یہ کہ مصر جامع وہ ہے جسکی بڑی مسجد مین شہر کے رہنے والونکی گنجایش نہو اقوی و صحیح نہا کیونکہ صاحب رد المحتار کی توجیہ مذہب کرتی ہی کہ مصر جامع وہ ہے جہان کوئی حاکم ہو کہ حکم شرعی جاری کر سکے اور قاضی ہو کہ حدود شرعی رائج رکہہ سکے قوی و صحیح و مطابق عمل سلف تہا اسواسطے کہ زمانہ سلف مین سب والیان شہر اقامت حدود شرعی اور انتصاف مظلوم پر قدرت رکہتے تھے اگرچہ بالفعل اونسے جاری نہوے ہون اور اس زمانہ مین بہی والیان ملک جو اقامت حدود وغیرہ پر قادر ہین بہت ملک عرب وعجم مین موجود ہین در صورت امام ابو یوسف کی دونون روایتونپر ہم مذہب [illegible] مذہب بلخی عمل ہو سکتا ہے اسطرح کہ جہان نماز جمعہ بدون سلطان اور امر ولی کے ممکن ہو وہ مذہب بلخی [illegible] جاوے نہین تو جمعہ مین نقصان وخلل واقع ہوگا کیونکہ سلطان اور امر سلطان شرط صحت جمعہ کی ہے قدماے حنفیہ کے نزدیک اور جہان صاحب سلطان اور امر سلطان کی نہین وہ مذہب بلخی پر عمل کیا جاوے - اور شہر کے کنارہ کی یہ تفسیر ہے کہ جو مقامات شہر کے متصل ہون اور شہر کے فائدہ کیواسطے مقرر ہون جیسے گہوڑ دوڑ اور لشکرونکے اترنیکی جگہ اور مقام تیر اندازی اور مردونکے دفن کرنیکے اور نماز جنازہ وغیرہ کی یہ سب شہر کا کنارہ ہے **مسئلہ** جمعہ پڑہنا حج کے موسم مین منا مین خلیفہ کے واسطے اور امیر حجاز کے واسطے درست ہے اور امیر موسم کے واسطے اور عرفات مین درست نہین ہے

دوسری شرط اوا کی حضور سلطان یا نائب سلطان کا حنفیہ کے نزدیک - اور نائب کے معنی محیط مین یہہ لکہے ہین کہ امیر ہو یا قاضی اور دونون ایک بات ہے کیونکہ امیر اور قاضی اور خطیب ایک ہے اور امام شافعی کے نزدیک یہ شرط نہین بلکہ اذن سلطان مستحب ہے اور اجماع مسلمانان ہم ادا جمعہ کے واسطے کافی ہے چنانچہ ارکان اربعہ مین ہے - ومنہا السلطان او امرہ باقامۃ الجمعۃ

عند الحنفیۃ خاصۃ لا عند الشافعیۃ فانہم یقولون اذا اجتمع مسلمو بلدۃ وقدموا اماما وصلوا الجمعۃ خلفہ

جازت الجمعة والمامور من قبل السلطان افضل ولم اطلع على دليل يفيد اشتراط امر السلطان وما في الهداية
لانها تقام بجماعة فعسى ان تقع المنازعة في التقدم والتقديم لان كل انسان يطلب لنفسه رتبة فلا بد من
امر السلطان ليدفع هذه المنازعة فهذا راى لا يثبت به الاشتراط الاطلاق نصوص وجوب الجمعة
ثم هذه المنازعة تندفع باجماع المسلمين على تقديم واحد كما ان مرتبة السلطان يطلبها كل احد من
الناس فعسى ان تقع المنازعة فلا يصح نصب السلطان لكن تندفع هذه المنازعة باجماع المسلمين فكذا
في الجمعة الصحابة اقاموا الجمعة في زمان محاصرة امير المؤمنين عثمان رضه وكان هو اماما حقا محصورا ولم يعلم
انهم طلبوا الاذن في اقامة الجمعة بل الظاهر عدم الاذن اذ لو كان استئذان من اصحاب الشيخ لم يخف
ذلك فعلم ان اقامة الجمعة غير مشروطة [illegible] بالاذن ويدل على هذا انه رجع المشايخ عن هذا الشرط
فيما اذا [illegible] مات والي [illegible] الاستيذان فاجتمع الناس على رجل يصلي بهم كما في العالمگيرية
لا اقامة [illegible] نماز [illegible] اسکا [illegible] کہ حضور سلطان یا اذن سلطان جو حنفیہ کے نزدیک شرط
اقامت جمعہ ہے اسکی کوئی دلیل ہمارے علم مین نہین ہے (حالانکہ حدیث ابن ماجہ وله امام عادل
او جائر دلیل واضح ہے) اور [illegible] صاحب ہدایہ کی کہ مقتدی اور امام بننے مین جھگڑا پڑے تو
اسکے واسطے امر سلطان ضرور ہے فقط راے ہے اس سے اشتراط امر سلطان کا ثابت نہین
ہوتا اسواسطے کہ دفع ہونا اس نزاع کا کچھ امر سلطان ہی پر منحصر نہین ہے بلکہ اتفاق مسلمانون سے
بھی دفع ہوسکتا ہے کہ کسکو امام بنالیوین اور ایسا جھگڑا سواے نماز جمعہ کے اور امور مین بھی واقع
ہوسکتا ہے چنانچہ رتبہ سلطان کا ہر شخص چاہتا ہے تو یہ جھگڑا امر سلطان سے رفع نہین ہوسکتا کیونکہ
یہان [illegible] سلطان ہی نہین لیکن لوگونکے اتفاق سے رفع ہوسکتا ہے ایسے ہی نماز جمعہ ہے
علاوہ [illegible] صحابہ [illegible] زمانہ فتنہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ مین کہ وہ امام
[illegible] یعنی صحابہ سے اذن طلب کیا ہو بلکہ ظاہر اذن کا نہونا ہے
[illegible] اسکی [illegible] نہ دی تھی تو اس سے معلوم ہوا کہ اقامت جمعہ مین اذن سلطان
شرط نہین اور اسی [illegible] سے مشایخ حنفیہ نے اس شرط سے رجوع کیا درصورتیکہ اذن کا حاصل کرنا

دستوار ہو اور یہ حکم اور فتوے دیا کہ اگر ایسا ہو تو مسلمان لوگ جمع ہو کر کسیکو امام بنالین جو انکو جمعہ پڑھاوے اور دیگر روایات بھی اسکی موید ہین - چنانچہ جامع الرموز مین ہے والسلطان ای الخلیفة ای الوالی الذی لیس فوقه وال عادلا کان او جائرا وقیل یشترط العدل کما فی قاضیخان والاطلاق مشعر بان الاسلام لیس بشرط وہذا اذا امکن استیذانه والا فالسلطان لیس بشرط فلو اجتمعوا علی رجل وصلوا جاز کما فی الجلابی وغیرہ - اور عالمگیری مین ہے فان لم یکن ثمه واحد منهم واجتمع الناس علی رجل فصلی بهم جاز کذا فی السراجیة - اور فتاوی قاضیخان مین ہے الامام اذا منع اہل مصر ان یجمعوا لم یجمعوا - الی ان قال - فاما اذا نهی متعنتا او اضرارا بهم فلهم ان یجتمعوا علی رجل یصلی بهم الجمعة - اور در مختار مین ہے ونصب العامة الخطیب غیر معتبر مع وجود من ذکر اما مع عدمهم فیجوز للضرورة - اور کفایہ مین ہے وقال الشافعی السلطان لیس بشرط لما روی عن عثمان رضی الله عنه کان محصورا فصلی علی رضی الله عنه الجمعة بالناس ولم یروا انه صلی بامر عثمان قلنا یحتمل انه فعل بامر عثمان ویحتمل انه لم یصل جمعة ولو فعل بغیر امره انما فعل لان الناس اجتمعوا علیه وعند ذلک یجوز لان الناس احتاجوا الی اقامة الفرض فاعتبر اجماعهم

خلاصہ ان سب روایتون کا یہ ہے کہ دستوار ہونا حصول اذن کا چند وجوہ سے ہے اول یہ کہ سلطان یا نائب سلطان موجود نہ ہو جس سے اذن طلب کیا جاوے - دوسرے یہ کہ سلطان براہ عناد اور ضرر رسانی مانع اقامت جمعہ کا ہو - تیسرے یہ کہ سلطان اپنے وقت مین محصور یعنی قید ہو سو ان تینون صورتون مین مسلمانونکو یہ خیال ہے کہ بلا اذن سلطان کے جمعہ قایم کرین اور صحت ادائے جمعہ کے لئے یہ اجماع کافی اور معتبر ہوگا - علاوہ اس کے اذن طلب کرنا اس صورت مین متصور ہو سکتا ہے جبکہ اسکا دستور ہو اور اس زمانہ مین بلکہ اس سے پہلے زمانہ سے یہ دستور طلب اذن کا بالکل موقوف ہے مسلمان اپنے اتفاق سے شہر اور قصبات مین جمعہ قایم کرتے ہین سلاطین اور حکام وقت کو کچھ مزاحمت نہین ہے پھر سلطان اور اذن سلطان کی کیا حاجت رہی - چنانچہ مولانا رفیع الدین دہلوی قدس سرہ نے ایک استفتا مین بعد تحقیق دار الحرب کے یہ لکھا ہے - باقی ماند سخن در جواز جمعه تحقیقش آنست که در اصل جمعه بجا مے باید و شہرہاے بسیار کلان

[illegible] کردہ اند پس بنابرین دستور اذن حاکم لازم آمد زیرا کہ در تعیین مکان و امام اہل جاہ و عزت

منازعت میکنند و چون این دستور را مسلمانان از صدہا سال برہم زدند حاجتے بامام و اذن او نیست

و ہمچنین در فتاوے عالمگیری تعمیم امام نمودہ کہ اگر مسلمانان شہر یکے را در امور دینی مطاع و متبوع

سازند در اقامت جمعہ کفایت ست و از مطالعہ تواریخ دریافت میشود کہ اہل ماوراء النہر و عراق عجم

در وقت چنگیزی نماز جمعہ ابتدا این ترک نکردہ اند بنابرین در جائیکہ شروط دیگر متحقق باشد از نقصان

اذن اہل اسلام جمعہ باطل نگردد۔ واضح ہو کہ عبارت ارکان اربعہ اور استفتا سے یہ امر بھی ظاہر ہوا کہ

[illegible] اہل جاہ تعیین امامت اور اقتدار وغیرہ مین مناقشہ اور نزاع کرتے تھے تو بنابر

مصلحت دفع اس فتنہ کے حق امامت جمعہ کا سلطان اور امیر سے مفوض ہوا تہا اور موید اسکا

قول صاحب بحر الرائق اور ہدایہ اور کفایہ کا ہے۔ حیث قال۔ انما کان شرطا للصحۃ لانہا تقام

بجمع عظیم وقد تقع المنازعۃ فی التقدم والتقدیم وقد تقع فی غیرہ فلابد منہ تتمیما لامرہا۔

قولہ فی التقدم ای بنفسہ والتقدیم ای لغیرہ وقد تقع المنازعۃ فی غیرہ من نحو اداء من سبق الی الجامع

ومن الاداء فی اول الوقت وآخرہ ومن نصب الخطیب۔ لہذا اب جو یہ امور متنازع فیہا نہو

ہو تو نیابت سلطان اور امیر کی اسلام ہی فقط اجماع مسلمانون کا اسکی تکمیل کے واسطے

کافی ہے۔ اور میزان علامہ شعرانی مین بعد بیان شرائط کے یہ لکہا ہے وقال بعض العارفین

ان ہذہ الشروط انما جعلہا الائمۃ تخفیفا علی الناس ولیس بشرط فی الصحۃ فلو صلی المسلمون فی غیر ابنیۃ

ومن غیر حاکم جاز لہم ذلک لان اللہ قد فرض علیہم الجمعۃ وسکت عن بیان ما ذکرہ الائمۃ۔ یعنی

یہ شرطین اماموں نے تخفیف کے واسطے مقرر کی ہین شرط صحت جمعہ کی نہین ہین کہ جمعہ بدون

ان شرائط کے صحیح نہو سو اگر مسلمان نماز جمعہ بیچ شہر او قصبات کے سوا اور جگہ بہی اور بدون

حاکم کے تو پڑہ لین تو انکو جائز ہے کیونکہ اللہ صاحب نے جمعہ انپر فرض کیا اور سکوت کیا ان شرطون سے

جو اماموں نے ذکر کین۔ الحاصل تحریر سابق سے یہ امر بخوبی ثابت ہو گیا کہ سلطان یا امیر سلطان

کے نہونے سے فرضیت جمعہ مین کچھ خلل واقع نہین ہوتا ہے۔ مسئلہ اغار کی نماز اسی مین

اور ایام فتنہ مین جمعہ صحیح اور جائز ہے اور قاضی مسلمانونکی رضامندی سے قاضی ہو سکتا ہے عالمگیریہ
مین ہے بلاد علیہا ولاۃ کفار یجوز للمسلمین اقامۃ الجمعۃ ویصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین ویجب
علیہم ان یلتمسوا والیا مسلما کذا فی معراج الدرایۃ ۔ اور درمختار مین ہے ولو مات الوالی او لم یحضر
لفتنۃ ولم یوجد احد ممن لہ حق اقامۃ الجمعۃ نصب العامۃ لہم خطیبا للضرورۃ کما سیاتی مع انہ لا امیر
ولا قاضی ثمہ اصلا وبہذا ظہر جہل من یقول لا تصح الجمعۃ فی ایام الفتنۃ مع انہا تصح فی البلاد التی
استولی علیہا الکفار **تیسری شرط** اول ظہر کا وقت ہو تو اوس کے نکلجانے سے
جمعہ باطل ہو جاویگا ۔ **مسئلہ** ہدایہ اور قاضیخان مین ہے کہ اگر نماز جمعہ مین وقت ظہر کا نکل گیا
تو ظہر کیطرف متوجہ ہو جاوے یعنی نماز ظہر قضا پڑھی ۔ **چوتھی شرط** خطبہ ہے نماز سے
پہلے زوال کے بعد ۔ علما کا اتفاق ہے کہ خطبہ جمعہ کا فرض ہے سو امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک
ایکبار الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا سبحان اللہ بہ نیت خطبہ کہنے سے فرض ادا ہو جاوے گا اور صاحبین
کے نزدیک ذکر طویل فرض ہے اور مقدار اوسکی تین آیت ہین کرخی کے نزدیک اور بعض کے نزدیک
بقدر تشہد یعنے عبدہ ورسولہ تک اور امام شافعی کے نزدیک دو خطبہ فرض ہین اور سنت امام اعظم
کے یہان یہ ہے کہ امام دو خطبہ طہارت کے ساتھ کہڑا ہوکر پڑہے اور دونون کے درمیان مین
کچھ بیٹھے اسقدر کہ ہر عضو اپنی جگہ پر قرار پکڑے اور یہ جلسہ بقدر سورہ اخلاص یا بقدر تین آیت کے ہو
درمختار مین ہے کہ دونون خطبہ خفیف ہون اور طوال مفصل کی ایک سورہ سے زیادہ ہونا
مکروہ ہے اور جہر دوسرے خطبہ مین پہلے خطبہ سے کم ہو اور جاڑے کے موسم مین خطبہ لمبا پڑھنا
اور بیٹھکر بغیر طہارت کے خطبہ پڑھنا مکروہ ہے طوال مفصل سورہ حجرات سے والسماء ذات البروج تک
ہین ۔ شرح سفر السعادت مین ہے کہ عادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی تہی کہ
خطبہ کو تاہ پڑہتے اور نماز ہمیشہ بہ نسبت خطبہ کے دراز کرتے انتہی ۔ **مسلم** نے جابر بن سمرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کانت صلوتہ قصدا وخطبتہ قصدا ۔ یعنی نماز آپکی متوسط درجہ کی
تہی اور خطبہ متوسط درجہ کا تہا ۔ دوسری روایت عمار رض سے یہ ہے یقول ان طول صلوۃ الرجل

وقصر خطبته مئنة من فقهه فاطیلوا الصلوة واقصروا الخطبة — یعنے آپ فرماتے تھے درازی نماز کی
اور کوتاہی خطبہ کی علامت ہے دانشمندی اور فہم کی سو تم دراز کرو نماز اور کوتاہ کرو خطبہ — امام نووی نے
جمع بین الحدیثین یون کی ہے کہ دوسری حدیث کے یہہ معنی ہین کہ خطبہ سے نماز دراز ہو نہ ایسے دراز کہ
لوگون پر شاق ہو اور یہی معنی متوسط ہونے نماز کو ہین جو پہلی حدیث کا حکم ہے اور وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ خطبہ مین خلق کی طرف
توجہ ہوتی ہے اور نماز مین خالق کیطرف تو مقتضاے دانشمندی یہہ ہے کہ جس امر مین توجہ جناب خالق کیطرف
ہو وہ دراز ہو اور جسمین خلق کیطرف توجہ ہو وہ کوتاہ ہو **مسئلہ** شرح اوراد اور عالمگیری مین ہے
کہ مناسب نہین جمعہ مین خطیب کے سوا کوئی دوسرا امام ہو **پانچوین شرط جماعت ہے**
اور وہ امام اعظم کے نزدیک سوا امام کے تین مرد ہین آزاد ہون یا غلام مقیم ہون یا مسافر صحیح یا مریض
[illegible] والے یا گونگے مگر بچے اور عورتین بکار نہین سو اگر سجدہ سے پہلے جماعت کے لوگ
چلے جاوین یا تین سے کم رہجاوین تو جمعہ امام اور باقیماندون کا باطل ہو جاوے گا در صورت نماز ظہر
پڑھنا چاہیے امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک جمعہ تمام کرے اور اگر تین مرد
جماعت مین باقی رہجاوین یا بعد سجدہ امام کے بھاگین تو ان دونون صورتون مین امام جمعہ تمام کرے
کذا فی شرح الوقایہ اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک چالیس مرد آزاد مکلف مقیم ہین اس سے
کم مین انکے نزدیک جمعہ نہین ہوتا اور امام ابو یوسف کے نزدیک دو شخص سواے امام کے کافی ہین
اور امام مالک کے نزدیک چالیس سے کم مین جمعہ صحیح ہے مگر تین یا چار سے درست نہین وجہ قول
امام شافعی اور امام احمد کے یہہ ہے کہ اول جو جمعہ پڑھا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ
چالیس کے ساتھہ تھا اور دیگر امامون کے قول کی یہ وجہ ہے کہ کوئی دلیل صحیح واجب ہونے عدد
معین کی نہین ہے اور چالیس کے ساتھہ جمعہ پڑھنا آپ کا اس بنا پر تھا کہ اوسوقت چالیس موجود تھے
اگر چالیس سے کم ہوتے تو بھی آپ اونکے ساتھہ جمعہ پڑھتے واسطے قیام شعار جمعہ کے اور اسیواسطے
لکہا حافظ ابن حجر وغیرہ نے کہ جمعہ صحیح ہے ہر جماعت کے ساتھہ جس سے شعار جمعہ کا قایم ہو
کذا فی میزان الشعرانی — **چھٹی شرط** اذن عام ہے اور اوسکے معنی ہین کہ تمام

لوگون کو مسجد مین جانے کا حکم ہو کہ ہر کوئی جانے پاوے یہان تک کہ اگر ایک جماعت مسجد مین
جمع ہو اور دروازہ مسجد کا بند کردے اور جمعہ ادا کرے تو اوسکا جمعہ درست نہوگا اسیطرح اگر
بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھہ اپنے گھر مین جمعہ پڑھنا چاہے سو اگر دروازہ قلعہ یا اپنے گھر کا کھلا
رکھے اور اذن عام دے کہ جو چاہے آوے تو نماز اوسکی درست ہوجائیگی عوام لوگ آوین یا نہ آوین
اور اگر دروازہ قلعہ یا مکان کا بند کردے یا دربان بٹھلادے تا کسیکو اندر آنے نہ دین تو جمعہ اوسکا
درست نہوگا کذا فی المحیط اور جمعہ کے وجوب کی نو شرطین ہین **پہلی** مقیم ہونا کہ مسافر پر جمعہ
واجب نہین **دوسرے** مرد ہونا کہ عورت پر واجب نہین **تیسرے** تندرستی کہ بیمار پر
واجب نہین۔ **چوتھے** آزاد ہونا کہ غلام پر جمعہ نہین **پانچوین** آنکھونکا سلامت ہونا کہ
اندھے پر واجب نہین اگرچہ اوسکو راہبر ملجاوے امام اعظم کے نزدیک **چھٹے** پاؤن کا درست
ہونا کہ لنگڑے اور اپاہج پر جمعہ نہین۔ **ساتوین** بالغ ہونا کہ لڑکونپر جمعہ واجب نہین۔
آٹھوین عاقل ہونا کہ دیوانے پر جمعہ نہین **نوین** مسلمان ہونا اور یہ خود ظاہر ہے۔
مسئلہ قاضیخان مین ہے شیخ فانی یعنی بہت بوڑھا جو چلنے پھرنے سے عاجز ہے مثل
مریض کے ہے اوسپر جمعہ لازم نہین۔ **مسئلہ** جن لوگونپر جمعہ واجب نہین اگر وہ بشرائط مذکورہ
جمعہ ادا کرین تو یہ جمعہ فرض وقت یعنی ظہر کے بدلے مین ادا ہوجاویگا۔ **مسئلہ** مسافر اور غلام
اور مریض کو جائز ہے کہ جمعہ مین امام ہوجاوین اور جمعہ ان لوگون سے بھی ہوجاتا ہے یعنی اگر
سب ایسے ہی ہون اونکے سوا اور نہون اور جمعہ پڑھین تو جائز ہے **مسئلہ** غیر معذور کو جمعہ کی نماز سے
پہلے شہر مین ظہر پڑھنا قطعاً حرام ہے کذا فی البحر **مسئلہ** ہدایہ وغیرہ مین ہے کہ نماز ظہر جمعہ سے
پہلے ادا ہوجاویگی بکراہت تحریمی پھر اگر ظہر پڑھکے بہ نیت نماز جمعہ گھر سے باہر نکلا درحالیکہ امام
نماز مین ہے تو ظہر اوسکے باطل ہوگئے اگر جمعہ پالیا تو خیر ورنہ ظہر پھر پڑھے امام اعظم کے نزدیک
اور صاحبین کے نزدیک اس صورت مین جمعہ کے نپانے سے ظہر باطل نہوگی۔ **مسئلہ** بعد ہوچکنے
نماز جمعہ کے ظہر پڑھنا بالاتفاق جائز ہے **مسئلہ** عالمگیری اور درمختار اور ہدایہ اور بحرالرائق میں ہے

اور صاحب عذر اور قیدی کو نماز ظہر جمعہ کے دن جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جمعہ
سے پہلے پڑھے یا پیچھے **مسئلہ**۔ سراجیہ مین ہے کہ جمعہ کے دن نماز ظہر بجماعت پڑھنا مکروہ
ہے مریض ہون یا مسافر **مسئلہ** قاضیخان اور شرح اوراد مین ہے کہ گانون اور جنگل
کے رہنے والے جنپر جمعہ واجب نہین اونکو چاہیے کہ نماز ظہر جماعت کے ساتھ جمعہ کے دن
اذان واقامت سے پڑھین۔ **مسئلہ** درمختار اور سراجیہ مین ہے کہ جب گانون کا رہنے والا
جمعہ کے دن شہر مین داخل ہوا اگر نیت قیام روز جمعہ کی ہے تو اوسپر جمعہ لازم ہے اور اگر یہ نیت ہے
کہ اوسیدن شہر سے نکل جاویگا جمعہ کے وقت سے پہلے یا پیچھے تو اوسپر جمعہ نہین ہے اگر جمعہ
پالیا تو اجر پاویگا۔ **مسئلہ** جسنے نماز جمعہ مین امام کو التحیات یا سجدہ سہو مین پایا اور نماز مین داخل ہوا
وہ نماز جمعہ تمام کر لیوے اپنے بعد سلام امام کے دو رکعت جمعہ کی پوری کر لے اور امام محمد کے نزدیک اگر
دوسری رکعت کا رکوع نہین پایا ہے تو چار رکعت ظہر کی اوسی تحریمہ پر تمام کرے اور یہی مذہب امام شافعی
اور امام مالک کا ہے **مسئلہ** قاضیخان اور محیط مین ہے کہ مسافر جو جمعہ کے دن شہر مین داخل ہون
تو علیحدہ علیحدہ نماز ظہر پڑھین اور ایسے ہی شہر والے جنکا جمعہ فوت ہو جاوے الگ الگ پڑھین۔
مسئلہ قاضیخان مین ہے کہ اگر مسافر شہر مین آیا جمعہ کے دن اس ارادہ پر کہ جمعہ کے دن نکلیگا
تو اوسپر جمعہ لازم نہین تا وقتیکہ پندرہ روز کے قیام کی نیت نکرے **مسئلہ** جب جمعہ کی پہلی اذان
کہی جاوے سعی جمعہ کے واسطے واجب ہے اور بیع اور شرا اور جو چیز مانع ہو توجہ نماز سے حرام
ہے امام اعظم کے نزدیک بقول اصح اور امام شافعی کے نزدیک دوسری اذان سے جو خطیب کے
سامنے ہوتی ہے **مسئلہ** درمختار اور سراجیہ مین ہے کہ جب جمعہ کی اذان سنے اور کھانا کھاتا ہو تو
اوسکو چھوڑ دے اگر خوف فوت جمعہ کا ہو مگر اور نمازون مین کھانا نچھوڑے جب تک خوف خروج وقت
نماز کا نہو۔ **مسئلہ** شرح وقایہ مین ہے کہ جب امام خطبہ کے واسطے اوٹھے نماز اور کلام حرام ہے
جبتک خطبہ تمام نہو جاوے مگر نماز فجر جو فوت ہو گئی ہو اور وقت خطبہ کے یاد آوے تو اوسکو قضا
پڑھ لے۔ اور جب امام منبر پر بیٹھے تب دوسری بار اذان امام کے آگے کہی جاوے اور لوگ

امام کیطرف متوجہ ہوکر خطبہ سنین اور جب خطبہ تمام ہو اقامت کہی جاوے اور امام آدمیونکے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے **مسئلہ** جو شخص جمعہ کے سواے نمازوں مین امامت کے لائق ہے وہ جمعہ مین بھی امامت کے لائق ہے ۔ **مسئلہ** عالمگیری مین ہے کہ شدت سے برسنا مینہ کا فرضیت جمعہ کو ساقط کرتا ہے ۔

فصل پنجم

سنت قبل اور بعد جمعہ کے بیان مین ۔ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک نماز جمعہ سے پہلے اور پیچھے چار رکعت بیک سلام پڑہنا سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک بعد جمعہ کے دو رکعت اور امام ابو یوسف کے نزدیک چھ رکعت اسطرح کہ اول چار رکعت سنت بیک سلام اور بعد اوس کے دو رکعت پیچھے کی طحاوی نے کہا یہ اختلاف من قبیل اختلاف مباح ہے ۔ قسطلانی شرح صحیح بخاری مین ہے وینبغی ان یفصل بین الصلوة التی بعد الجمعة وبینہا ولو بنحو کلام او تحول لان معاویة انکر علی من صلی سنة الجمعة فی مقامہا وقال اذا صلیت الجمعة فلا تصلہا بصلوة حتی تخرج او تکلم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا بذلک ان لا نوصل صلوة بصلوة حتی نخرج او نتکلم رواہ مسلم ۔ یعنے سزاوار ہے کہ فصل کیا جاوے درمیان اوس نماز کے جو بعد جمعہ کے ہے اور درمیان نماز جمعہ کے کلام کے ساتھہ یا جگہ بدلنے کے ساتھہ کیونکہ معاویہ نے انکار کیا اوسپر جسنے سنت جمعہ کی مقام نماز مین پڑہی اور کہا اوسکو کہ جب تو نماز جمعہ کی پڑھے تو اوسکو مت ملا دوسری نماز کے ساتھ تا آنکہ تو باہر ہو جاوے نماز سے یا بات کرے پس تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا ہے کہ نملاوین ہم ایک نماز کو دوسری نماز سے یہانتک کہ ہم باہر ہو جاوین نماز سے یا بات کرین ۔ روایت کیا اسکو مسلم نے

فصل ششم

چار رکعت نماز بعد جمعہ بہ نیت ظہر ادا کرنے کے بیان مین ۔ واضح ہو کہ چار رکعت نماز جو بعد جمعہ کے بہ نیت ظہر پڑھتے ہین ظاہرا اوسکی دو وجہ معلوم ہوتی ہین ۔ **وجہ اول** روایت نہ جائز ہونے جمعہ کے ایک شہر مین کئی جگہہ **وجہ دویم** واقع ہونا شک کا شرائط صحت جمعہ مین ۔ **بیان وجہ اول** کا یہہ ہے کہ مذہب راجح ایک شہر مین کئی جگہ نماز جمعہ جائز ہے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک واسطے دفع حرج کے ۔ شرح صغیر منیة المصلے مین ہے ۔ وعند محمد یجوز فی مواضع متعددة قیل

ف سنت قبل اور بعد جمعہ

ف چار رکعت بعد جمعہ بہ نیت ظہر

هو الاصح - اور شمنی شرح مختصر وقایہ میں ہے - فی المذہب اربع روایات اولہا عن ابی حنیفۃ ومحمد
وہو اصحہا الجواز سواء کان التعدد فی موضعین او اکثر - عینی شرح کنز میں ہے تؤدی الجمعۃ فی مصر
واحد فی مواضع متعددۃ عند ابی حنیفۃ فی الصحیح وہو قول محمد والشافعی ومالک وعن ابی حنیفۃ لا یجوز الا فی
موضع واحد وہو قول احمد - اور برہان شرح مواہب الرحمن میں ہے تعددا اے الجمعۃ فی مواضع
کثیرۃ فی مصر واحد جائز عند ابی حنیفۃ قال السرخسی فی الصحیح من مذہبہ وبہ قال محمد وفی روایۃ لا یجوز
فی مصر واحد الا فی جامع واحد - فتح القدیر میں بعد روایات متعددہ کے وارد ہے وعن محمد یجوز تعددہا
مطلقا ورواہ عن ابی حنیفۃ وہو اظہر قال السرخسی الصحیح من مذہب ابی حنیفۃ جواز اقامتہا فی مصر واحد فی مسجدین
او اکثر اور درر غرر میں ہے جازت الجمعۃ فی مواضع من مصر وہو قول ابی حنیفۃ ومحمد وہو الاصح لان فی الاجتماع
فی موضع واحد فی مدینۃ کبیرۃ حرجا بینا وہو مدفوع - بحر الرائق میں ہے تؤدی فی مصر واحد فی مواضع ای
یصح اداء الجمعۃ فی مصر واحد بمواضع کثیرۃ وہو قول ابی حنیفۃ ومحمد وہو الاصح - اور نہر فائق میں ہے -
وتؤدی ای الجمعۃ فی مصر واحد فی مواضع متعددۃ عند محمد عن الامام وہو الصحیح وفی باب الامامۃ من فتح القدیر
وعلیہ الفتوی - وفیہ المخرج اللازم من الزام الاجتماع فی موضع واحد خصوصا اذا کان المصر کبیرا کمصرنا
اور شرح النقایہ میں ہے تؤدی الجمعۃ فی مصر واحد بمواضع کثیرۃ دفعا للحرج فی الکبیر وہو قول ابی حنیفۃ ومحمد وہو الصحیح
اور فاضل چلپی نے ذخیرۃ العقبی میں لکھا ہے - قال مفتی الثقلین من الاعظم والربانی ان تؤدی فی
مصر واحد فی مواضع کثیرۃ - اور زیلعی میں ہے - ای تؤدی الجمعۃ فی مصر واحد فی مواضع متعددۃ عند
ابی حنیفۃ ومحمد وہو الاصح لان فی الاجتماع فی موضع واحد فی مدینۃ کبیرۃ حرجا وہو مدفوع وروی عن ابی حنیفۃ
انہ لا یجوز الا فی موضع واحد فان ادیت فی موضعین او اکثر فالجمعۃ للاولین تحریمۃ وقیل للذی فرغ اولا وقیل تفسد فیہما جمیعا
وان لم یعلم ایہما الاول تبطل صلوۃ الکل - اور در مختار میں ہے وتؤدی فی مصر واحد بمواضع کثیرۃ
مطلقا علی المذہب وعلیہ الفتوی شرح المجمع للعینی وامامۃ فتح القدیر دفعا للحرج وعلی المرجوح فالجمعۃ
لمن سبق تحریمۃ وتفسد بالمعیۃ والاشتباہ فیصلی بعدہا آخر ظہر وکل ذلک خلاف المذہب فلا یعمل علیہ
پس روایات مذکورہ سے ثابت ہو گیا کہ مذہب اور مفتی بہ اور معتمد اور اصح اور صحیح اور ماخوذ بہ جواز

تعدد و مطلقات اور مذہب ضعیف اور مرجوح یعنے عدم جواز تعدد کے اگر تعدد واقع ہو تو جمعہ اون لوگونکا
صحیح ہوگا جنکا تحریمہ سب سے پہلے ہوا اور جبکہ سب جگہ ایک ہی وقت تحریمہ واقع ہو یا اشتباہ ہو اسمین کہ
کہاں پہلے تحریمہ ہوا کہاں پیچھے سب کی نماز فاسد اور باطل ہوگی دریں صورت بعد جمعہ کے نماز ظہر بہ نیت
آخر وقت ثابت اور یہہ سبب خلاف مذہب کے لہذا اسپر اعتبار نہین کیا جاتا اور بحر الرائق مین ہے —

ولقد افتيت مرارًا بعدم صلوة الاربع بعدها بنية آخر ظهر خوف اعتقاد عدم فرضية الجمعة وهو الاحتياط في زماننا
واما من لا يخاف عليه مفسدة منها فالاولى ان يكون في بيته خفية — یعنی مین بارہا فتوے دیچکا ہوں
نہ پڑھنے چار رکعت کا بعد جمعہ بہ نیت آخر ظہر بسبب خوف اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کے اور یہی ہے
احتیاط ہمارے زمانہ مین اور جسپر خوف فساد کا نہو تو اولے یہہ ہے کہ پڑھے گھر مین خفیہ —
درحقیقت یہ کہ اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کا اس زمانہ مین اس حد تک پہنچگیا ہے کہ اکثر عوام اور بعض
خواص نے بھی جمعہ کو عمدًا ترک کر دیا ہے اور یہہ مفسدہ اوسی چار رکعت سے پیدا ہوا ہے جو بعد جمعہ
کے بہ نیت ظہر پڑہی جاتی ہے — شرح سفر السعادت مین ہے — و بعضے گفتہ اند کہ این چہار رکعت کہ
بعد از جمعہ احتیاطًا بہ نیت ظہر میگذارند بہتر آن است کہ پیش از جمعہ بگذارند و بعد از جمعہ با جماعت گذارند پس
از ان بہ نیت ظہر بگذارد بسا است کہ بعضی مسلمانان از ظہر آید کہ نماز نگذاردہ اند فاسد بود — یعنے یہہ چار رکعت
جو جمعہ کے بعد بہ نیت ظہر احتیاطًا اہل احتیاط پڑہتے ہین جمعہ سے پہلے پڑہنا چاہئے کیونکہ بعد جمعہ کے اسکے
پڑہنے مین بدگمانی مسلمانونکے ساتھ ہوتی ہے کہ نماز جمعہ جو پڑہی وہ فاسد تھی —

مترجم — یہہ بدظنی مسلمانونکے ساتھ بصورت ادا کرنے ان چار رکعت کے قبل جمعہ کے
بھی متصور ہے کیونکہ یہہ بھی تو اسی خیال سے پڑہیگا کہ جمعہ اگر صحیح نہو جاویگی فاسد ہوگی اور ظہر رہا تو
ذمہ پر ہے — لہذا طال ما في فتح القدير في بيان ولا عليها ثم قال انما اكثرنا فيه نوعا من الاكثار لما نسمع عن
بعض الجهلة انهم ينسبون الى مذهب الحنفية عدم افتراضها ومنشأ غلطهم ما سيأتي من قول القدوري
ومن صلى الظهر في منزله يوم الجمعة قبل صلوة الامام ولا عذر له كره وقد صرح اصحابنا بانها فرض آكد من الظهر
وباكفار جاحدها انتهى اقول قد كثر ذلك من جهلة زماننا ايضا ومنشأ غلطهم صلوة الاربع بعد الجمعة بنية الظهر

وانما وضعها بعض المتاخرين عند الشك في صحة الجمعة بسبب رواية عدم تعددها في مصر واحد وليست
هذه الرواية بالمختارة وليس هذا القول يعني اختيار صلوة الاربع بعدها مرويا عن ابي حنيفة وصاحبيه۔
خلاصہ اسکا یہ کہ صاحب فتح القدیر نے جو دلائل فرضیت جمعہ کو طول دیا ہے وہ اس سبب سے
ہے کہ بعض جاہل فرض ہونا جمعہ کا حنفیہ کیطرف منسوب کرتے ہین اور بے شک تصریح کی
ہے ہمارے اصحاب نے اس امر کی کہ جمعہ فرض ہے ظہر سے زیادہ موکد اور منکر اوسکا کافر مین
کہتا ہون کہ یہ حیلہ ہمارے زمانہ مین بھی بہت ہے اور منشا اونکی جہالت کا پڑھنا چار رکعت کا ہے
بعد جمعہ بہ نیت ظہر اور اوسکو پیدا کیا ہے بعض متاخرین نے جبکہ اونکو شک واقع ہوا صحت جمعہ مین
بسبب روایت عدم جواز تعدد کے حالانکہ یہ روایت مختار نہین اور نہ یہ قول یعنی اختیار کرنا چار رکعت
نماز ظہر کا بعد جمعہ کے مروی ابو حنیفہ اور صاحبین سے ۔ مگر صاحب رد المحتار نے بحر رائق
کے اس قول پر (لا احتیاط فی فعلها) یعنی اس چار رکعت کے پڑھنے مین کچھ احتیاط نہین ہے۔
یہہ کلام کیا ہے ۔ اقول فيه نظر بل هو الاحتياط بمعنى الخروج عن العهدة بيقين لان جواز التعدد وان كان
الارجح والاقوى دليلا لكن فيه شبهة قوية لان خلافه مروي عن ابي حنيفة ايضا واختاره الطحاوي والتمرتاشي
وصاحب المختار وجعله العتابي الاظهر وهو مذهب الشافعي والمشهور عن مالك واحدى الروايتين
عن احمد كما ذكره المقدسي في رسالته نور الشمعة في ظهر الجمعة بل قال السبكي من الشافعية انه قول اكثر العلماء
ولا يحفظ عن صحابي ولا تابعي تجويز تعددها اه وقد علمت قول البدائع انه ظاهر الرواية وفي شرح المنية عن جوامع
الفقه انه اظهر الروايتين عن الامام قال في النهر وفي الحاوي القدسي وعليه الفتوى وفي التكملة
للرازي وبه ناخذ اه فهو حينئذ قول معتمد في المذهب لا قول ضعيف ولذا قال في شرح المنية اولى
هو الاحتياط وفي المذهب المتفق عليه فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه وكذا قال بعضهم فيمن
يقضي صلوة عمره انه لم يفته منها شيء لا يكره لانه اخذ بالاحتياط وذكر في القنية انه احسن ان كان في صلوته
خلاف المجتهدين ويكفينا خلاف ما مر وفي القنية لما ابتلي اهل مرو باقامة الجمعتين فيها مع اختلاف العلماء في
جوازهما امر ائمتهم بالاربع بعدها حتما احتياطا ونقله كثير من شراح الهداية وغيرها وتداولوه وفي الظهيرية واكثر مشايخ

سنجار اعلیہ لیخرج عن العہدۃ بتیقین ثم نقل المقدسی عن الفتح انہ ینبغی ان یصلی اربعا ینوی بہا آخر

فرض ادرکت وقتہ ولم اوده ان تردد فی کونہ مصرا و تعددت الجمعۃ وبالجملۃ فقد ثبت انہ ینبغی الاتیان

بہذہ الاربع بعد الجمعۃ لکن بقی الکلام فی تحقیق انہ واجب او مندوب قال المقدسی ذکر ابن الشحنۃ عن

جدہ التصریح بالندب وبحث فیہ بانہ ینبغی ان یکون عند مجرد التوہم اما عند قیام الشک والاشتباہ

فی صحۃ الجمعۃ فالظاہر الوجوب وانما اطلنا فی ذالک لدفع ما یوہمہ کلام الشارح تبعا للبحر من عدم فعلہا مطلقا

نعم ان ادی الی مفسدۃ لا یفعل جہارا والکلام عند عدمہا ولذا قال المقدسی نحن لا نامر بذالک امثال

ہذہ العوام بل ندل علیہ الخواص ولو بالنسبۃ الیہم — اس عبارت سے بطور خلاصہ یہ امر ظاہر ہوا کہ روایت

جواز تعدد کی کسی صحابی اور تابعی سے محفوظ نہیں ہے اور اگرچہ یہ روایت دلیل کی رو سے زیادہ

قوی اور راجح ہے لیکن اوسمین شبہ قوی پیدا ہوا اسواسطے کہ اس کے خلاف بھی ابو حنیفہ اور دیگر

ائمہ سے مروی ہے درصورت روایت عدم جواز تعدد کی معتد ہی نہ قول ضعیف پس اس بنا پر ادا

کرنا چار رکعت کا بعد جمعہ درصورت توہم کے مستحب اور درصورت شک اور اشتباہ کے واجب

ہان اگر ادا کرنا اس چار رکعت کا منجر بفساد ہو تو برملا ادا نکرے اور کلام درصورت نہونے مفسدہ

کے ہے کیونکہ مقدسی نے کہا ہے کہ ہم عوام کو ان چار رکعت کے پڑھنے کا حکم نہین دیتے بلکہ خواص

کو دلالت کرتے ہین **مترجم** ظاہر استدلال ان بزرگون کا عدم جواز تعدد پر بجز اس کے

کہ تجویز تعدد کی کسی صحابی اور تابعی سے محفوظ نہین اور کچھ معلوم نہین ہوتا حالانکہ کوئی صاف حکم

منع تعدد مین بھی وارد نہین ہوا چنانچہ صاحب رد المحتار لکھتے ہین ولم توجد دلیل علی عدم

جواز التعدد یعنے کوئی دلیل تعدد کے ناجائز ہونے پر نہین پائی گئی پس یہ استدلال ضعیف اور ناتمام ہے

بلکہ درباب جواز تعدد کے ایک روایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے وارد ہوئی ہے ارکان اربعہ مین

ہے قال الامام محمد رواہ عن الامام ابی حنیفۃ وہذہ الروایۃ ہی المختارۃ وعلیہ الفتوی انہ یجوز تعدد الجمعۃ

مطلقا اثنین او اکثر وقولہم الجمعۃ جامعۃ للجماعات ان ارادوا الجماعات التی بغیر الجمعۃ فمسلم ولا یلزم منہ

نفی التعدد وان ارادوا انہا جامعۃ للجماعات کلہا باسرہا بان لا یصح لہا الا جماعۃ واحدۃ فہو ممنوع

لابد الا بانہ من دلیل ولنا ما صح عن امیر المومنین علی رضی اللہ تعالے عنہ انہ امر بتعدد الجمعۃ وہذا الاثر
صحیح صححہ ابن تیمیۃ فی منہاج السنۃ اور علاوہ اس کے زمانہ سابق میں بخوف فتنہ کے تعدد جمعہ کا
تجویز نہ کیا گیا تھا اور اب جو وہ خوف نہ رہا تو تعدد اپنی اصل پر جائز ٹھہرا لیکن جواز تعدد سے یہ مراد نہیں
ہے کہ عموماً بلا ضرورت اور بلا لحاظ اہلیت اور قابلیت امام کے جا بجا ہر ایک مسجد میں جمعہ پڑھا جاوے
اور جاہل لوگ امام بنائے جاویں (جو موجب تقلیل جماعت اور فساد نماز کا ہے) جیسا کہ اس زمانہ میں
اکثر بے غیر ضروری نماز جمعہ کی اور لیاقت امام صاحبوں کی مشاہدہ کیجاتی ہے بلکہ بقدر حاجت اور بحفظ
شرائط امامت تعدد جائز ہے — جیسا کہ اقوال فقہا اور تحریر ما سبق پر غور کرنے سے یہ امر بخوبی ظاہر
ہوتا ہے اور میزان شعرانی میں ہے وقال الطحاوی یجوز تعدد الجمعۃ فی البلد الواحد بحسب الحاجۃ ولو اکثر
من جمعتین وقال داود الجمعۃ کسائر الصلوات یجوز لاہل البلدان ان یصلوا فی مساجدہم فالاول وما عطف
علیہ فیہ تخفیف وقول داود مخفف فرجع الامر الی مرتبتی المیزان ووجہ الاول ان امامۃ الجمعۃ من منصب
الامام الاعظم وکانت الصحابۃ لا یصلون الجمعۃ الا خلفہ ومعہم الخلفاء الراشدون علی ذلک وکان کل
من جمع بقوم فی مسجد آخر خلاف المسجد الذی فیہ الامام الاعظم یلعب الناس بہ ویقولون ان فلانا ینازع
فی الامامۃ فکان یتولد من ذلک فتن کثیرۃ فسد الائمۃ ہذا الباب الا لعذر یرضی بہ الامام الاعظم کضیق مسجدہ
عن جمیع اہل البلد فہذا سبب قول الائمۃ انہ لا یجوز تعدد الجمعۃ فی البلد الواحد الا اذا عسر اجتماعہم
فی مکان واحد فبطلان الجمعۃ الثانیۃ لیس لذات الصلوۃ وانما ذلک لخوف الفتنۃ وقد کتب الامام
عمر بن الخطاب الی بعض عمالہ اقیموا الجماعۃ فی مساجدکم فاذا کان یوم الجمعۃ فاجتمعوا کلکم خلف امام واحد
انتہی — ولعل ذلک مراد داود بقولہ ان الجمعۃ کسائر الصلوات ویؤیدہ عمل الناس بالتعدد فی سائر
الامصار من غیر منازعۃ فی التفتیش عن سبب ذلک ولعلہ مراد الشارع ولو کان التعدد منہیا عنہ
لا یجوز فعلہ بحال ولورد ذلک ولو فی حدیث واحد ولہذا ادت ہمۃ الشارع صلے اللہ علیہ وسلم فی التسہیل
علی امتہ فی جواز التعدد فی سائر الامصار حیث کان اسہل علیہم من الجمع فی مکان واحد فافہم فان
قلت فما وجہ اعادۃ بعض الشافعیۃ ظہرا بعد السلام من الجمعۃ مع ان اللہ تعالے لم یفرض علیہم یوم الجمعۃ

صلوٰۃ الظہر وانما فرض الجمعۃ فلا یصلی الظہر الا عند العجز عن تحصیل شروط الجمعۃ مثلاً فالجواب ان

وجہ ذلک الاحتیاط والخروج من شبہۃ الخلاف ومنع الائمۃ التعدد بقطع النظر عما ذکرناہ من خوف الفتنۃ

او خوف وقوع التعدد بغیر حاجۃ کما ہو مشاہد فی مساجد مصر وغیرہا تقدما للعمیان الذین یفرون علی

قبور الاموات والابواب بفلوس یخطبون ویصلون بالناس الجمعۃ من غیر تکلیر مع ان مذہب الائمۃ

یقتضی ان جواز التعدد مشروط بالحاجۃ فکان صلوتہا ظہرا الی غایۃ الاحتیاط وان کانت الجمعۃ صحیحۃ

علی مذہب داود فافہم — خلاصہ اسکا یہ ہے کہ وجہ منع تعدد کی یہ ہے کہ امامت جمعہ کی منصب

بڑے امام کا ہے سو صحابہ اوسکے پیچھے جمعہ پڑھتے تھے اور خلفا راشدین نے انکا اتباع کیا

تو جو کوئی جمعہ پڑھاتا قوم کو دوسری مسجد میں سوا اوس مسجد کے جسمیں بڑا امام ہوتا لوگ اوس کے ساتھ

بازی کرتے اور کہتے کہ فلانا ہوگا آ کر اسے امامت میں لاس سبب سے بہت فتنا ہونے لگے

لہذا امام صاحب نے اس دروازہ کو بند کر دیا کہ سبب فتنہ کے جسمیں بڑا امام راضی ہو تعدد جائز کہا

جیسے اوسکی مسجد تنگ ہو تا سب شہر والوں سے اور کسی سبب سے نماز سے رکے تھے کہ ایک شہر

میں کئی جگہ جمعہ جائز نہیں مگر جبکہ جمع ہونا سب کا ایک مسجد میں دشوار ہو سو باطل ہونا جمعہ کا

کچھ ذات نماز کے سبب نہیں بلکہ خوف فتنہ سے پس تحقیق لکھا تھا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے

اپنے بعض عاملوں کو کہ قایم کرو جماعت اپنی اپنی مسجد میں پھر جب جمعہ کا دن ہو تو سب جمع ہو جاویں

ایک امام کے پیچھے پھر یہ سبب جاتا رہا یعنی خوف فتنہ کا تو تعدد اپنی اصل پر جائز ہو گیا اور اسیکو

کہ یہی مراد داود کی ہو اس قول سے کہ جمعہ مثل اور نماز و نکے ہے اور اسکی تائید کرتا ہے عمل لوگوں کا

تعدد پر سب شہروں میں اور شاید یہی مراد شارع کی ہو اور اگر تعدد ممنوع ہوتا اور کسی حال میں جائز نہ ہوتا

تو بیشک یہ حکم وارد ہوتا اگرچہ ایک ہی حدیث میں ہوتا پس اسواسطے نافذ ہوئی ہمت شارع صلی اللہ

علیہ وسلم کی اپنی امت پر آسانی کرنے میں جواز تعدد کی سا اور وجہ پڑھنے بعض شافعیہ کی ظہر کو جمعہ کے بعد

احتیاط ہے اور خارج ہونا شبہ خلاف سے قطع نظر کر کے خوف فتنہ یا خوف وقوع تعدد سے

بغیر حاجت جیسے اکثر مصر وغیرہ کے مسجدوں میں دیکھا گیا کہ اندھے جو مردوں کی قبروں یا دروازوں پر بیٹھتے ہیں

کلام مجید پڑھتے ہیں وہ خطیب ہیں اور نماز جمعہ کی پڑھاتے ہیں اور کوئی انکار نہیں کرتا۔ الحاصل تقریر سابق
سے معلوم ہوا کہ رعایت عدم جواز تعدد کی وجہ سے احتیاطاً ضعیف پر مبنی ہے اور چونکہ پڑھنا چار رکعت ظہر کا بعد
جمعہ کے اسی قول ضعیف پر مبنی تھا وہ ضعیف اصل کیا گیا اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ اس چار رکعت کے پڑھنے میں خوف
مفسدہ اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کا عوام جہلاء سے تھا نتیجہ البحر الرائق نے اس خوف سے مطلقاً اوس کا امتناع
کیا اور صاحب رد المحتار نے پڑھنے کو اور بعضوں نے جمعہ کے بعد پڑھنے کو منع کیا اور مقدسی نے
عوام کو حکم نہ دیا بلکہ خواص کو دلالت سے کہنا چاہا لیکن بعد غور کے دونوں قول اخیر (قول رد المحتار اور
قول بعض) مقدسی کے قول کی طرف رجوع کرتے ہیں اور مقدسی کا قول تائید کلام بحر کے کرتا ہے
واللہ اعلم اور بہر حال قدر مشترک اور متفق علیہ ان اقوال میں خوف مفسدہ کا ہے علی الاطلاق (حال آنکہ یہ مفسدہ جیسا کہ عوام کے
پڑھنے میں ہے خواص کے پڑھنے میں بھی ہے کیونکہ خواص بھی اسی خیال سے پڑھینگے کہ جمعہ ہمنے پڑھا ہے فرض ادا ہوا یا نہ ہوا عام
اس سے کہ بلا نیت ہی ہو یا خفیہ جمعہ کے بعد یا قبل ہو کیونکہ یہ امر اعتقادی ہے قلب سے تعلق رکھتا ہے خواص عوام
ظہر و خفیہ [illegible] ان امور میں فرق [illegible] اور بلند منتشر ہوتا ہے اور خفیہ میں مخفی رہتا ہے اور
عادۃ ہوتا ہے) پس جب ان [illegible] چار رکعت کے پڑھنے میں خوف اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کا تھا اسکو بطریق اولی
[illegible] حنفیہ کیطرف منسوب کرتے ہیں (بحر ناقلاً عن فتح القدیر)
[illegible] اکثر عوام بلکہ خواص بھی مطلقاً اب اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور بر تقدیر تسلیم جنہوں نے اس چار رکعت
کے پڑھنے کا حکم دیا ہے [illegible] بالاحتیاط [illegible] خواص ہیں (مقدسی) اور فی الحقیقت اخذ
بالاحتیاط کا خواص سے نہ کہ عوام اور بیان خطاب عوام [illegible] خواص فاین ہذا من ذاک ملنا الخطر بالبال
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ بیان وجہ دوم یعنی ترک ان چار رکعت ظہر کا بعد جمعہ کے بسبب وقوع شک کے
تحقق شرائط جمعہ میں۔ سو واضح ہو کہ جملہ شرائط جمعہ علی الخصوص شرط مصر جامع اور شرط سلطان میں جسقدر شکوک تھے وہ سب
فصل چہارم میں بدلائل کتب معتبرہ رفع کر دیے گئے تو پھر توہم فقدان شرط من الشروط توہم فاسد ہو قابل اعتبار نہیں علی الخصوص
توہم عوام۔ پس اب کوئی عذر بعد جمعہ ظہر کے اعتقاد ظاہر نہیں ہے اس رسالہ کے مخاطبین کو باقی نہ رہا کما مر انفاً اندر صورت
ظہر کے پڑھنے میں بعد جمعہ بجز اسکے کہ وقت ناحق ضائع ہو جاوے اور کچھہ حاصل نہیں ہوتا اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کا

مزید برآن کیونکہ جب نماز جمعہ بشرائط واقع ہوئی تو نماز ظہر ساقط ہوگئی فلا تکونن من الممترین اور مولوی محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے
بجواب خط مولوی محمد صادق صاحب کے یہ لکھا ہی کہ جب جمعہ کا قطع نظر شرائط سے تو اگر بعد جمعہ کے پڑھنے سے نماز جمعہ میں
اور کاہلی واقع ہو اور کم فہم لوگ بسبب کوتہ فہمی کے شرائط جمعہ کو مفقود سمجھکر جمعہ کو ترک کر دین در صورت معنی وقت کو یہ سمجھا ہو کہ جمعہ کی
تاکید کرے اور ظہر سے باز رکھے تا جمعہ مستقیم ہون اور جمعہ کو قائم کرین - حیث قال چون وجوب نفس جمعہ قطع نظر از شرائط است
وہم از شعائر اسلام اگر از ادائے نماز ظہر تہاون در اداش شود در عوام کم فہم الوجہ کوتہ فہمی وسستی کاہلی مقصود
شدن شرائط موجب ترک جمعہ شود نہ باعث افزائش ظہر لہذا بصورت گمان این ہمہ ان مفتی وقت را تاکید جمعہ و ممانعت
از ادائے ظہر بعد است اور امید کہ ظہر باز دارد تا جمعہ مستقیم شوند و جمعہ قائم کنند - بالجملہ ہر مسلمان کو لازم ہی کہ نماز جمعہ کو
بہر نوع اور بہر تقدیر ادا کرے کہ فرضیت اوسکی حدیث اور قرآن سے ثابت ہی اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہو کہ تا القیامت
اسکی فرضیت رہیگی اور منکر اوسکا کافر اور مضر کسی شرط کے نہ پائے جانے سے جمعہ کی فرضیت مین کچھ خلل واقع نہین ہوتا
کما سبق **مسئلہ** نیت نماز جمعہ کی یون کرے - نویت ان اسقط فرض الظہر عن ذمتی باداء رکعتی صلوۃ فرض الجمعۃ -
نیت کرتا ہون کہ اوتار دون فرض ظہر کا اپنے ذمہ سے باداء دو رکعت فرض جمعہ کے - ولیکن ہذا آخر ما اردنا ایرادہ
فی مقدمۃ ہذا الکتاب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

شروع رسالۃ اللمعۃ فی خصائص الجمعۃ

قال الشیخ رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ بعد التسمیۃ

الحمد للہ الذی خص محمدا والامۃ المحمدیۃ بالجمعۃ وادخرہا من الفضائل السنیۃ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر البریۃ وبعد فقد حکی
الاستاذ شمس الدین ابن النقیب فی کتاب ... خصائص ... اضافات ما ذکرہ ...
استیعابا ... ہذہ الکراسۃ ... علی ... تفصیلات ... واللہ الموفق
اور بعد حمد وصلوۃ کے پس تحقیق ذکر کیا استاذ شمس الدین ... نے کتاب ... مین ... خصوصیتین ... ثابت
جمعہ کی زیادہ او سے ثابت کیا ... اس مختصر مین ... اور ... کیا تو پائین خصوصیت
اور اللہ توفیق دینے والا ہے **الخصوصیۃ الاولی** انہ عید ہذہ الامۃ - پہلی خصوصیت یہ ہی کہ وہ عید اس امت کی عید اخرج ابن ماجہ
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا یوم عید جعلہ اللہ للمسلمین فمن جاء الی الجمعۃ فلیغتسل وان کان طیب

فليمس منه وعليكم بالسواك۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ عید کا دن ہے مقرر کیا ہے اسکو اللہ نے مسلمانوں کے لئے سو جو کوئی آوے نماز جمعہ کی طرف تو اوس کو چاہئے کہ نہاوے اور خوشبو ہو تو لگاوے اور لازم پکڑو مسواک کرنے کو۔ **ف** صاحب سفر السعادت نے یہ خصوصیت ان الفاظ سے لکھی ہے کہ روز جمعہ عید ہے کہ ہر ہفتہ میں مکرر آتی ہے اور بیان غسل روز جمعہ کا اسواسطے خصوصیت میں ہوگا **واخرج** الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال فی جمعۃ من الجمع معاشر المسلمین ان ہذا یوم جعله اللہ لکم عیدا فاغتسلوا وعلیکم بالسواک۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ میں جمعوں میں سے اے گروہ مسلمانان یہ دن ہے کہ مقرر کیا اللہ نے اسکو تمہارے لئے عید سو نہاؤ اور لازم پکڑو مسواک۔ **الخصوصیۃ الثامنۃ** ان یکرہ صومہ منفردا۔ دوسری خصوصیت یہ کہ روزہ جمعہ کا تنہا مکروہ ہے۔ **ف** سفر السعادت میں ہے کہ روزہ جمعہ کا تنہا جمہور علما کے نزدیک مکروہ ہے بالخصوص تنزیہی اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہم سے روایت ہے کہ مکروہ نہیں ہے اور ظاہر یہ ہے کہ طالب کو چاہئے کہ ہمیشہ طاعت اور عبادت میں مشغول رہے تخصیص بعض اوقات کی اگرچہ متبرک ہوں کوئی چیز نہیں حدیث **الشیخین** عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یصومن احدکم یوم الجمعۃ الا ان یصوم قبله او بعده۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ روزہ رکھو کوئی تم میں فقط جمعہ کے دن مگر یوں کہ جمعہ سے پہلے روزہ رکھے یا بعد **ف** یعنی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ دونوں ملاکر رکھے۔ **واخرجا** عن جابر قال نہی النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الجمعۃ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا جابر نے کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فقط روز جمعہ سے **واخرج** البخاری عن جویریۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم دخل علیہا یوم الجمعۃ وہی صائمۃ فقال اصمت امس فقالت لا قال اتریدین

ان تصومی غدا قالت لا قال فافطری — جویریہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اونکے پاس جمعہ کے دن اور وہ روزہ سے تہین پوچہا آپ نے
کیا تونے کلہہ روزہ رکہا تہا عرض کیا نہین پوچہا کیا کالہہ روزہ رکہنے کا ارادہ ہے عرض کیا نہین
فرمایا تو افطار کر — **واخرج** الحاکم عن جنادة بن ابی امیة الازدی قال دخلت علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر من الازد یوم الجمعة فدعانا الی طعام بین یدیہ فقلنا انا صیام فقال صمتم
امس قلنا لا قال فتصومون غدا قلنا لا قال فافطروا ولا تصوموا یوم الجمعة منفردا — جنادہ بن ابی امیہ ازدی
سے روایت ہے کہا جنادہ نے مین حاضر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
گروہ مین ازدی جمعہ کے دن سو بلایا ہمکو آپ نے کہانے کو جو آپکے سامنے تہا ہمنے عرض کیا کہ ہم
روزہ دار ہین فرمایا کیا تمنے کلہہ روزہ رکہا تہا عرض کیا نہین فرمایا کیا کالہہ روزہ رکہوگے عرض کیا نہین
فرمایا تو افطار کرو نہ رکہو روزہ جمعہ کا تنہا — **واخرج** مسلم عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا تخصوا لیلة الجمعة بقیام من بین اللیالی ولا تخصوا یوم الجمعة بصیام من بین الایام
الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم — ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے سب
راتون مین سے جمعہ کی رات کو شب بیداری کے واسطے خاص نکرو اور دنون مین سے جمعہ کے دن کو
روزہ رکہنے کے واسطے خاص نکرو مگر اسطرح کہ اور دنون مین جنمین تم روزہ رکہتے ہو جمعہ کا دن
آپڑے — **ف** یعنے جن روزونکی تمکو عادت ہے اور رکہا کرتے ہو اونمین جمعہ کا دن آپڑے
تو مضائقہ نہین اوس جمعہ کے دن روزہ رکہنے کا سبب یہ ہے کہ شاید حد کے واسطے سب
دن برابر ہین اور بدون حکم شرع کے کسیوقت کو فضیلت نہین اور کسیکو درست نہین کہ اپنی طرف سے
کسیدن مین خصوصیت لگادے — قال النووی الصحیح من مذہبنا وبہ قطع الجمہور کراہة صومہ منفردا
وفی وجہ انہ لا یکرہ الا لمن یضعفہ صومہ عن العبادة واعتمدہ لحدیث احمد والترمذی والنسائی وغیرہم
عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلما کان یفطر یوم الجمعة واجاب الاول عنہ بانہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یصوم الخمیس فوصل الجمعة بہ — کہا نووی نے ہمارا صحیح مذہب یہہ ہے کہ روزہ جمعہ کا

تنہا مکروہ ہے اور اسی پر یقین کیا ہے جمہور نے اور دوسری وجہ مین یہ ہے کہ روزہ جمعہ کا
اوسکو مکروہ ہے کہ اگر روزہ رکھے گا تو اور عبادت سے مانع ہوگا یعنے روزہ اوسکو ناتوان کریگا
تو اور عبادت نکر سکے گا اور ضعیف کیا ہے وجہ اول کو بدلیل حدیث احمد اور ترمذی اور نسائی وغیرہ
کے ابن مسعود سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کمتر روزہ چھوڑتے تھے جمعہ کا اور جواب دیا اس
دلیل کا قائلین وجہ اول نے اسطور پر کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پنجشنبہ کا روزہ رکھا کرتے
تھے سو جمعہ کا دن بھی اوسکے ساتھ ملا لیتے تھے ۔ واختلف فی الحکمة التی کرہ صومہ لاجلها والصحیح
کما قال النووی انه کره لانه شرع فیه عبادات کثیرة من الذکر والدعاء والقراءة والصلوة علی النبی
صلے اللہ علیہ وسلم فاستحب فطره لیکون اعون علی اداء هذه الوظائف ابتداءها من غیر ملل ولا سآمة
وهو نظیر الحاج بعرفات فان الاولی له الفطر بهذه الحکمة اور اختلاف ہوا ہے حکمت مین جسکے
سبب روزہ جمعہ کا مکروہ ہوا اور صحیح موافق قول نووی کے یہ ہے کہ اسواسطے مکروہ ہے کہ جمعہ
کے دن بحکم شرع بہت سی عبادتین مقرر ہوئی ہین ذکر اور دعا اور پڑھنا قرآن کا اور درود بھیجنا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر لہذا مستحب ہوا روزہ نرکھنا جمعہ کا تاکہ زیادہ قوت ہو ان وظائف
کے ادا کرنے پر خوشی کے ساتھ بغیر تکان اور تکلیف کے اور یہ نظیر حج کرنے والے کی ہے عرفات
مین کہ اوسکو افطار بہتر ہے اسی حکمت سے قال فان قیل لو کان کذلک لم تزل الکراهة بصوم
قبله او بعده لبقاء المعنی المذکور فالجواب انه یحصل له بفضیلة الصوم الذی قبله او بعده ما یجبر ما قد
یحصل من فتور او تقصیر فی وظائف یوم الجمعة بسبب صومه کہا نووی نے اگر کوئی یہ کہے کہ اگر ایسا
ہو تو ایکدن قبل یا بعد جمعہ کے روزہ رکھنے سے بھی کراہت نہ دور ہو کیونکہ وہ وقت اسیطرح موجود
تو جواب اوس کا یہ ہے کہ جمعہ سے ایکدن قبل یا بعد روزہ رکھنے سے جو فضیلت حاصل ہوتی
اوس سے وہ نقصان جو جمعہ کے روزہ سے جمعہ کے وظائف مین ہوتا ہے جاتا رہتا ہے ۔
وقیل الحکمة خوف المبالغة فی تعظیمه بحیث یفتتن به کما افتتن قوم بالسبت قال وهذا باطل منتقض
بصلوة الجمعة وسائر ما شرع فیه من انواع الشعائر والتعظیم وقیل الحکمة خوف اعتقاد

وجوبہ قال وہذا استقض بغیرہ من الایام التی ندب صومہا وہذا ماذکرہ النووی وعلی غیرہ قولا آخر
ان علتہ کونہ عیدا والعید لا یصام واختارہ ابن حجر وایدہ بحدیث الحاکم عن ابی ہریرۃ مرفوعا یوم الجمعۃ
یوم عید فلا تجعلوا یوم عیدکم یوم صیامکم الا ان تصوموا قبلہ او بعدہ اور بعض نے کہا کہ حکمت کراہت
جمعہ کے روزہ کی خوف مبالغہ کا ہے تعظیم مین جمعہ کی کہ اوسکے سبب سے لوگ فتنہ مین پڑجاوین
جیسے کہ ایک قوم روز شنبہ کی تعظیم سے فتنہ مین پڑگئی (یعنے یہود) کہا نووی نے یہ باطل اور
نادرست ہے اسواسطے کہ نماز جمعہ اور تمام احکام شرع اور عبادات اسلام اور تعظیم جمعہ کے واسطے
ہے اور واسطے نکلنے کے نہین اور بعض نے کہا حکمت خوف اعتقاد واجب ہونے جمعہ کی روزہ کا
کہا نووی نے یہ بھی نادرست ہے کیونکہ جمعہ کے سوا اور ایام مین بھی روزہ مستحب ہے یہ وہ ہے
جو نووی نے ذکر کیا اور نووی کے سوا اور کسی نے یہ کہا ہے کہ علت کراہت روزہ جمعہ کی جمعہ کا عید ہونا
اور عید کے دن روزہ نہین اور اسکو اختیار کیا ابن حجر نے اور تائید کی اسکی حدیث حاکم سے کہ روایت
کی اوسنے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا کہ روز جمعہ روز عید ہے سو مت مقرر کرو اپنے عید کے
دن کو روزہ کا دن مگر یون کہ ایکدن اوس سے پہلے یا پیچھے روزہ رکھو **وروی** ابن ابی شیبۃ
عن علی قال من کان منکم متطوعا من الشہر فلیصم یوم الخمیس ولا یصوم یوم الجمعۃ فانہ یوم طعام وشراب
وذکر۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جو کوئی تم مین سے نفل روزہ رکھے مہینے
مین تو روزہ رکھے پنجشنبہ کو اور نہ رکھے جمعہ کو کہ وہ کہانے اور پینے اور ذکر کا دن ہے۔ وقال الآخرون
بل الحکمۃ مخالفۃ الیہود فانہم یصومون یوم عیدہم ای یفردونہ بالصوم فنہی عن التشبہ بہم کما نہوا فی یوم
عاشورا الصیام یوم قبلہ او بعدہ وہذا القول ہو المختار عندی لانہ لا ینتقض انتہی۔ اور اوروں نے کہا یون
نہین بلکہ حکمت مخالفت یہود کی ہے کہ وہ روزہ رکھتے ہین اپنی عید کے دن فقط سو منع کیا گیا اونکی
مشابہت سے جیسے مخالفت اونکی کی گئی عاشورہ کے دن مین ایک دن پہلے یا پیچھے روزہ رکھنے
سے تو میرے نزدیک یہی قول مختار ہے کہ اوسپر کوئی اعتراض نہین ہوتا۔ **الخصوصیۃ الثالثۃ**
انہ یکرہ تخصیص لیلتہ بالقیام للحدیث السابق لکن اخرج الخطیب فی الرواۃ عن مالک من طریق اسمٰعیل

بن ابی اویس عن زوجتہ بنت مالک بن انس ان اباہا مالکا کان یحیی لیلۃ الجمعۃ - تیسری خصوصیت
یہ ہے کہ مکروہ ہے خاص کرنا جمعہ کی رات کا قیام کے ساتھہ بدلیل حدیث سابق کے مگر بنت مالک
ابن انس سے روایت ہے کہ باپ اوسکا مالک زندہ رکھتا تھا شب جمعہ کو (یعنے جاگتا تھا قیام اور
عبادت کے ساتھہ) **الخصوصیۃ الرابعۃ** قراءۃ الم تنزیل وہل اتے علی الانسان فی صبحہا
چوتھی خصوصیت پڑھنا الم تنزیل اور سورہ ہل اتے علے الانسان کا نماز صبح مین جمعہ کی - **اخرج**
الشیخان عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقرء یوم الجمعۃ فی صلوۃ الفجر الم تنزیل
السجدہ وہل اتے علی الانسان وفی الباب عن ابن عباس وابن مسعود وعلی وغیرہم ولفظ ابن مسعود
عند الطبرانی یدیم ذلک قیل والحکمۃ فی قراءتہما الاشارۃ علے مافیہما من ذکر خلق آدم واحوال یوم القیامۃ
لان ذلک کان ویقع یوم الجمعۃ ذکرہ ابن دحیۃ وقال غیرہ بل قصد السجود الزاید - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تھے جمعہ کے دن فجر کی نماز مین الم تنزیل السجدہ
اور ہل اتے علے الانسان اور اس باب مین ایک روایت ہے ابن عباس اور ابن مسعود اور علی
وغیرہم رضی اللہ عنہم سے اور لفظ ابن مسعود کا نزدیک طبرانی کے یہہ ہے (ہمیشہ کرتے تھے آپ اسکو)
کہا گیا حکمت ان دونون سورہ کے پڑہنے مین اشارہ ہے پیدایش آدم علیہ السلام اور احوال روز قیامت پر
جو ان دونون سورہ مین مذکور ہے کیونکہ پیدایش آدم ہوئی اور قیامت ہوگی جمعہ کے دن ذکر کیا
اسکو ابن دحیہ نے اور کہا اورون نے بلکہ نہین بلکہ سورہ سجدہ کو قصد سجدہ زائد کی آپ پڑہتے
تھے **واخرج** ابن ابی شیبۃ عن ابراہیم النخعی انہ قال یستحب ان یقرء فی الصبح یوم الجمعۃ بسورۃ
فیہا سجدہ **واخرج** ایضا عنہ انہ قرء سورۃ مریم **واخرج** ابن عون قال کانوا یقرؤن
فی الصبح یوم الجمعۃ بسورۃ فیہا سجدہ - اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی ابراہیم نخعی سے کہ مستحب ہے
جمعہ کی نماز صبح مین ایسی سورہ پڑہنی جس مین سجدہ ہو اور انہین سے یہہ بھی روایت ہے کہ انہون نے
پڑہی سورہ مریم اور ابن عون نے روایت کی کہ پڑہتے تھے لوگ نماز صبح مین جمعہ کے دن
کوئی سورہ جسمین سجدہ ہوتا - **ف** صاحب سفر السعادت نے لکھا ہے کہ مراد آپ کی سورہ

اور ہل اتے علی الانسان کے پڑھنے سے کچھ تخصیص روز جمعہ کی نہیں سجدہ کے ساتھ جیسا کہ
بعضوں نے گمان کیا ہے کہ اگر ان سورتوں کا پڑھنا میسر نہو تو بعوض اونکے اور کوئی سورہ پڑھے
جسمین سجدہ ہو یا اول رکعت میں سورہ سجدہ سجدہ تک پڑھے اور دوسرے میں بقیہ صورت
پڑھے حاصل یہ ہے کہ سورہ سجدہ اور ہل اتے علی الانسان کا پڑھنا جمعہ کے خواص سے ہے اور قسطلانی
میں ہے کہ ابن ماجہ میں لفظ یدیم ذلک نہیں ہے اور بالجملہ یہ لفظ دلالت کرتا ہے مسنون ہونے پر
اور اسکو اخذ کیا ہے کوفیوں اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور اکثر اہل علم نے صحابہ اور تابعین سے
اور مکروہ سمجھا ہے امام مالک نے بوجہ کراہت کی خوف سے اسکا کہ عام لوگ وجوب کا اعتقاد کرنے
لگیں گے تو چاہیے کہ کبھی کبھی ترک بھی کیا جاوے واسطے دفع اس شبہ کے اور ایسا ہی کہا ہے
صاحب محیط نے حنفیہ میں سے اور یہ کہ سوائے سورۃ الم سجدہ کے اور کوئی سجدہ والی پڑھی
جاوے سو اسکو ابن سلام نے منع کیا ہے اور کہا یہ نماز کو باطل کرنیوالی ہے ۔

الخصوصیۃ الخامسۃ ان صلوۃ صبحہا افضل الصلوات عند اللہ ۔ ایک یہ خصوصیت
یہ ہے کہ نماز صبح جمعہ کی اللہ کے نزدیک سب نمازوں سے افضل ہے **اخرج** سعید بن منصور
فی سننہ عن ابن عمر انہ فقد حمران فی صلوۃ الصبح فلما جاء قال ما شغلک عن ہذہ الصلوۃ اما علمت ان
افضل الصلوۃ عند اللہ صلوۃ الجمعۃ صبح یوم الجمعۃ فی جماعۃ المسلمین ۔ سعید بن منصور نے ابن عمر سے
روایت کی کہ انہوں نے نہ پایا حمران کو نماز صبح میں پس جب آیا حمران اس سے پوچھا کس چیز نے
روکا تجکو اس نماز سے کیا تو نہیں جانتا کہ زیادہ تر بڑی منزلت والی نماز اللہ کے نزدیک نماز صبح
ہے جمعہ کی مسلمانوں کی جماعت میں **واخرجہ** البیہقی فی الشعب عن جابر بلفظ ان افضل الصلوۃ
عند اللہ صلوۃ الصبح یوم الجمعۃ فی جماعۃ ۔ اور بیہقی نے یہ حدیث اس لفظ کے ساتھ روایت کی
کہ بیشک افضل سب نمازوں میں اللہ کے نزدیک نماز صبح ہے جمعہ کے دن جماعت میں
واخرج البزار والطبرانی عن ابی عبیدۃ ابن الجراح قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما من الصلوات صلوۃ افضل من صلوۃ الفجر یوم الجمعۃ فی الجماعۃ وما احسب من شہدہا منکم الا مغفورا

اور روایت کی بزار اور طبرانی نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نمازون مین کوئی نماز افضل نہین نماز فجر سے جمعہ کی جماعت کے ساتھہ اور مین نہین گمان کرتا اوسکو جو حاضر ہو تم مین سے اس نماز مین مگر بخشا گیا -

الخصوصية السادسة صلوة الجمعة واختصاصها بركعتين وهي في سائر الايام اربع - چھٹی خصوصیت نماز جمعہ ہے - اور اوس کا خاص ہونا دو رکعت کے ساتھہ حال آنکہ وہ نماز اور سب دنون مین چار رکعت ہے

ف یعنے نماز جمعہ بجاے ظہر کے نماز کے ہے اور ظہر کی نماز اور دنون مین چار رکعت ہے

الخصوصية السابعة انها تعدل حجة - ساتوین خصوصیت یہ ہے کہ نماز جمعہ برابر ہے ایک حج کے ثواب مین - اخرج حميد بن زنجويه في فضائل الاعمال والحافظ ابن ابي اسامة في مسنده عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة حج المساكين - ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ مسکینون کا حج ہے واخرج ابن زنجويه عن سعيد بن المسيب قال الجمعة احب الي من حجة التطوع اور سعید بن مسیب سے روایت ہے کہا اونہون نے البتہ جمعہ مجکو دوست زیادہ ہے حج نفل سے -

الخصوصية الثامنة الجهر فيها وصلوات النهار سرية - آٹھوین خصوصیت قرات بالجہر ہے نماز جمعہ مین اور سب نمازین دن کے سرا ہین (یعنے چپکے پڑھی جاتی ہین)

الخصوصية التاسعة قراءة الجمعة والمنافقين نوین خصوصیت پڑھنا سورہ جمعہ اور منافقون کا نماز جمعہ مین - اخرج مسلم عن ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الجمعة بسورة الجمعة واذا جاءك المنافقون واخرجه الطبراني في الاوسط بلفظ بالجمعة يحرض بها المؤمنين وفي الثانية بسورة المنافقين يقرع بها المنافقين مسلم نے ابوہریرہ رض سے روایت کی کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے آپ نماز جمعہ مین سورہ جمعہ اور اذا جاءک المنافقون اور روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اس لفظ کے ساتھہ (کہ پڑھتے تھے آپ سورہ جمعہ کو آمادہ کرتے تھے مسلمانونکو جمعہ کی نماز پر اوس کے پڑھنے سے اور دوسری رکعت مین پڑھتے تھے سورہ منافقون ڈراتے تھے اوس سے منافقین کو.

یعنی سورہ جمعہ کے پڑھنے سے مسلمان لوگ آمادہ اور مستعد ہو جاتے تھے نماز جمعہ پر اور سورہ
منافقون کے پڑھنے سے منافق لوگ خائف ہو جاتے تھے ۔ **ف** مسوی میں ہے کہ مستحب ہے
پہلی رکعت میں نماز جمعہ کی سورہ جمعہ اور دوسری میں ہل اتاک یا سبح اسم یا منافقون پڑھنا اور کہا
محلی نے روضہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے سورہ جمعہ اور منافقون ایک وقت
میں اور سبح اسم اور غاشیہ دوسرے وقت میں جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے اور حنفیہ کے نزدیک مکروہ
ہے معین کر لینا کچھ قرآن میں سے کسی نماز کے واسطے اور عالمگیریہ میں ہے کراہت جب ہے
کہ دوسری شے کا پڑھنا مکروہ سمجھے اور اگر آسانی کے واسطے یا بغرض حصول برکت ساتھہ قراءت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑھے تو کچھ کراہت نہیں مگر چاہئے کہ گاہ گاہ کوئی اور چیز بھی پڑھ لیا کرے
تاکہ جاہل یہ نہ سمجھیں کہ دوسری چیز کا پڑھنا جائز ہی نہیں ہے اور شرح سفر السعادت میں ہے
کہ ہمیشہ سورہ جمعہ یا منافقون نہ پڑھنا اور ایک آیت کو پڑھنا جیسا کہ بعض امام مسجد کرتے ہیں
یہ مکروہ ہے اور خلاف سنت ۔ **الخصوصیۃ العاشرۃ والحادیۃ عشر والثانیۃ عشر**
والثالثۃ عشر اختصاصہا بالجماعۃ وبالاربعین وبکونہا واحدۃ من البلد وباذن السلطان
وبالاخیر الظاہر ومقرر فی کتب الفقہ واقوی ما رایتہ للاختصاص بالاربعین ما اخرجہ الدارقطنی
فی سننہ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال مضت السنۃ ان فی کل اربعین فما فوق ذلک جمعۃ
دسویں خصوصیت خاص ہونا نماز جمعہ کا جماعت کے ساتھہ ۔ گیارہویں چالیس آدمی کا ہونا ۔
بارہویں شہر میں ایک جگہ ہونا جمعہ کا ۔ تیرہویں اذن سلطان کا جیسا کہ کتب فقہ میں بیان کیا
گیا ہے اور زیادہ قوی دلیل درباب اختصاص نماز جمعہ کی چالیس کے ساتھہ روایت دارقطنی کی ہے جابر
بن عبداللہ سے کہا جاری ہوئی سنت اسپر کہ چالیس اور اس سے زیادہ میں جمعہ ہے ۔
ف واضح ہو کہ گیارہویں اور تیرہویں خصوصیت کا بیان بذیل شرط دوم اور پنجم اور بارہویں
خصوصیت کا بیان وجہ اول اداے چار رکعت ظہر بعد الجمعہ میں مقدمۃ الکتاب سے تفصیل وار
لکھا گیا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک چار مرد سے نماز جمعہ ہو جاتی ہے اور مذہب راجح اور مفتی بہ

ایک شہر میں کئی جگہ نماز جمعہ درست ہے اور اذن سلطان کی کچھ ضرورت نہیں اتفاق مسلمانان شہر واسطے ادائے جمعہ کے قائمقام اذن سلطان ہے ۔ فلینظر ثمہ **الخصوصیۃ الرابعۃ عشر** اختصاصہا بارادۃ تحریق من تخلف عنہا چودہوین خصوصیت ارادہ جلادینے گھر اون لوگون کا جو جمعہ کو ترک کرتے ہین **اخرج** الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقوم یتخلفون عن الجمعۃ لقد ہممت ان آمر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی قوم یتخلفون عن الجمعۃ بیوتہم ۔ ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کے حق مین جو پیچھے رہجاتے ہین جمعہ سے یہ کہ مینے ارادہ کیا کہ حکم کرون کسی شخص کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھاوے پھر مین اون لوگون کے گھر جلادون جو جمعہ کی نماز سے پیچھے رہجاتے ہین (یعنے بغیر ضرورت نماز چھوڑتے ہین) **ف** اس حدیث سے بکمال تاکید فرض ہونا نماز جمعہ کا ثابت ہوا اور اسیواسطے فقہ مین لکھا ہے کہ جو تین بار جمعہ ترک کرے اوسکی عدالت ساقط ہے گواہی کے لائق نہین ۔ **الخصوصیۃ الخامسۃ عشر** الطبع علی قلب من ترکہا ۔ پندرہوین خصوصیت مہر ہوجانا تارک جمعہ کے دل پر **اخرج** ۔ مسلم عن ابن عمر وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینتہین اقوام عن ودعہم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبہم ثم لیکونن من الغافلین ابن عمر اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ضرور باز رہین لوگ جمعہ کے چھوڑنے سے نہین تو خدا اونکے دلونپر مہر کردیگا پھر بیشک وہ غافلون مین ہوجاوینگے ۔ **واخرج** ابوداود والترمذی وحسنہ والحاکم وصححہ وابن ماجہ عن ابی الجعد الضمری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک ثلاث جمع تہاونا بہا طبع اللہ علی قلبہ ۔ اور ابوالجعد ضمری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چھوڑدے تین جمعہ سستی سے مہر کریگا اللہ اوسکے دلپر **ف** لمعات مین ہے کہ تہاون سے مراد ترک اہتمام جمعہ کا اور سستی ہے نہ استخفاف اور اہانت کیونکہ یہ تو خود کفر ہے بلکہ بیان اوس کے معصیت عظیمہ ہونے کا ہے جو حد طبع اور رین کا پہنچی

واخرج الحاکم وابن ماجه عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال من ترک الجمعة ثلاثا من غیر ضرورة طبع الله علی قلبه - اور جابر بن عبد الله سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے جو شخص چھوڑ دے تین جمعہ بے ضرورت مہر کریگا
الله اوسکے دلپر ف ضرورت یہ ہے کہ ظالم وغیرہ کا خوف ہو یا مینہ یا برف پڑتا ہو یا کیچڑ وغیرہ
تو ان صورتوں میں تارک جمعہ منافق نہین - واخرج سعید بن منصور عن ابی ہریرة قال من
ترک ثلاث جمع من غیر علة طبع الله علی قلبه وهو منافق - اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے
کہا جو چھوڑ دے تین جمعہ بغیر مرض کے مہر کریگا الله اوس کے دلپر اور وہ منافق ہے -
واخرج عن ابن عمر قال من ترک ثلاث جمع متعمدا من غیر علة ختم الله علی قلبه بخاتم النفاق
اور ابن عمر رض سے روایت ہے جو چھوڑ دے تین جمعہ قصدا بدون مرض کے مہر کریگا الله اوسکے
دلپر نفاق کی - واخرج الاصبہانی فی الترغیب عن ابی ہریرة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من ترک الجمعة من غیر عذر لم یکن لها کفارة دون یوم القیامة اور ابوہریرہ رض سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے جو چھوڑ دے جمعہ بدون عذر کے نہوگا کفارہ اوسکا
ورے روز قیامت کے یعنی کوئی عمل قیامت تک دنیا میں کفارہ اوس معصیت کا نہیں ہوسکتا مگر روز
قیامت میں خداوند کریم رحیم اپنی رحمت واسعہ سے بخشدے - واخرج عن سمرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم احضروا الجمعة وادنوا من الامام فان الرجل لیتخلف عن الجمعة
حتی یتخلف عن الجنة وانه لمن اهلها - اور سمرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول الله صلی الله
علیه وسلم نے حاضر رہو تم جمعہ مین اور نزدیک ہو امام سے مقرر ایک شخص چھوڑتا ہے جمعہ سو وہ
پیچھے رہ جاتا ہے جنت سے حالانکہ وہ ہوتا ہے اہل جنت ف مہر کرنا دلپر کنایہ ہے
غفلت ڈالنے سے دلپر یعنی باز رکھے گا قبول حق سے کہا قاضی نے متکلمین نے اسمین
بہت اختلاف کیا ہے سو بعضون نے کہا مراد مہر کرنے سے نکالنا لطف کا ہے اور بعضون نے
کہا مراد پیدا کرنا کفر کا [illegible] قسم خیر

الکفارۃ لمن ترکہا ۔ سولوین خصوصیت حکم ادا کرنے کفارہ کا جمعہ کے ترک کرنیوالے کو

اخرج احمد وابوداود والنسائی والحاکم وابن ماجہ عن سعید بن جبیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من ترک الجمعۃ بغیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فبنصف دینار سعید بن جبیر سے روایت
ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ترک کرے جمعہ بغیر عذر کے تو چاہیے کہ
صدقہ دے ایک دینار اور اگر نہ پاوے تو آدھا دینار و اخرج ابوداود عن قدامۃ بن وبرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاتتہ الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدرہم او بنصف
درہم او صاع حنطۃ او بنصف صاع اور قدامۃ بن وبرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا جمعہ فوت ہو جاوے بغیر عذر کے وہ صدقہ دے ایک درہم
یا آدھا درہم یا ایک صاع گیہوں یا آدھا صاع ف دینار ساڑھے چار ماشہ سونیکا ہوتا ہے اور
درہم چودہ قیراط اور قیراط پانچ جو تو درہم ستر جو کے برابر ہوا اور صاع ایک پیمانہ ہے جسمین آٹھ رطل
مسور یا ماش سماتا ہے جسکے ایک ہزار چالیس درہم ہوتے ہیں مرقاۃ میں ہے کہا ابن حجر نے اس
صدقہ دینے سے گناہ ترک جمعہ کا بالکل دفع نہیں ہوتا بلکہ امید تخفیف گناہ کی ہے ۔

الخصوصیۃ السابعۃ عشر الخطبۃ ۔ سترھوین خصوصیت خطبہ ہے ۔ الخصوصیۃ
الثامنۃ عشر الانصات ۔ اٹھارھوین خصوصیت چپکا بیٹھا رہنا ف لمعات میں
کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک جب سے امام خطبہ کے لئے خروج کرے چپ رہنا واجب ہے
اور کلام حرام اور صاحبین کے نزدیک خطبہ سے قبل اور بعد کلام جائز ہے اور مصفی میں ہے
کہ چپ رہنا خطبہ کے وقت امام شافعی کے قول جدید میں سنت موکدہ ہے اور قول قدیم میں
فرض اور کلام مکروہ تحریمی اور مواہب لدنیہ میں ہے کہ امام شافعی سے وجوب اور استحباب سکوت
کے دونوں روایتیں ہیں اور قاضیخان میں ہے کہ مستحب ہے قوم کو متوجہ ہونا امام کیطرف
خطبہ کے وقت اور خطبہ کا سننا افضل ہے جواب سلام اور جواب چھینک سے اور درود شریف
کے پڑھنے سے اور سراجیہ میں ہے کہ چھینکنے والے کو الحمد للہ رب العالمین کہنا جائز نہیں

اور درمختار میں ہے کہ جب خطیب یہ آیہ پڑھے (یاایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما)
تو بقول حسام الدین سننے والا اس آیہ کا درود شریف دل میں پڑھے اور شمس الائمہ سرخسی نے کہا کہ
نہ پڑھے اور میزان میں ہے کہ امام اعظم کے نزدیک خطبہ کے وقت کلام حرام ہے خطبہ سنے
یا نہ سنے یعنے دور بیٹھا ہو اور خطبہ نہ سن سکتا ہو اوسکو بھی حرام ہے اور امام شافعی کے نزدیک
جو خطبہ نہ سنتا ہو اوسکو کلام کرنا جائز ہے مگر چپ رہنا مستحب ہے روی الشیخان عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قلت لصاحبک انصت یوم الجمعۃ والامام یخطب
فقد لغوت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب
تو نے کہا اپنے ساتھی سے جمعہ کے دن چپ رہو درحالیکہ امام خطبہ پڑھتا ہو تو بیشک تو نے
لغو حرکت کی ف تو چاہئے کہ اشارت سے منع کرے نہ زبان سے واخرج مسلم عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من توضأ یوم الجمعۃ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ فاستمع
وانصت غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ وزیادۃ ثلثۃ ایام ومن مس الحصی فقد لغا — ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا اچھی طرح سے
جمعہ کے دن (یعنے وضو کے فرض سنت مستحب سب بجا لایا) پھر مسجد میں آیا پھر خطبہ سنا
اور چپکا بیٹھا رہا تو اوس کے گناہ صغیرہ بخشے گئے اوس وقت سے پہلے جمعہ تک اور تین روز
زیادہ اور جو خطبہ کے وقت کنکریاں ہٹالایا (یعنے برابر کیا زمین کو سجدہ کے لئے) تو اوس نے
بیہودہ کام کیا واخرج ابوداود عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال
من اغتسل یوم الجمعۃ ومس من طیب امرأتہ ان کان لہا ولبس من صالح ثیابہ ثم لم یتخط رقاب الناس
ولم یلغ عند الموعظۃ کانت کفارۃ لما بینہما ومن لغا وتخطی رقاب الناس کانت لہ ظہرا
اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نہایا جمعہ کے
دن اور خوشبو لگائی اپنی عورت کے پاس سے اگر تھی اوس کے پاس اور پہنی ستھرے
کپڑے پھر نہ پھلانگا لوگوں کی گردنوں اور نہ بک بک کی خطبہ کے وقت تو یہ اوسکا کفارہ ہے

صغیرہ گناہ ہین کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور جسنے بات کی اور پھلانگا لوگونکی گردنونپر
اوس کے واسطے نماز ظہر ہے (یعنے جمعہ کے ثواب سے محروم رہا) **ف** بعض لوگونکی عادت ہے
کہ جمعہ کے دن دیر کرتے ہین اور لوگونکو پھلانگتے اور صفین چیرتے تکلیف دیتے اول صف مین جا بیٹھتے
ہین اس سے معلوم ہوا کہ پھلانگنا اور صف چیرنا درست نہین ہان پہلے سے اول صف مین بیٹھ رہے
اور پیچھے آوے تو جہان جگہ پاوے بیٹھ جاوے مگر امام کے واسطے تخطے روا ہے یعنے پھلانگنا
گردنونپر رضی اللہ عنہم بنابر ضرورت - **واخرج** ابن ماجہ وسعید بن منصور عن ابی بن کعب ان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرا یوم الجمعۃ سورۃ تبارک وہو قائم یذکر بایام اللہ وابو الدردا
وابو ذر یغمزنی فقال متی انزلت ہذہ السورۃ انی لم اسمعہا الا الان فاشار الیہ ان اسکت فلما
انصرفوا قال سالتک متی انزلت ہذہ السورۃ فلم تخبرنی فقال ابی لیس لک من صلوتک الیوم
الا ما لغوت فذہب الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ واخبرہ بالذی قال ابی فقال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صدق ابی - اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے پڑہی جمعہ کے دن سورہ تبارک اور آپ کہڑے نصیحت دیتے تھے ساتھ ایام خدا کے
اور ابو الدردا اور ابو ذر مجھکو آنکھہ مارتے تھے - پوچھا ابو ذر نے یہ سورہ کب نازل ہوئی ہے مینے
اسکو اسوقت سنا سو اشارہ کیا اوسکو ابی نے کہ چپ رہ پھر جب لوٹے لوگ نماز جمعہ سے کہا ابو ذر نے
مینے پوچھا تھا کہ یہ سورہ کب نازل ہوئی تو تونے مجھکو نہ بتلایا کہا ابی نے تجھکو اپنی نماز سے
آج کچھ ثواب نہین مگر یہی بیہودہ بکنا پھر گیا ابو ذر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور یہ ماجرا ذکر کیا آپ سے اور خبر دی آپکو ابی کے قول سے تو فرمایا آپ نے سچ کہا ابی نے
ف فوز الکبیر مین ہے کہ ایام خدا سے مراد احوال گذشتہ ہین انعام مطیعان اور تعذیب عاصیان
سے جیسے قصے حضرت ابراہیم اور انبیاء بنی اسرائیل وغیرہ کے **واخرج** سعید بن منصور عن ابی ہریرۃ
قال لا تقل سبحان اللہ والامام یخطب یوم الجمعۃ - اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا ابو ہریرہ نے
مت کہہ سبحان اللہ اوسوقت مین کہ امام خطبہ جمعہ کا پڑہتا ہو - **واخرج** عن ابن عباس قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تکلم یوم الجمعۃ والامام یخطب فہو کالحمار یحمل اسفارا والذی یقول لہ انصت
لیس لہ جمعۃ اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کلام کرے اوس
حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو تو وہ مانند گدھے کی ہے کہ پیٹھ پر لیتا ہے کتابیں اور جو کہے اوس سے چپ رہ تو نہیں اوسکو
ثواب جمعہ کا ف (بسبب صادر ہونے لغو کے جو منع ہے) اور گدھے کی مانند یہ کہ باوجود مشقت اور رنج اوٹھانے علم سے کچھ نفع نہیں اوٹھاتا ایسے ہی عالم بے عمل

الخصوصیۃ التاسعۃ عشر تحریم الصلوۃ عند جلوس الامام علی المنبر۔ اونیسویں خصوصیت
حرام ہونا نماز کا وقت بیٹھنے امام کے منبر پر **اخرج** سعید بن منصور عن سعید بن المسیب قال خروج
الامام یقطع الصلوۃ وکلامہ یقطع الکلام سعید بن مسیب سے روایت ہے کہا اونہوں نے خروج
امام کا قطع کرتا ہے نماز کو اور کلام امام کا (یعنی خطبہ) قطع کرتا ہے کلام کو **واخرج** عن ثعلبۃ ابن
ابی مالک قال کنا علی عہد عمر بن الخطاب یوم الجمعۃ نصلی فاذا خرج عمر جلسنا فاذا تکلم سکتنا۔ اور
ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت ہے کہا ہم تھے بعہد عمر بن الخطاب رض کے جمعہ کے دن نماز پڑھتے
تھے پھر جب حضرت عمر نکلتے (یعنی باہر واسطے خطبہ پڑھنے کے) تو ہم بات کرتے پھر جب وہ کلام کرتے
(یعنی خطبہ پڑھتے) تو ہم چپ ہو جاتے **قال** النووی فی شرح المہذب فاذا جلس الامام علی
المنبر حرم ابتداء صلوۃ النافلۃ وان کان فی صلوۃ خففہا بالاجماع نقلہ الماوردی وغیرہ قال البغوی
سواء کان صلی السنۃ ام لا قال النووی فی شرح مہذب وجلوس الامام علی المنبر لا یتوقف علی الاذان
نص علیہ الشافعی واصحابہ کہا نووی نے شرح مہذب میں جب بیٹھا امام منبر پر حرام ہو گیا شروع
کرنا نماز نفل کا اور اگر وقت خطبہ کے یہ شخص نماز میں ہو تو نماز ہلکی کر دے (یعنی قرات میں تخفیف کرے
یا بجائے چار رکعت کے دو پڑھے) اس پر سب کا اتفاق ہے نقل کیا یہ قول ماوردی وغیرہ نے
کہا بغوی نے نماز سنت پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو برابر ہے کہا نووی نے نماز منع ہے مجرد بیٹھنے امام کے منبر پر
اور اذان پر موقوف نہیں ہے نص کی شافعی اور اونکے اصحاب نے **ف** کتب فقہ میں ہے کہ جب
امام خطبہ کے لئے نکلے تو نماز سنت اور تحیۃ المسجد امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک حرام ہے
اگر سنت پڑھتا ہو اور امام خطبہ شروع کر دے تو دو رکعت پر ختم کر دے اور ایک روایت میں نماز تمام کرے

اگر تیسری رکعت کو کھڑا ہو گیا ہے اگر قراءت میں تخفیف کرے اور فتاوی سراجیہ میں ہے
کہ دو رکعت پر ختم کر دے اور یہ قول مختار شمس الائمہ سرخسی کا ہے اور قاضی امام ابو عاصم
عامری سے کہا نماز تمام کر لی اور یہ قول مختار برہان الائمہ عبد العزیز بن عمر رح کا ہے **فایدہ** قال

سعید بن منصور حدثنا ہشام اخبرنا ابو معشر عن محمد بن قیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لما امر سلیکا ان یصلی رکعتین امسک عن الخطبۃ حتی فرغ منہا - محمد بن قیس سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حکم دیا سلیک کو کہ پڑھ لے دو رکعت نماز تو آپ خطبہ سے
رکے رہے یہاں تک کہ فارغ ہو گیا سلیک نماز سے **ف** واضح ہو کہ عنوان خصوصیت ہذا اور روایات
سابقہ سے وقت نماز کے وقت خطبہ کے معلوم ہوتی ہے حال آنکہ امام شافعی اور امام احمد کے
نزدیک دو رکعت تحیۃ المسجد واجب ہے کہ جو داخل ہو نے مسجد کے پڑھے اگر خطبہ ہوتا ہو
اور اس سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے یہ نہایہ شیخ مولف رح اس مقام پر یہ حدیث ظاہر الاسلام
واسطے منع اور [illegible] کے الا [illegible] اور شافعیہ اس حدیث اور دیگر احادیث سے تحیۃ المسجد کے
تاکید وجوب [illegible] خطبہ کے وقت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کو پڑھنے کا حکم دیا اور [illegible] مذکور ہو چکا ہے [illegible] کے نزدیک خطبہ کے وقت کوئی نماز
درست نہیں [illegible] اور یہی مذہب امام مالک اور سفیان ثوری اور جمہور صحابہ اور تابعین کا
ہے اور یہی [illegible] عمر و عثمان رضی اللہ عنہما سے [illegible] اور ان حدیثوں کا جواب اول
یہ ہے کہ یہ حکم خاص سلیک کے واسطے تھا کیونکہ یہ شخص برہنہ تھا اس واسطے اوسکو حکم ہوا تھا کہ
کھڑا ہو کر نماز پڑھے تا لوگ اوسکو برہنہ دیکھکر اوسکو کچھ کپڑا وغیرہ دیں - چنانچہ ایسا ہوا ہے کہ
لوگوں نے اوسکو کپڑا دیا شیخ عبد الحق قدس سرہ نے سفر السعادت میں لکھا ہے کہ یہ وجہ خالی
عجب سے نہیں - دوم یہ کہ جب آپ نے اوس کو نماز پڑھنے کا دیا تھا تو خطبہ موقوف کر دیا
تھا اور جب نماز سے فارغ ہوا تو خطبہ شروع کیا - سوم یہ کہ ہنوز خطبہ شروع ہی نہیں ہوا تھا -
چنانچہ ان دونوں امر پر خود سیاق حدیث دلالت کرتا ہے - چہارم یہ واقعہ پہلے منع ہونے نماز سے

وقت خطبہ تہا کذا فی عمدۃ القاری۔ پنجم شرح سفر السعادت مین ہے کہ بعض نے کہا ہے
کہ یہ نماز جمعہ کے ادا کرنے کا حکم صادر ہوا تہا نماز صبح کی ہی جو اس شخص سے فوت ہو گئی ہو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کشف یا وحی سے دریافت کر لیا تہا اور کلام اس باب مین بہت طول سے
اور فتح الباری مین بتفصیل مذکور ہے اس مختصر کے لائق نہین۔ الحدیث [illegible] العشرون
النہی عن الاحتباء وقت الخطبۃ۔ یعنی [illegible] ہونا گوٹ مارنا خطبہ کے وقت [illegible]
احتبا اوس نشست کو کہتے ہین کہ اپنی پیٹ سے ملا کر گھٹنے یا ہاتہون سے [illegible]
اور ہندی مین اسکو گوٹ مارنا کہتے ہین۔ روی ابو داود والترمذی [illegible]
عن معاذ بن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الحبوۃ یوم الجمعۃ والامام یخطب
واخرجہ ابن ماجہ من حدیث ابن عمر معاذ بن انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا گوٹ مارنے سے جمعہ کے دن اوس حال مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہو روایت
کیا اوسکو ابن ماجہ نے حدیث ابن عمر سے۔ قال ابو داود کان ابن عمر یحتبی والامام یخطب وانس بن مالک
انس و جل الصحابۃ والتابعین قالوا لا باس بہا ولم یبلغنی ان احدا کرہہا الا عبادۃ بن نسی وقال الترمذی
کرہ قوم الحبوۃ وقت الخطبۃ ورخص فیہا آخرون وقال النووی فی شرح المہذب لا تکرہ عند الشافعی
ومالک واحمد والاوزاعی واصحاب الرای وغیرہم وکرہہا بعض اہل الحدیث للحدیث المذکور وقال الخطابی
والمعنی فیہا انہا تجلب النوم فتعرض طہارتہ للنقض وتمنع من استماع الخطبۃ اور کہا ابو داود نے کہ ابن عمر
گوٹ مارتے تہے بحالت خطبہ امام کے اور ایسے ہی انس اور بڑے بڑے صحابہ اور تابعین نے کہا
کہ اسمین کچہ مضائقہ نہین اور مجکو یہ خبر نہین پہونچی کہ کسینے اسکو مکروہ سمجہا ہو سوائے عبادہ بن
نسی کے اور کہا ترمذی نے کہ مکروہ سمجہا ہے ایک قوم نے گوٹ مارنے کو خطبہ کے وقت اور دوسرون
نے رخصت دی ہے اور کہا نووی نے شرح مہذب مین گوٹ مارنا مکروہ نہین شافعی اور
مالک اور احمد اور اوزاعی اور مجتہدین وغیرہم کے نزدیک اور بعض اہل حدیث نے اسکو مکروہ
سمجہا ہے بدلیل حدیث مذکور کے اور کہا خطابی نے کہ سبب اسکا یہ ہے کہ گوٹ مارنے سے

نیند آجاتی ہے تو قریب ہے کہ وضو ٹوٹ جاوے اور خطبہ سننے سے مانع ہو۔

الخصوصیۃ الحادیۃ والعشرون نفی کراہۃ النافلۃ وقت الاستواء۔ اکیسوین خصوصیت

نہ مکروہ ہونا نماز نفل کا دوپہر کے وقت جمعہ کے دن۔ **اخرج** ابوداود عن ابی قتادۃ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ الصلوۃ نصف النہار الا یوم الجمعۃ وقال ان جہنم تسجر الا یوم الجمعۃ

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مکروہ ہے نماز دوپہر کے وقت مگر جمعہ کے دن

مکروہ نہیں اور کہا ابو قتادہ نے کہ دوزخ جھونکا جاتا ہے دوپہر کے وقت ہر روز مگر جمعہ کے دن نہیں

جھونکا جاتا۔ **ف** واضح ہو کہ اس مسئلہ میں علما کے تین قول ہیں اول نہ مکروہ ہونا نماز کا وقت استوا کے

کسی حال میں خواہ نماز فوت شدہ قضا کرے یا نفل یا نذر یا نماز جنازہ اور خواہ جمعہ کے دن ہو یا غیر

جمعہ میں اور مذہب امام مالک کا ہے۔ دوسرا قول مکروہ ہونا نماز کا وقت استوا کے جمعہ ہو یا غیر جمعہ

فرض یا نفل اور مذہب امام اعظم کا ہے۔ تیسرا قول مکروہ ہونا سب دنوں میں مگر جمعہ کے دن

وقت استوا کے نماز مکروہ نہیں اور مذہب امام شافعی اور ابو یوسف اور سب محققین کا ہے اور

حدیث مذکور سے یہی ظاہر ہے۔ **الخصوصیۃ الثانیۃ والعشرون** لا تسجر جہنم فی یومہا

بائیسوین خصوصیت یہ کہ دوزخ جھونکا نہیں جاتا جمعہ کے دن بحدیث مذکور۔

ف واسطے گناہ باعث گرم کیے جانے دوزخ کے ہوتے ہیں اور یہ دن سب دنوں سے

افضل ہے اور محل ورود رحمت کا اور عبادات اور طاعات انسان اور دنوں سے زیادہ واقع ہوتے

ہیں اور گناہ کم صادر ہوتے ہیں یہانتک کہ بہت سے اہل فجور جمعہ کے دن بالکل مرتکب گناہ کے

نہیں ہوتے۔ **الخصوصیۃ الثالثۃ والعشرون** استحباب الغسل لہا۔ تیئسوین

خصوصیت مستحب ہونا غسل کا جمعہ کے دن نماز کے واسطے **روی** الشیخان عن ابن عمر قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاء منکم الجمعۃ فلیغتسل۔ ابن عمر رض سے روایت ہے

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تم میں سے جمعہ کو آوے تو نہاوے۔

واخرجا عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل الجمعۃ واجب علی کل محتلم

اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہانا جمعہ کا واجب ہے

ہر بالغ پر واخرج الحاکم عن ابی قتادہ قال سمعت رسول اللہ علیہ وسلم یقول من اغتسل

یوم الجمعۃ کان فی طہارۃ الی الجمعۃ الاخری اور ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو نہاوے جمعہ کے دن رہیگا طہارت میں دوسرے جمعہ تک

واخرج الطبرانی عن ابی بکر الصدیق وعمران بن حصین قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من

اغتسل یوم الجمعۃ کفرت عنہ ذنوبہ وخطایاہ فاذا اخذ فی المشی کتب لہ بکل خطوۃ عشرون حسنۃ فاذا

انصرف من الصلوۃ اجیز بعمل مائتی سنۃ اور ابو بکر صدیق اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے

روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے غسل کیا جمعہ کے دن اتارے گئے

اوسکے گناہ صغیرہ اور خطائیں پھر جب چلا نماز جمعہ کی کے واسطے لکھی گئیں ہر قدم پر بیس نیکیاں

اور جب پھرا نماز سے بدلا دیا گیا عمل دو سو برس کے واخرج بسند رجالہ ثقات عن

ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الغسل یوم الجمعۃ لیسل الخطایا من اصول الشعر استلالا

اور ابو امامہ سے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے غسل جمعہ کا کھینچ لیتا ہے

کھینچ لیتا ہے خطاؤں کو بالوں کی جڑوں سے قال قاضی ثناء اللہ پانی پتی کہ غسل جمعہ کا سنت

اور مصفی اور مسوی میں ہے کہ علماء کا اتفاق ہے کہ غسل جمعہ کا مستحب ہے اور صحابہ میں سے

ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے استحباب روایت کیا ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ

اور تابعین کا ہے اور لفظ وجوب جو حدیث میں مذکور ہے وہ محمول تاکید پر اور ترغیب پر ہے

اور شرح سفر السعادت میں ہے کہ امام ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک غسل جمعہ کا سنت اور

مستحب ہے اور امام احمد کے مذہب میں مختار استحباب ہے اور ایک روایت میں واجب اور امام مالک

اور بعض حنبلیہ کے نزدیک واجب لیکن شرط صحت جمعہ نہیں کہ بدون غسل کے نماز صحیح ہو اور

شرح موطا ملا علی قاری سے مفہوم ہوتا ہے کہ پہلے مستحب تھا پھر سنت ہوا۔ منہاج میں ہے

کہ وقت غسل جمعہ کا صبح سے ہے اور قریب جانے مسجد کے افضل ہے اب رہا یہ امر کہ غسل جمعہ

واسطے ہے یا نماز جمعہ کے واسطے صحیح یہ ہے کہ نماز کے واسطے ہے جیسا کہ ہدایہ اور قاضیخان
مین ہے اور ملا علی قاری کا بھی یہی مذہب ہے۔ عالمگیریہ مین ہے کہ جسنے غسل کیا بعد فجر کے
پھر وضو ٹوٹ گیا اور وضو کر کے نماز جمعہ پڑھے تو سنت غسل کی ادا ہو گی۔ قسطلانی مین ہے جس شخص
کو خوف ہو کہ بعد غسل کے وہ امر پیش آویگا جو اوس کے نظافت یعنی صفائی کو مضر ہوگا تو اوسکو
مستحب ہے کہ غسل وقت جانے جمعہ کے کرے اور اسکی تصریح روضہ مین ہے اور جسنے غسل کیا
بعد فجر کے تو وہ کافی ہے نزدیک شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک مالکیہ اور اوزاعی کے اور
[illegible] ہے کہ قریب نماز کے غسل بہتر ہے احیاء العلوم مین ہے کہ جسنے غسل کیا جمعہ کے دن
جنابت سے اوسکو چاہیے کہ اور ایکبار پانی اپنے بدن پر بہا دے بہ نیت غسل جمعہ کے اور اگر
کفایت کیا یہ اکتفا کیا تو بھی صحیح ہے بشرطیکہ اس غسل سے نیت دونون غسل کی ہے یعنی جنابت
اور غسل جمعہ کے کنز العباد مین صلوۃ مسعودی سے لکھا ہے کہ ہمارے علما کے قول کے موافق
سنت حدث مین ملجاتی ہے یعنی اگرچہ کئی حدث ہون لیکن ایک ہی مین داخل ہین جس طرح ایک شخص
[illegible] ہوا لیکن وضو ٹوٹ گیا اور پھر نہانے کی حاجت بھی ہوئی اور عید کا روز تھا یا عرفہ کا یا جمعہ کا
[illegible] وہ ایک غسل کر لیگا تب سب غسل اوس سے ادا ہو جاوینگے۔

[illegible] وصیتہ الرابعۃ والعشرون للجماع فیہ اجرین۔ چوبیسوین خصوصیت جمعہ کے
[illegible] جماع کرنے مین دو اجر ہین۔ اخرج البیہقی فی الشعب بسند ضعیف عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم ان یجامع اہلہ فی کل جمعۃ فان لہ اجرین اثنین
اجر غسلہ واجر غسل امرأتہ۔ بیہقی نے ابوہریرہ رضہ سے بسند ضعیف روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے کوئی تم مین سے کہ جماع کرے اپنی بی بی سے ہر جمعہ کے
دن سو مقرر اوسکے واسطے دو ثواب ہین ایک ثواب اپنے نہانے کا دوسرا ثواب اپنی بی بی کے
نہلانے کا۔ واخرج سعید بن منصور فی سننہ عن مکحول انہ سئل عن الرجل یغتسل من الجنابۃ
یوم الجمعۃ قال من فعل ذلک کان لہ اجران۔ اور روایت کی سعید بن منصور نے مکحول سے کہ ادنسے

پوچھا حال اوس شخص کا جو نہاتا ہے جنابت سے جمعہ کے دن کہا جو ایسا کرے اوسکو دو اجر ہین
صحبت کرے جمعہ کو اسلئے بہتر ہے کہ اس سے خطرہ زنا کا نہین ہوتا اور حضور قلب سے نماز ہوتی
ہے اور کسر شہوت ہوتا ہے **الخصوصیة الخامسة والعشرون الی السابعة**
والعشرین استحباب السواک الطیب والدہن وازالة الظفر والشعر۔ پچیسوین خصوصیت
او ستائیسوین تک مستحب ہونا سواک کرنا اور خوشبو لگانا اور تیل لگانا اور ناخن۔ اور بال دور کرنا
اخرج الشیخان عن ابی سعید الخدری قال اشہد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغسل
یوم الجمعة واجب علی کل محتلم وان یستن وان یمس طیبا ان وجد۔ ابوسعید خدری رض سے روایت
ہے کہا ابوسعید نے مین گواہی دیتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ نہانا روز جمعہ کا
واجب ہے ہر بالغ پر اور سواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو **واخرج** ابن ابی شیبة فی المصنف
عن رجل من الصحابة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث حق علی کل مسلم الغسل یوم الجمعة
والسواک ویمس من طیب ان کان۔ اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے ایک شخص سے صحابہ مین
سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے تین حق ہین ہر مسلمان پر نہانا
جمعہ کے دن اور سواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر ہو۔ و اخرج البخاری عن سلمان قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعة ویتطہر ما استطاع من طہر ویدہن من دہنہ او یمس
من طیب بیتہ ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الا غفر لہ
ما بینہ وبین الجمعة الاخری۔ اور سلمان سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص نہاوے جمعہ کے دن اور طہارت کرے جسقدر ہو سکے اور تیل لگاوے اور خوشبو ملے
اپنے گہر کی خوشبو سے پہر نکلے مسجد کیطرف پہر نہ فرق کرے دو شخصون مین پہر نماز پڑھے جو اوسکے
مقدر تہی یعنی سنت جمعہ یا قضا یا نوافل پہر چپ رہے جبکہ امام خطبہ پڑہے بخشے جاوینگے اوسکے
گناہ اوس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک **ف** پاکی حاصل کرے یعنی لبین لوا دے اور ناخن کترواوے
اور زیر ناف کے بال اور بغلو نکے بال دور کرے اور نہ فرق کرے دو شخصون مین یعنے اگر مسجد مین

باپ اور بیٹا یا دو شخص بیٹھے ہون کہ آپس مین محبت رکھتے ہون اونکے درمیان مین نہ ہو بیٹھے
یا یہ کہ بیٹھے ہو اونکے درمیان مین تو اونکو ایذا ہوگی یا یہ کہ نہ فرق کرے قدم رکھتے یعنے
جو پار کر جانیکا ارادہ نہ کرے بلکہ جہان جگہ پاوے رہین بیٹھ جاوے اور درحقیقت اس
حدیث مین اشارہ ہے اول وقت مسجد مین جانیکا تا حاجت فرق کرنے اور پھلانگنے کی نہ پڑے
واللہ اعلم ۔ واخرج الحاکم عن ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال یوم الجمعۃ ایہا الناس
ان کان یوما لیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم الطیب ان وجد من طیبہ او دھنہ اور ابن عباس رض سے روایت
ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن اے لوگو جب ہو یہ دن تو نہاؤ اور چاہتے کہ
لگاوے کوئی تم مین سے زیادہ خوشبو دار چیز یا تیل واخرج البزار والطبرانی فی الاوسط والبیہقی
فی شعب ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یقلم اظفارہ ویقص شاربہ یوم الجمعۃ قبل ان یخرج
الی الصلوۃ ۔ اور روایت کی بزار اور طبرانی نے اوسط مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین کہ مقرر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ناخن کترواتے تھے اور لبین کترواتے تھے جمعہ کے دن نماز سے پہلے ۔
واخرج فی الاوسط عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قلم اظفارہ یوم الجمعۃ
وقی من السوء الی مثلہا ۔ اور روایت کی اوسط مین عائشہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسنے ناخن کتروائے جمعہ کے دن نگاہ رکھا جاویگا برائی سے اگلے جمعہ تک واخرج
سعید بن منصور فی سننہ عن راشد بن سعد قال کان اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقولون
من اغتسل یوم الجمعۃ واستاک وقلم اظفارہ فقد اوجب ۔ اور راشد بن سعد سے روایت ہے کہا
اونھون نے تھے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تھے جسنے غسل کیا جمعہ کے دن
اور مسواک کی اور کتروائی ناخن تو مقرر واجب کی (یعنے جنت یا مغفرت) واخرج عن مکحول قال من
قص اظفارہ وشاربہ یوم الجمعۃ لم یمت من الماما لاصفر اور مکحول سے روایت ہے اور کہا مکحول نے جسنے
کتروائے اپنے ناخن اور مونچھین جمعہ کے دن نہ مریگا زرد آب سے واخرج سعید بن منصور وابن ابی
شیبۃ عن حمید بن عبد الرحمن الحمیدی قال کان یقال من قلم اظفارہ یوم الجمعۃ اخرج اللہ منہ دار

واد خل فیه شفاء اور حمید بن عبد الرحمن حمیدی سے روایت ہے کہا حمید نے کہا جاتا تھا یہ کہ
جسنے کتروائے اپنے ناخن جمعہ کے دن دور کریگا اللہ اوس سے بیماری اور داخل کریگا اوسمین شفا
ف طحطاوی اور درمختار مین ہے کہ بال مونڈانا اور ناخن کتروانا بعد نماز جمعہ کے افضل ہے کہ
جمعہ کے دن اوسکی نماز کے گواہ ہونگے۔ **الخصوصیة الثلاثون استحباب لبس احسن الثیاب**

تیسوین خصوصیت مستحب ہونا پہننا اچھے کپڑونکا۔ **اخرج** احمد وابو داود والحاکم عن ابی سعید
وابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعة واستن ومس من طیب
ان کان عنده ولبس من احسن ثیابه ثم خرج حتی یاتی المسجد فلم یتخط رقاب الناس ثم رکع ما شاء اللہ ان یرکع
وانصت اذا خرج الامام کانت کفارة لما بینها وبین الجمعة التی قبلها واخرج احمد عن ابی ایوب الانصاری
وابی الدرداء والحاکم عن ابی ذر ابو سعید و ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہاوے جمعہ کے دن اور مسواک کرے اور لگاوے خوشبو اگر ہو
اسکے پاس اور پہنے اچھے کپڑے پھر نکلے یہانتک کہ آوے مسجد مین اور نہ پھلانگے لوگون کی
گردنونپر پھر پڑھے جو کچھ اسکے نصیب مین تھی اور چپ رہے جب نکلے امام تو ہوگا کفارہ صغیرہ گناہونکا
سے پہلے جمعہ تک اور روایت کی احمد نے ابو ایوب انصاری اور ابو الدرداء سے اور حاکم نے
ابوذر سے ایسی ہی۔ **واخرج** البیہقی عن جابر بن عبد اللہ قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
برد یلبسه فی العیدین والجمعة اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس ایک چادر جسکو پہنتے عیدین اور جمعہ مین پہنتے تھے۔ **واخرج** ابو داود عن ابن سلام انه
سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما علی احدکم ان وجد ان یتخذ ثوبین لیوم الجمعة سوی
ثوبی مهنته۔ **واخرج** ابن ماجه مثله من حدیث عائشة والبیہقی فی الشعب مثله من حدیث انس
اور ابن سلام سے روایت ہے کہ اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کیا نقصان
ہے تم مین سے کسی کو اگر مقدور ہو کہ بناوے دو کپڑے جمعہ کے دن کے واسطے سوا دو کپڑون اپنے کاروبار کے
اور ایسی ہی روایت کی ابن ماجه نے حدیث عائشه سے اور بیہقی نے شعب مین حدیث انس سے **ف** کپڑے کاروبار کے وہ

جنکو ہمیشہ گھر مین پہنے رہتا ہے کہ اوسنے کار گھر کا بہی کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی
کپڑے جمعہ اور عیدین کے لئے بنا رکہے تو منافی زہد کی نہین چنانچہ حضرت کے بہی تہی کہ خاص عیدین اور
جمعہ ہی کو پہنتے تہے **واخرج** الطبرانی فی الاوسط عن عائشۃ قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثوبان یلبسہما فی جمعتہ فاذا انصرف طویناہما الی مثلہ ۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو کپڑے جنکو پہنتے تہے جمعہ مین
پہر جب لوٹتے آپ جمعہ سے لپیٹ رکہتے ہم اونکو دوسرے جمعہ کے واسطے **واخرج** فی الکبیر
عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی اصحاب
العمائم یوم الجمعۃ اور ابو الدرداء سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر
اللہ اور فرشتے اوسکی رحمت بہیجتے ہین عمامہ والون پر جمعہ کے دن **ف** کہا غزالی نے عمامہ جمعہ کے دن
مستحب ہے اور مسلم نے عمرو بن حریث سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا
جمعہ کے دن اور سر مبارک پہ عمامہ سیاہ تہا جسکے دونون سرے دونون مونڈہونکے درمیان چہوڑے
تہے اور درمختار مین ہے کہ سیاہ کپڑا پہننا سنت ہے (یعنے امام کو) مظاہر حق مین آیا ہے کہ نماز پڑہے
عمامہ سے بہتر ہے ستر نمازون سے جو بغیر عمامہ کے ہون اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ
کہ زینت کا کپڑا پہننا جمعہ کے دن اور عمامہ سیاہ باندہنا اور لٹکانا دونون سرون کا مونڈہون کے
بیچ مین سنت ہے انتہی ۔ اور میرک نے کہا کہ یہ خطبہ حضرت کے مرض موت مین تہا اور زیلعی نے
کہا سنت ہے سیاہ کپڑا پہننا ۔ اور صاحب خل نے لکہا ہے کہ حضرت کا عمامہ سات ہاتہہ کا تہا
اور سیوطی نے نقل کیا ہے باندہنا عمامہ سیاہ کا بہت صحابہ اور تابعین سے اونمین سے انس بن مالک
اور عمار بن یاسر اور معاویہ اور ابو دردا اور براء اور عبد الرحمن بن عوف اور واثلہ اور سعید بن مسیب
اور حسن بصری اور سعید بن جبیر وغیرہ ہین اور نووی نے لکہا ہے کہ جائز ہے باندہنا عمامہ کا ساتہہ
چہوڑنے شملہ کے اور کسی مین ان دونون مین سے کراہت نہین اور مدارج النبوۃ مین ہے کہ جمعہ کے
دن سیاہ عمامہ مستحب ہے اور حنفیہ کے نزدیک سب فتوؤن مین درست ہے اور بعض روایتون مین

ذکر سفید لباس کا خاص واقع ہوا ہے کہ وہ آپ کو بہت پسند تہا شرح سفر السعادت مین ہے کہ
دونون سرے عمامہ کے مونڈہون مین چہوڑنا جسکو بعض نے تکویر عمامہ سے تعبیر کیا ہے آپ کی
عادت نہ تہی بلکہ گاہ گاہ یہ آپ کا فعل تہا جمعہ کے ساتہہ خاص نہین۔

الخصوصیة الحادیة والثلثون تجمیر المسجد اکتیسوین خصوصیت مسجد کا سلگانا سجدہ مین

اخرج الزبیر بن بکار فی اخبار المدینة عن مرسل حسن بن علی بن حسین ان حسن ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر باجمار المسجد یوم الجمعة روایت کی زبیر بن بکار نے اخبار المدینہ
مین مرسل حسن بن علی بن حسین ابن حسن سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا خوشبو
کرنے مسجد کا جمعہ کے دن **واخرج** عن مرسل مکحول قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم وشراءکم وبیعکم ورفع اصواتکم وسل سیوفکم وجمروہا فی
الجمع۔ اور مرسل مکحول سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچا رکہو
مسجدونکو اپنے بچون اور مجنونون اور خرید و فروخت اور اونچی آوازون اور ہتیارون اونچے سے اور خوشبو
کرو مسجدونکو ہر جمعہ کے دن **واخرج** ابن ابی شیبة عن ابن عمر ان عمر کان یجمر
المسجد فی کل جمعة اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض خوشبو کرتے تہے مسجد کو ہر جمعہ مین

ف شرح سفر السعادت مین ہے کہ تجمیر کے معنے عود جلانے کے ہین اور اصل مراد خوشبو کرنا
مسجد کا ہے کسی خوشبو سے ہو بسبب حضور ملائکہ اور جمع ہونے ملائکہ کے نزدیک بوی خوش کی اور
نفرت ہونا انکو بوے بد سے اور اسیواسطے ذکر کی مجلسونمین اسکو مستحسن رکہا ہے اور نیز واسطے دفع
کرنے بوے بد کے کہ لوگونکے کپڑون اور پسینون سے آتی ہے۔ **الخصوصیة الثانیة والثلثون**

التبکیر بتیسوین خصوصیت اول وقت جانا مسجد مین **روی** الشیخان عن انس قال کنا نبکر بالجمعة
ونقیل بعد الجمعة انس رض سے روایت ہے کہ کہا انس نے ہم اول وقت جاتے تہے جمعہ مین اور سوتے تہے
دوپہر کا سونا جمعہ کے بعد **واخرج** الشیخان عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من اغتسل یوم الجمعة ثم راح فی الساعة الاولی فکانما قرب بدنة ومن راح فی الساعة الثانیة

وكانما قرب بقرة ومن راح في الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا اقرن ومن راح في الساعة الرابعة فكانما

قرب دجاجة ومن راح في الساعة الخامسة فكانما قرب بيضة فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون الذكر
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہایا جمعہ کے دن
پھر اول ساعت مسجد مین آیا تو جیسے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری ساعت آیا تو جیسے گائے بیل قربانی
کیا اور جو تیسری ساعت آیا تو جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو جیسے مرغی قربانی
کی اور جو پانچوین گھڑی آیا تو جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو فرشتے
خطبہ اور نوشتہ کو دروازہ چھوڑ مسجد مین آجاتے ہین **ف** واضح ہو کہ اس مسئلہ مین اختلاف ہے
کہ یہ ساعات بعد فجر کے ہین یا بعد زوال کے امام مالک اور بعض علما کے نزدیک بعد زوال کے ہین اور
یہ ساعات سے چھوٹے چھوٹے لحظے مین بعد زوال اور امام شافعی اور جمہور شافعیہ اور ابن حبیب مالکی
اور جمہور علما کا یہ مذہب ہے کہ بعد فجر کے ہین اور ساعت سے مراد بارہوان حصہ دن کا ہے کیونکہ فضل
اور استحباب تبکیر اور تعجیل مین ہے اور بعد زوال کے تو خود وقت نماز کا ہو جاتا ہے اور بعد اذان
اول کے سعی نکرنا خود حرام اوپر امام مالک پر بعض مالکیہ نے انکار کیا ہے کہ یہ قول اونکا مخالف حدیث
کے ہے اور شرح سفر السعادت مین ہے کہ خلاصہ یہ ہے کہ مبادرت اور مسارعت نماز کے واسطے
ابتداء طلوع فجر سے ہے اور نہایت خروج امام تک خطبہ کے واسطے اور عادت سلف کی مختلف تھی
اور نووی نے کہا یہی صواب ہے اور یہی مقتضاے حدیث اور معنی کا ہے اور غزالی نے کہا تعین
ساعات اسطرح سے کہ ساعت اول طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک - دوسری ارتفاع
تک تیسری انبساط تک - چوتھے پہر دن کے چلنے تک گرمی سے - پانچوین زوال تک واللہ
اعلم بالصواب - **واخرج** البخاري عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان

يوم الجمعة كان على كل باب من المسجد ملائكة يكتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجاءوا
يستمعون الذكر اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا
دن ہوتا ہے تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین لکھتے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد

فلاتا ہے جب امام خطبہ کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہین اون کاغذونکو جنمین لوگونکے نام لکھے جاتے تھے اور مسجد مین آجاتے ہین خدا کا ذکر سننے کو یعنے خطبہ اور نماز۔

ف فرشتے جمعہ کے دن مسجدونکے دروازونپر لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے آیا جب تک امام خطبہ نہین شروع کرتا اور خطبہ کے وقت مسجد مین آجاتے ہین پھر آنیوالونکے نام اپنے دفتر مین نہین لکھتے اور یہ فرشتے سواے لکھنے والون اعمال کے ہین اور شرح سفرالسعادت مین ہے کہ ایک حدیث مین آیا ہے کہ فرشتے دعا کرتے ہین آنے والونکے حق مین ۔ خداوندا اگر گمراہ ہے تو اوسکو ہدایت کر اگر فقیر ہے تو غنی کر اگر بیمار ہے تو عافیت دے ۔

واخرج ابن ماجہ والبیہقی عن ابن مسعود انہ اتی الجمعۃ فوجد ثلاثۃ سبقوہ فقال رابع اربعۃ وما رابع اربعۃ ببعید انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس یجلسون من اللہ یوم القیمۃ علی قدر رواحہم الی الجمعات الاول والثانی والثالث قال البیہقی قولہ من اللہ ای من عرشہ وکرامتہ ۔ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ وہ آئے جمعہ مین سو پائے تین شخص کہ اونسے پہلے آچکے تھے تو کہا ابن مسعود نے اپنے دلمین کہ مین چوتہا چار مین کا ہون اور اسقدر چوتہا چار مین کا دور ہے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ بیٹھینگے لوگ قیامت کے دن اللہ سے بقدر اپنے جانیکے جمعون مین پہلا اور دوسرا اور تیسرا کہا بیہقی نے اللہ سے یعنی پاس کے عرش اور کرامت سے **ف** اسقدر چوتہا چار کا دور ہے یہ کلام ابن مسعود کا بطور تعجب اور استفہام کے ہے یعنی چوتہا چار کا بہت دور ہو ثواب سے گویا اپنے نفس کو ڈرایا دیر آنے پر اور یہ بہی احتمال ہے کہ نافیہ ہو یعنی نہین چوتہا چار کا دور کہ دور رہے خیر اور جنت سے ۔ از احیاء العلوم مین ہے کہ قرن اول مین دیکھتے تھے کہ بعد فجر کے سب طرفین بہری ہوتی تہین آدمیون سے کہ جاتے تھے چراغون کی روشنی مین اور ازدحام کرتے تھے جامع مسجد کے جانے مین مثل ایام عیدین کے تا آنکہ یہ سب باتین متروک ہوگئین تو کہتے تھے کہنے والے اول بدعت جو اسلام مین پیدا ہوئی ترک کرنا ہے اول وقت جانے کا جمعہ مین اور کیسے نہو کہ

اے مسلمانوں کو حیا نہین یہود اور نصاری سے کہ وہ اول وقت جاتے ہین اپنے کلیسا اور
عبادت خانون مین سنیچر اور اتوار کے دن - واخرج سعید بن منصور عن ابن مسعود
قال بادروا بالغداة فی الدنیا الی الجمعات فان اللہ یبرز لاہل الجنة یوم الجمعة علی کثیب من کافور
ابیض فیکونون الناس منه فی الدنو لغدوهم فی الدنیا الی الجمعة اور ابن مسعود سے روایت ہے کہا
انہون نے اول وقت صبح کے آؤ دنیا مین جمعون کے واسطے مقرر اللہ ظاہر ہوگا اہل جنت کے واسطے
جمعہ کے دن کافور سفید کے ڈہیر پر تو ہونگے لوگ نزدیکی مین اللہ سے جیسے دنیا مین اول وقت
جاتے تھے مین جمعہ مین ف یعنے نزدیکی اللہ کی باعتبار اول وقت آنے جمعہ کے حاصل ہوگی سو
جو سب سے پہلے اول وقت جمعہ کو جاویگا وہ سب سے زیادہ قریب ہوگا اللہ سے اور علی ہذا القیاس
درجہ بدرجہ واللہ اعلم واخرج حمید بن زنجویہ نے فضائل الاعمال عن القاسم بن مخیمرة
قال اذا راح الرجل الی المسجد کانت خطاه خطوة درجة وخطوة کفارة وکتب له بکل انسان جاء بعده
قیراط قیراط - اور قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے کہا جب اول وقت گیا مرد مسجد مین تو ہونگے قدم
اوسکے یون کہ ایک قدم پر ایک درجہ اور دوسرے قدم پر کفارہ اور لکھا جاوے اوس کے حق مین
مقابلے پیچھے آنیوالے کے ایک ایک قیراط ثواب -

الخصوصیة الثالثة والثلاثون لایستحب الابراد بہا فی شدة الحر بخلاف سائر الایام
تینتیسوین خصوصیت مستحب نہین اودیر سے پڑہنا نماز جمعہ کا گرمی کی شدت مین بخلاف اور دنونکے

اخرج البخاری عن انس کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر ابرد بالصلوة لغیر الجمعة
انس رض سے روایت ہے کہا جب گرمی کی شدت ہوتی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اودیر سے
پڑھتے نماز سواے نماز جمعہ کے ف یعنے گرمی کے موسم مین نمازین اودیر سے پڑھتے اور
سردی مین سویرے مگر جمعہ کی نماز گرمی مین بہی سویرے ہی پڑھتے -

الخصوصیة الرابعة والثلاثون تاخیر الغداء والقیلولة منہا چونتیسوین خصوصیت
دیر کرنا قیلولہ اور دن کے کہانے مین نماز جمعہ سے ف قیلولہ کہتے ہین استراحت کرنیکو

دوپہر مین خواہ سووی یا نہ سووی اور غدا کہتے ہین دوپہر سے پہلے کہانا کہانیکو —

اخرج الشیخان عن سہل بن سعد قال ما کنا نقیل ولا نتغدی الا بعد الجمعة —
سہل بن سعد سے روایت ہے کہا ہم نہ قیلولہ کرتے تھے اور نہ کہاتے تھے کہانا دن کا مگر بعد نماز
جمعہ کے **ف** حاصل یہ ہے کہ سویرے نماز جمعہ کو جاتے تھے قیلولہ اور کہانا کہانے مین
مشغول نہوتے تھے بلکہ یہ کام بعد نماز کے کرتے تھے ۔ **واخرج** البخاری عنہ قال
کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الجمعة ثم تکون القائلة ۔ اور سہل ہی سے روایت ہے
کہا سہل نے کہ ہم نماز جمعہ پڑہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوسکے بعد ہوتا تھا
قیلولہ **واخرج** سعید بن منصور فی سننہ عن محمد بن سیرین قال کان یکرہ النوم یوم الجمعة
ویقال فیہ قولا شدیدا وکانوا یقولون مثلہ کمثل سریة اخفقوا وتدری ما اخفقوا لم یصیبوا شیئا —
اور محمد بن سیرین سے روایت ہے کہا اونہوں نے مکروہ تہا سونا نماز جمعہ سے پہلے اور اس
سونے کے باب مین سخت بات کہی جاتی تہی اور کہتے تھے کہ مثل سونے والے کی مانند مثل
ایک لشکر کے ہے کہ اونگہ گیا اور تو جانتا ہے کیا اونگہنا نہ پہونچا یہ لشکر مراد کو —
ف یعنی لشکر جو جاتا تہا راہ مین سو گیا تو منزل مقصود کو نہ پہونچا ایسا ہی اس سونے والے کا
حال ہے جو نماز جمعہ سے پہلے سو گیا اور غافل ہو گیا تو اغلب ہے کہ نماز جمعہ کی فوت ہو جاوے اور
محروم رہجاوے واللہ اعلم ۔ کہا امام نووی نے یہ حدیثین ظاہر ہین جمعہ کے [illegible]
اور جمہور نے ان حدیثون کو مبالغہ تعجیل پر حمل کیا ہے اور یہ لوگ غدا اور قیلولہ بعد نماز جمعہ کے کرتے
تہے اسواسطے کہ ان چیزون کے مشغول ہو جانے مین وہ خوف فوت ہو جانے جمعہ کا [illegible] تعجیل
کیا کرتے تہے ۔ اور قسطلانی مین ہے کہ ما نقیل ولا نتغدی ۔ اسی تمسک کیا ہے امام احمد نے
جواز نماز جمعہ پر قبل زوال کے اور جواب یہ ہے کہ قیلولہ اور غدا جو کہ جمعہ کے تہے مین قبل جمعہ کے
فوت ہو جاتا تہا اوسکے عوض بعد نماز جمعہ کے کرتے تھے —

الخصوصیة الخامسة والثلاثون تضعیف اجر الذاہب الیہا بکل خطوة

چھپنوین خصوصیت کثرت ثواب جانے والے جمعہ کے ہر قدم پر ایک سال کا ثواب

اخرج احمد والاربعة والحاکم عن اوس بن اوس الثقفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول من غسل یوم الجمعة واغتسل ثم بکر وابتکر ومشی ولم یرکب ودنا من الامام واستمع
ولم یلغ کان له بکل خطوة عمل سنة اجر صیامها وقیامها — **واخرج** احمد بسند صحیح نحوہ عن
ابن عمر — روایت ہے اوس بن اوس ثقفی سے کہا اونہون نے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی نہلاوے جمعہ کے دن اور نہاوے پھر اول وقت جاوے
اور اول ہی خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے نہ سوار اور نزدیک ہو امام سے اور خطبہ سنے اور
نہ کلام لغو کرے تو ہوگا اوس کے واسطے ہر قدم کے عوض ثواب عمل ایک برس کا دن کے
روزوں کا اور رات کے قیام کا اور ایسی ہی روایت ہے ابن عمر سے **ف** نہلاوے اپنی عورت کو
مراد یہ ہے کہ صحبت کرے اپنی بی بی سے اور باعث اوس کے غسل کا ہو جیسا کہ چوبیسوین خصوصیت
مین مذکور ہوا یا یہ کہ دھلاوے اپنے کپڑے یا سر دہووے یا یہ کہ مبالغہ کرے دہونے مین اپنے
اعضا کے تین تین بار اور کثر العباد مین سراجیہ سے نقل کیا ہے کہ سوار ہو کر جانا جمعہ اور عیدین
مین درست نہین مگر پیادہ جانا افضل ہے **وصح** فی فضائل الاعمال عن یحیی بن یحیی الغسانی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشیک الی المسجد وانصرافک الی اہلک فی الاجر سواء
واخرج سعید بن منصور نحوہ من مرسل الزہری ومکحول والطبرانی فی الاوسط من حدیث
ابی بکر الصدیق فی حدیث واذا اغتدی المشی الی الجمعة کان بکل خطوة عمل عشرین سنة وسندہ ضعیف
اور یحیی بن یحیی الغسانی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا مسجد کا
اور مسجد سے گھر کا لوٹنا دونون ثواب مین برابر ہین (یعنے جیسے ثواب مسجد کے جانے مین ہوتا ہے
ویسا ہی مسجد سے اپنے گھر کو لوٹنے مین ہوتا ہے یعنی ثواب ہر قدم پر ایک سال کا) اور ایسے ہی
روایت کی سعید بن منصور نے مرسل زہری سے اور ابوبکر صدیق رض سے ایک حدیث مین یہ روایت
ہے کہ جب چلنے لگا جمعہ کے واسطے تو ہوگا ہر قدم کے عوض ثواب عمل بیس برس کا اور سند اس کی ضعیف ہے

دوپہر مین خواہ سووی یا نہ سووی اور غدا کہتے ہین دوپہر سے پہلے کہانا کہانیکو —

اخرج الشیخان عن سہل بن سعد قال ما کنا نقیل ولا نتغدی الا بعد الجمعۃ —
سہل بن سعد سے روایت ہے کہا ہم نہ قیلولہ کرتے تہے اور نہ کہاتے تہے کہانا دن کا مگر بعد نماز جمعہ کے **ف** حاصل یہ ہے کہ سویرے نماز جمعہ کو جاتے تہے قیلولہ اور کہانا کہانے مین مشغول نہوتے تہے بلکہ یہ کام بعد نماز کے کرتے تہے — **واخرج** البخاری عنہ قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ ثم تکون القایلۃ — اور سہل بن سعد سے روایت ہے کہا سہل نے کہ ہم نماز جمعہ پڑہتے تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اوسکے بعد ہوتا تہا قیلولہ

واخرج سعید بن منصور فی سننہ عن محمد بن سیرین قال کان یکرہ النوم یوم الجمعۃ ویقال فیہ قولا شدیدا وکانوا یقولون مثلہ کمثل سریۃ خفقوا وتدری ما خفقوا الم یصیبوا شیئا —
اور محمد بن سیرین سے روایت ہے کہا اونہون نے مکروہ تہا سونا نماز جمعہ سے پہلے اور اس سونے کے باب مین سخت بات کہی جاتی تہی اور کہتے تہے کہ مثل سونے والے کی مانند مثل ایک لشکر کے ہے کہ اونگہہ گیا اور تو جانتا ہے کیا اونگہا یعنی نہ پہونچا یہ لشکر مراد کو —
ف یعنے لشکر جو جاتا تہا راہ مین سو گیا تو منزل مقصود کو نہ پہونچا ایسا ہی اس سونے والے کا بہی حال ہے جو نماز جمعہ سے پہلے سو گیا اور غافل ہو گیا تو اغلب ہے کہ نماز [illegible] محروم رہجاوے واللہ اعلم — کہا امام نووی نے یہ حدیثین ظاہر مین جمعہ کے [illegible] اور جمہور نے ان حدیثونکو مبالغہ تعجیل پر حمل کیا ہے اور یہ لوگ غدا اور قیلولہ بعد نماز [illegible] تہے اسواسطے کہ ان چیزون کے مشغول ہو جانے مین وہ خوف فوت ہو جانے [illegible] کا کرتے تہے — اور قسطلانی مین ہے کہ ما نقیل ولا نتغدی — اسی تمسک کیا ہے امام [illegible] جواز نماز جمعہ پر قبل زوال کے اور جواب یہ ہے کہ قیلولہ اور غدا جو کہ جمعہ کے دن مین قبل جمعہ کے فوت ہو جاتا تہا اوسکے عوض بعد نماز جمعہ کے کرتے تہے —

الخصوصیت الخامسۃ والثلاثون تضعیف اجر الذاہب الیہا بکل خطوۃ

چھبیسوین خصوصیت کثرت ثواب جانے والے جمعہ کے ہر قدم پر ایک سال کا ثواب

اخرج احمد والاربعة والحاکم عن اوس بن اوس الثقفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من غسل یوم الجمعة واغتسل ثم بکر وابتکر ومشی ولم یرکب ودنا من الامام واستمع ولم یلغ کان له بکل خطوة عمل سنة اجر صیامها وقیامها — واخرج احمد بسند صحیح نحوه عن ابن عمر

روایت ہے اوس بن اوس ثقفی سے کہا اونہون نے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی نہلاوے جمعہ کے دن اور نہاوے پھر اول وقت جاوے اور اول ہی خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے نہ سوار اور نزدیک ہو امام سے اور خطبہ سنے اور نہ بکے لغو تو ہوگا اوس کے واسطے ہر قدم کے عوض ثواب عمل ایک برس کا دن کے روزہ کا رات کے قیام کا اور ایسی ہی روایت ہے ابن عمر سے **ف** نہلاوے اپنی عورت کو مراد یہ کہ صحبت کرے اپنی بی بی سے اور باعث اوس کے غسل کا ہو جیسا کہ چوبیسوین خصوصیت مین مذکور ہوا یا یہ کہ دھلاوے اپنے کپڑے یا سر دھووے یا یہ کہ مبالغہ کرے دھونے مین اپنے اعضا کے تین تین بار اور کنز العباد مین سراجیہ سے نقل کیا ہے کہ سوار ہو کر جانا جمعہ اور عیدین مین مشروع نہین مگر پیادہ جانا افضل ہے

وصح فی فضائل الاعمال عن یحیی بن یحیی الغسانی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممشاک الی المسجد وانصرافک الی اهلک فی الاجر سواء

واخرج سعید بن منصور نحوه من مرسل الزهری ومکحول والطبرانی فی الاوسط من حدیث ابی بکر الصدیق فی حدیث واذا اغتدی فی المشی الی الجمعة کان بکل خطوة عمل عشرین سنة وسنده ضعیف

اور یحیی بن یحیی الغسانی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا مسجد کا اور مسجد سے گھر کا لوٹنا دونون ثواب مین برابر ہین (یعنے جیسے ثواب مسجد کے جانے مین ہوتا ہے ویسا ہی مسجد سے اپنے گھر کو لوٹنے مین ہوتا ہے یعنی ثواب ہر قدم پر ایک سال کا) اور ایسے ہی روایت کی سعید بن منصور نے مرسل زہری سے اور ابو بکر صدیق رض سے ایک حدیث مین یہ روایت ہے کہ جب چلیگا جمعہ کے واسطے تو ہوگا ہر قدم کے عوض ثواب عمل بیس برس کا اور سند اس کی ضعیف ہے

الخصوصیة السادسة والثلاثون لہا اذانان ولیس لصلوٰة غیرہا الا الصبح۔

چھتیسوین خصوصیت جمعہ کی دو اذانین ہین اور سوا اُسکے اور کسی نماز کے واسطے نہین مگر نماز صبح کے واسطے ۔ف یعنی جیسے نماز جمعہ کے واسطے دو اذانین ہین ایسی ہی صبح کی نماز کے واسطے دو اذانین ہین ایک تو اذان معمولی دوسری اذان تثویب یعنی حی علے الصلوٰة حی علے الفلاح الصلوٰة یرحمکم اللہ درمیان اذان اور اقامت کے دوبارہ کہنا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہے

اخرج البخاری عن السائب بن یزید قال کان النداء یوم الجمعة اولہ اذا جلس الامام علی المنبر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء الثانی علی الزوراء فثبت الامر علی ذلک ۔ سائب نے یزید سے روایت کی کہا تھی پہلی اذان جمعہ کی دن جسوقت بیٹھتا امام منبر پر زمانہ مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر رضہ کے پھر جب خلیفہ ہوے حضرت عثمان رضہ اور کثرت ہوئی آدمیونکی زیادہ ہوئی دوسری اذان زوراء پر پھر مقرر ہوگیا امر اوسپر ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سنت یہ تھی کہ جب آپ تشریف لاتے منبر پر بیٹھتے تو اذان کہی جاتی اور اذان اول جو بعد دخول وقت نماز کے کہتے ہین یہ اسیطرح حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ مین دستور رہا جب حضرت عثمان رضہ نے کثرت لوگون کی دیکھی اور دیکھا کہ حضرت کے زمانہ مین لوگ کم تھے اور قریب قریب مسجد کے رہتے تھے۔ اور اکثر خدمت بابرکت مین حاضر رہتے تھے اور اب لوگ مسجد سے دور دور رہتے ہین اور اپنے اپنے کاروبار مین مصروف رہتے ہین تو جب وقت نماز کا آتا اذان کہی جاتی تا لوگ دور کے بھی آجاوین اور خطبہ مین حاضر ہون اور زوراء ایک مقام ہے بازار مدینہ مین ۔

الخصوصیة السابعة والثلاثون الاشتغال بالعبادة حتی یخرج الخطیب تقدم فیہ اثر ثعلبة بن مالک ۔ سینتیسوین خصوصیت مشغول ہونا عبادت کے ساتھ جب تک خطیب نکلے اس بارہ مین حدیث ثعلبة بن مالک کے مذکور ہو چکی ۔

الخصوصیة الثامنة والثلاثون قراءة الکہف یومہا اڑتیسوین خصوصیت پڑھنا سورہ کہف کا

جمعہ کے دن - اخرج الحاکم والبیہقی عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من قرأ سورۃ الکہف یوم الجمعۃ اضاء لہ من النور ما بینہ وبین البیت العتیق - ابو سعید خدری رض
سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے سورہ کہف جمعہ کے دن تو اوسکے
واسطے نور ہوگا وہاں سے کعبہ تک - واخرج عن خالد بن معدان قال من قرأ سورۃ الکہف قبل
ان یخرج الامام کانت لہ کفارۃ فیما بینہ وبین الجمعۃ وبلغ نورہا البیت العتیق اور خالد بن معدان سے
روایت ہے کہا جو پڑھے سورہ کہف امام کے نکلنے سے پہلے ہو گی وہ سورہ کفارہ اوس کے
گناہوں صغیرہ کا اوس دن سے دوسرے جمعہ تک اور پہونچیگا اوسکا نور مکہ معظمہ تک -

واخرج ابن مردویہ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قرأ
سورۃ الکہف یوم الجمعۃ سطع لہ نور من تحت قدمہ الی عنان السماء یضیء لہ الی یوم القیامۃ وغفر لہ ما بین
الجمعتین - اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے
سورہ کہف جمعہ کے دن بلند ہوگا نور اوس کے قدم سے صفحہ آسمان تک اور روشنی دیگا اوسکو
روز قیامت تک اور بخشے جاوینگے اوس کے گناہ صغیرہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک -

واخرج الضیاء فی المختارۃ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ
الکہف یوم الجمعۃ فہو معصوم الی ثمانیۃ ایام وان خرج الدجال عصم منہ اور حضرت علی رض سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے سورہ کہف جمعہ کے دن
محفوظ رکھا جاویگا گناہ سے آٹھ دن تک اور اگر نکلے دجال بچایا جاویگا اوس سے -

الخصوصیۃ السابعۃ والثلاثون قراءۃ الکہف لیلتہا - اونتالیسوین خصوصیت

پڑھنا سورہ کہف کا جمعہ کی رات مین - اخرج الدارمی فی مسندہ عن ابی سعید الخدری
قال من قرأ سورۃ الکہف لیلۃ الجمعۃ اضاء لہ من النور فیما بینہ وبین البیت العتیق - ابو سعید
خدری سے روایت ہے کہا جو پڑھے سورہ کہف شب جمعہ کو روشن ہوگا اوس کے واسطے
نور وہاں سے کعبہ تک - **الخصوصیۃ الاربعون قراءۃ الاخلاص والمعوذتین والفاتحۃ بعد**

چالیسوین خصوصیت پڑھنا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
اور الحمد کا بعد جمعہ کے۔ اخرج ابو عبید و ابن الضریس فی فضائل القرآن عن اسمار
بنت ابی بکر قالت من صلی الجمعۃ ثم قرأ بعدہا قل ہو اللہ احد والمعوذتین والحمد سبعا سبعا
حفظ من مجلسہ ذلک الی مثلہ۔ اسمار بنت ابی بکر رضہ سے روایت ہے کہا اونہون نے
جو پڑھے نماز جمعہ کے پیچھے اوسکے بعد قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور الحمد
سات سات بار محفوظ رہے گا اوسوقت سے اوسیوقت تک (یعنی اوس جمعہ سے آیندہ جمعہ
تک) واخرج سعید بن منصور عن مکحول قال من قرأ فاتحۃ الکتاب والمعوذتین و
قل ہو اللہ احد سبع مرات یوم الجمعۃ قبل ان یتکلم کفر عنہ ما بین الجمعتین وکان معصوما۔ اور مکحول
سے روایت ہے کہا جو پڑھے سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
اور قل ہو اللہ احد سات سات بار جمعہ کے دن پہلے بات کرنے سے کفارہ ہوگا اوس جمعہ سے
دوسرے جمعہ تک اور بچایا جاوے گا گناہ سے۔ واخرج حمید بن زنجویہ فی
فضائل الاعمال عن ابن شہاب قال من قرأ قل ہو اللہ احد والمعوذتین بعد صلوۃ الجمعۃ حین یسلم
الامام قبل ان یتکلم سبعا سبعا کان مضمونا ہو وما لہ وولدہ من الجمعۃ الی الجمعۃ۔ اور ابن شہاب سے
روایت ہے کہا جو پڑھے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس بعد نماز
جمعہ کے جسوقت سلام دیتا ہے امام پہلے کلام کرنے سے سات سات بار ہوگا ضمانت مین اللہ
کی وہ اور اوسکا مال اور اوسکی اولاد اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک۔

الخصوصیۃ الحادیۃ الاربعون قراءۃ الکافرین والاخلاص فی مغرب لیلتہا۔

اکتالیسوین خصوصیت پڑھنا سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کا نماز مغرب مین شب جمعہ کے
اخرج البیہقی فی سننہ عن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ
فی صلوۃ المغرب لیلۃ الجمعۃ قل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد وکان یقرأ فی صلوۃ العشاء
الاخرۃ لیلۃ الجمعۃ سورۃ الجمعۃ والمنافقین۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہا پڑھا کرتے تھے نبی

صلے اللہ علیہ وسلم نماز مغرب مین شب جمعہ کی قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور
نماز عشا مین پڑہتے تہے شب جمعہ کی سورہ جمعہ اور منافقون **ف** احیاء العلوم مین ہے
کہ عابد لوگ دوست رکہتے تہے پڑہنا جمعہ کے دن قل ہو اللہ احد ہزار بار اور کہتے تہے جو
پڑہے گا دس رکعت مین یا بیس رکعت مین سورہ اخلاص یہ افضل ہے ختم قرآن سے ـ

الخصوصیۃ الثانیۃ والاربعون قراءۃ سورۃ الجمعۃ والمنافقین فی عشاء لیلتہا للحدیث
المذکور ـ بیالیسوین خصوصیت پڑہنا سورہ جمعہ اور منافقون کا نماز عشاء مین شب جمعہ کی حدیث مذکور
ہو چکی **الخصوصیۃ الثالثۃ والاربعون** منع التحلق قبل الصلوۃ تینتالیسوین خصوصیت
منع حلقہ باندہکر بیٹہنا پہلے نماز جمعہ سے **اخرج** ابوداود من طریق عمرو بن شعیب عن
ابیہ عن جدہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نہی عن التحلق قبل الصلوۃ یوم الجمعۃ قال البیہقی یکرہ التحلق فی المسجد اذا
کانت الجماعۃ کثیرۃ والمسجد صغیرا فکان فیہ منع المصلین عن الصلوۃ ـ عمرو بن شعیب سے روایت ہے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حلقہ کرکے بیٹہنے سے نماز جمعہ سے پہلے کہا بیہقی نے مکروہ ہے
حلقہ کرکے بیٹہنا مسجد مین جبکہ جماعت کثیر ہو اور مسجد چہوٹی اور حلقہ کرنا مانع ہو نمازیونکو نماز سے ـ

الخصوصیۃ الرابعۃ والاربعون تحریم السفر فیہ قبل الصلوۃ ـ چوالیسوین خصوصیت
حرام ہونا سفر کا جمعہ کے دن نماز سے پہلے ـ **ف** سفر السعادۃ مین ہے کہ سروجی نے شرح
ہدایہ مین نقل کیا ہے کہ امام اعظم کے نزدیک جمعہ کے دن بعد زوال کے سفر مکروہ ہے اور امام شافعی
کے نزدیک اگرچہ قبل از وقت زوال ہو سفر حرام ہے ـ اور سراجیہ مین ہے کہ جب ارادہ سفر کا
جمعہ کے دن کرے تو مضائقہ نہین اگر قبل داخل ہونے وقت ظہر کے آبادی سے نکل گیا اور امام
مالک کے نزدیک زوال کے بعد سفر مکروہ ہے اور امام شافعی کے نزدیک طلوع فجر سے ـ

اخرج ابن ابی شیبۃ عن حسان بن عطیۃ قال من سافر یوم الجمعۃ دعی علیہ ان لا یصاحب
ولا یعان علی سفرہ حسان بن عطیہ سے روایت ہے کہا جسنے سفر کیا جمعہ کے دن فرشتے
اوسکو بددعا دیتے ہین کہ نہو کوئی اوسکا ساتہی اور نہ اوسکو مدد ملے اس سفر مین ـ

واخرج الخطیب فی روایۃ مالک بسند ضعیف عن ابی ہریرہ مرفوعا من سافر یوم الجمعۃ
دعا علیہ ملکاہ ان لا یصاحب فی سفرہ ولا تقضی لہ حاجۃ - اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
مرفوعا کہ جو سفر کرے جمعہ کے دن بددعا دیتے ہین اوسکو دونون فرشتے اوسکی کہ کوئی ساتھی نہو
اوسکا اس سفر مین اور نہ روا ہو اوسکی حاجت - واخرج الدینوری فی المجالسۃ عن
سعید بن المسیب ان رجلا اتاہ یوم الجمعۃ یودعہ بسفر فقال لہ لا تعجل حتی تصلی فقال اخاف ان
تفوتنی اصحابی ثم عجل فکان سعید یسال عنہ حتی قدم قوم فاخبروہ ان رجلہ انکسرت فقال سعید
انی کنت اظن ان سیصیبہ ذلک اور سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اون کے
پاس جمعہ کے دن سفر کی رخصت کو سو کہا اوس سے سعید نے کہ جلدی نکر تا نماز پڑھ لے وہ
بولا مجکو خوف ہے اپنے ساتھیون کے چھوٹ جانیکا پہر وہ جلدی کرکے چلا گیا سو سعید ہمیشہ پوچھتے
رہتے تھے اوس کا حال یہانتک کہ کچھہ لوگون نے اونسے آکر کہا کہ اوس شخص کا پانون ٹوٹ گیا
کہا سعید نے مین ایسا ہی گمان کرتا تھا -

واخرج عن الاوزاعی قال کان عندنا صیاد فکان یخرج فی الجمعۃ لا یمنعہ اداء الجمعۃ
من الخروج فخسف ببغلتہ فخرج الناس وقد ذہب بغلتہ فی الارض فلم یبق لہا الا اذناہا
وذنبہا - اور اوزاعی سے روایت ہے کہا ہمارے نزدیک ایک شکاری تھا کہ جایا تھا جمعہ کے دن اور نہ
باز رہتا نکلنے سے نماز جمعہ کے واسطے سو دہنسایا گیا وہ معہ اپنی خچر کے زمین مین پہر نہ باقی رہا
خچری سے سوا دو کان اور دم کے - واخرج ابن ابی شیبہ عن مجاہد ان قوما خرجوا فی سفر
حین حضرت الجمعۃ فاضطرم خباہم نارا من غیر نار یرونہا - اور مجاہد سے روایت ہے کہ کچھہ لوگ سفر
کو چلے گئے جمعہ کے وقت سو آگ لگ گئی اونکے خیمون مین جسکو نہ دیکھا - ف یعنی خیمون
مین آگ لگ گئی مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ آگ کہان سے آئی -

الخصوصیۃ الخامسۃ والاربعون تکفیر الآثام پینتالیسوین خصوصیت جمعہ کے
دن کفارہ ہونا گناہو نکا - اخرج ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم الجمعۃ الی الجمعۃ کفارۃ لما بینہما مالم تغش الکبائر ۔ ابوہریرہ رض سے روایت
ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ دوسرے جمعہ تک کفارہ ہو گناہوں کا جب تک
نہ کئے کبیرہ گناہ واخرج عن سلمان قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اتدری مایوم الجمعۃ قال اللہ ورسولہ اعلم قال ہو الیوم الذی جمع اللہ فیہ بین ابویکم لایتوضا عبد فیحسن
الوضوء ثم یاتی المسجد لجمعۃ الا کانت کفارۃ لما بینہا ۔ وبین الجمعۃ الاخرے اور سلمان سے روایت
ہے کہا پوچھا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو جانتا ہے کیا ہے روز جمعہ عرض کیا
اللہ اور رسول اوسکا بہتر جانتا ہے فرمایا وہ دن ہے جسمین جمع کیا اللہ نے تمہارے ماباپ کو
نہین وضو کرتا کوئی بندہ اچھا وضو پہر آوے مسجد مین جمعہ کے واسطے مگر ہوگا کفارہ صغیرہ گناہون کا
اوس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ۔

الخصوصیۃ السادسۃ والاربعون الامان من عذاب القبر لمن مات یومہا او
لیلتہا ۔ چھیالیسوین خصوصیت امان عذاب قبر سے اوسکو جو مرا جمعہ کے دن یا رات مین

اخرج ابو یعلے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات یوم الجمعۃ
وقی عذاب القبر ۔ انس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو
مرے جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات مین وہ بچایا جاویگا عذاب قبر سے ۔ واخرج
البیہقی فی کتاب عذاب القبر عن عکرمۃ بن خالد المخزومی قال من مات یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ
ختم لہ بخاتم الایمان ووقی عذاب القبر ۔ اور عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت ہے کہا عکرمہ
نے جو مرے جمعہ کی دن یا رات ۔ اوسپر مہر ہوگی ایمان کی اور بچایا جاویگا عذاب قبر سے ۔

الخصوصیۃ السابعۃ والاربعون الامان من فتنۃ القبر لمن مات یومہا او لیلہا فلا یسئل
فی قبرہ سینتالیسوین خصوصیت امان فتنہ قبر سے اوسکو جو مرا جمعہ کے دن یا رات

اخرج الترمذی وحسنہ البیہقی وابن ابی الدنیا وغیرہم عن ابن عمرو قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم مامن مسلم یموت لیلۃ الجمعۃ او یوم الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر وفی لفظ الا بری

ومن فتنة القبر وفی لفظ الا وقی الفتان - ابن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی مسلمان مرے جمعہ کی رات یا دن مین بچاتا ہے اوسکو اللہ فتنہ قبر سے
اور ایک لفظ مین یہ ہے کہ بری کیا جاتا ہے فتنہ قبر سے اور ایک لفظ مین بچایا جاتا ہے فتان سے
ف فتان جمع فاتن کی یعنی گمراہ کرنے والی قبر مین یعنے طرح طرح کی قبر مین جانچ ہوتی ہے جیسے
ضغطہ قبر اور سوال اور تعذیب اور اہوال قیامت اور ابوداود مین فتانی القبر بصیغہ تثنیہ ہے
اور اوس سے مراد منکر نکیر ہین - قال الحکیم الترمذی وحکمتہ انہ انکشف الغطاء عما له عند الله لان جہنم
لا تسجر فی ہذا الیوم وتغلق فیہ ابوابہا ولا یعمل فیہ سلطانہا ما یعمل فی سائر الایام فاذا قبض اللہ
فیہ عبدا کان دلیلا لسعادتہ وحسن مآبہ وانہ لم یقبض فی ہذا الیوم العظیم الا من کتب له السعادة عندہ
فلذلک یقیہ فتنة القبر لان سببہا انما ہو تمیز المنافق من المومن - کہا حکیم ترمذی نے حکمت یہ ہے
کہ کھل گیا پردہ اوس ثواب سے جو اسکے واسطے اللہ پاس تہا - (یعنی بسبب شرف اسوقت کے)
کیونکہ دوزخ جمعہ کے دن گرم نہین کیا جاتا ہے اور اوس کے دروازے بند کردئے جاتے ہین
اور سلطان جہنم کا اسدن عمل نہین کرتا - جو اور دنون مین ہوتا ہے سو جب موت دی اللہ نے
کسی بندہ کو اسدن تو یہ دلیل اوسکی سعادت اور اچھے ٹھکانے کی ہے اور ایک یہ بات کہ اس عظیم
بزرگ دن مین وہی مرتا ہے جسکے حق مین اللہ کے ہان سعادت لکہی گئی سو اسواسطے اللہ اسکو فتنہ
قبر سے بچاتا ہے کیونکہ سبب فتنہ قبر کا یہی تمیز منافق کی ہے مومن سے - (یعنی فتنہ قبر تو
تمیز کے واسطے ہوتا ہے اور وہ مومن ٹہر چکا تو تمیز کیا حاجت رہی)

الخصوصیة الثامنة والاربعون رفع العذاب عن اہل البرزخ فیہ - اڑتالیسوین
خصوصیت اوٹہا لینا عذاب کا اہل برزخ سے جمعہ کے دن - ف برزخ کہتے ہین دنیا
اور آخرت کے درمیان کو سو جو مرا برزخ مین داخل ہوا - قال الیافعی فی روض الریاحین
بلغنا ان الموتی لم یعذبوا لیلة الجمعة تشریفا لہذا الوقت قال ویحتمل اختصاص ذلک بعصاة
المومنین دون الکفار - کہا امام یافعی نے روض الریاحین مین - ہمکو یہ بات پہونچی کہ جمعہ کی رات

مردون کو عذاب نہین ہوتا بسبب شرافت اسوقت کے کہا احتمال ہے کہ یہ امر خاص ہو
گنہگار مسلمانون کے ساتھ نہ کافرونکے ۔ **ف** یعنے جو شخص مرے شب جمعہ کو اوس کو عذاب
نہین ہوتا نہ یہ کہ ہر مردے کو جمعہ کی رات مین عذاب نہین ہوتا چاہے کسی دن مرے اور خاص
ہونا گنہگار مسلمانونکے ساتھ یعنی کافرون کو اگرچہ شب جمعہ مین مرین تاہم عذاب قبر سے محفوظ نہین

الخصوصیة التاسعة والاربعون اجتماع الارواح فیہ ۔ اونچاسوین خصوصیت جمع
ہونا مردونکی روحون کا جمعہ کے دن ۔ **اخرج** ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب
عن رجل من آل عاصم الجحدری انہ رای عاصما الجحدری فی النوم فقال لہ انا فی روضة من ریاض
الجنة انا فی نفر من اصحابی نجتمع کل لیلة جمعة وصبیحتہا الی بکر بن عبداللہ المزنی فنتلاقی اخبارکم
قلت ہل تعلمون بزیارتنا قال نعلم بہا عشیة الجمعة ویوم السبت الی طلوع الشمس قلت وکیف دون
الایام کلہا قال لفضل یوم الجمعة وعظمہ ۔ روایت کی ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے شعب
مین ایک شخص سے جو آل عاصم جحدری سے تہا یہ کہ اوس نے دیکہا عاصم جحدری کو خواب مین
سو کہا اوسکو عاصم نے مین اور میرے چندیار ایک باغ مین ہین جنت کے باغون مین سے
ہم جمع ہوتے ہین ہر جمعہ کی رات بکر بن عبداللہ مزنی کے پاس سو ہم پاتے ہین تمہاری خبرین
مینے کہا کیا تم کو ہماری زیارت کرنے کا علم ہوجاتا ہے کہا ہکو اوسکا علم ہوجاتا ہے شب جمعہ او
سارا دن جمعہ اور ہفتہ کے دن طلوع آفتاب تک مینے پوچہا یہ کیونکر ہے خاص جمعہ کے دن
کو نہ اور دنون مین جواب دیا کہ بسبب فضیلت اور عظمت جمعہ کی ہے ۔

الخصوصیة الخمسون انہ سید الایام ۔ پچاسوین خصوصیت یہہ کہ جمعہ کا دن
سب دنونکا سردار ہے ۔

روی مسلم عن ابی ہریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعة
فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنة وفیہ اخرج منہا ولا تقوم الساعة الا فی یوم الجمعة ۔ ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین دن جسپر آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہے

اوسیدن آدم پیدا ہوے اور اوسیدن بہشت مین داخل کیے گئے اور اوسیدن بہشت سے
نکالے گئے اور اوسیدن قیامت قایم ہوگی ۔

ف چھہ دن مین تمام عالم پیدا ہوا ایک شنبہ سے پیدایش شروع ہوئی جمعہ پر ختم ہوئی تو
یہود یہ سمجھے کہ ہفتہ کو خدا نے عالم کی پیدایش سے فراغت پائی تو اونہون نے ہفتہ کی
عبادت لازم سمجھی اور نصاری یہ سمجھے کہ ابتداء پیدایش عالم یکشنبہ سے ہوئی اور اونکے گمان فاسد
مین حضرت عیسی علیہ السلام مقتول اور مصلوب ہو کر تین دن کے بعد اسی یکشنبہ کے دن زندہ ہوے
تو یہی اونکے نزدیک بزرگ دن ٹھہرا اور اسلام مین جمعہ ٹھہرا دن ہے اسواسطے کہ حضرت آدم علیہ السلام
کی پیدایش اور دخول اور خروج جنت اسیدن ہوا اور قیامت بھی اسیدن ہوگی تو [illegible]
کو صرف جمعہ کے دن کے ساتھ نسبت خصوصیت ہے [illegible] پیدایش حضرت آدم علیہ السلام
اور دخول جنت سے جو فضیلت ہے [illegible] لیکن جنت سے نکلنے
مین فضیلت یہ ہے کہ حضرت آدم کے آنے سے عالم مین [illegible] انبیا اور اولیا
اور ایماندار لوگ پیدا ہوے اور زمین آدم کی اولاد سے قیامت تک آباد [illegible] خصوص
وجود باجود حضرت خاتم النبیین سید المرسلین علیہ افضل صلوۃ المصلین واکمل سلام المسلمین
اور ایسے ہی قایم ہونا قیامت کا سبب ہے دخول جنت کا کہ اوسمین وعدے حق تعالی کے متقیون کے
لیے ظاہر ہونگے اور اونکے دشمنونکو دوزخ ملیگا ۔ اور سوا اسکے جو کچھ حکمتین [illegible]
بیان اونکا ممکن نہین ۔

واخرجہ الحاکم بلفظ سید الایام یوم الجمعۃ الی آخرہ [illegible]
[illegible] ما من دابۃ الا وہی مصیخۃ یوم الجمعۃ من حین یصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعۃ
الا الجن والانس ۔ اور حاکم نے یہ حدیث بلفظ سید الایام روایت کی ہے [illegible]
[illegible] ۔ اور ایسی ہی روایت ہے ابو داود سے اور اسقدر زیادہ ہے اور اسیدن
توبہ قبول ہوئی آدم کی اور اسیدن وفات پائی اور ہر جانور کان لگاے ہے چپ سنتا ہے یعنی

منتظر قایم ہونے قیامت کا ہے جمعہ کے دن جسوقت سے کہ صبح کرتا ہے آفتاب کے طلوع
تک بخوف قایم ہونے قیامت کے سواے جن اور انسان کے ف صبح سے طلوع تک
واسطے کہ ظہور قیامت اسیوقت ہوگا - طیبی مین ہے کہ تعجب نہین غیر عاقل کو خبر ہونا قیامت کے
اور شاید حکمت اسکے چھپانے مین جن اور انسان سے یہ ہو کہ اگر اونکو یہہ کہلجاوے تو قاعدہ
تکلیف مین خلل واقع ہو اور شرف یوم جمعہ کا بسبب قبول ہونے توبہ آدم کے ظاہر ہے لیکن
شرف بسبب موت کے یہہ ہے کہ موت سبب وصول ہے جوار رب العالمین تک - اور حکمت خبر
اور شعور ہونے مین جانورونکے قیام ساعت اور اوسکے اہوال سے وہ یہی جانتا ہے مگر آدمی
بسبب گرفتاری عقل کے اور شغل تدبیر مبداء اور معاد کے اس علم سے محجوب رہا اور وجہ انتظار
جانورونکی قیامت کو یہہ بھی ہے کہ اسدن بڑے بڑے امور اور انواع تجلیات وشئون اسقدر ظاہر
ہوتے ہین کہ نزدیک ہے زمین پر زلزلہ پڑجاوے اور جانورونکو اوسکے دیکھنے سے ڈر اور رعب
پیدا ہوتا ہے کہ شاید قیامت قایم ہوگی

واخرج ابن ماجہ والبیہقی فی شعب عن ابی لبابۃ بن عبد اللہ المنذر قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ان یوم الجمعۃ سید الایام واعظمہا عند اللہ وہو اعظم عند اللہ من یوم الاضحی ویوم الفطر
فیہ خمس خلال فیہ خلق آدم وفیہ اہبط وفیہ توفی وفیہ ساعۃ لا یسأل اللہ العبد فیہ شیئا الا اعطاہ مالم یسأل حراما
وفیہ تقوم الساعۃ ما من ملک مقرب ولا سماء ولا ارض ولا ریاح ولا جبال ولا بحر الا وہن یشفقن من یوم الجمعۃ

اور ابو لبابہ ابن عبد اللہ المنذر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک
جمعہ کا دن سب دنونکا سردار ہے اور سب مین بڑا ہے اللہ کے نزدیک اور بڑا ہے اللہ کے
نزدیک عید قربان اور عید الفطر سے اس مین پانچ چیزین ہین - اسمین پیدا ہوئے آدم اسمین
اوتارے گئے زمین مین - اسمین وفات پائی - اسمین ایک ساعت ہے کہ نہین مانگتا بندہ اسمین
اللہ سے کچھ مگر کہ دیتا ہے اللہ اوسکو جب تک کہ نہ مانگے حرام (یعنی حرام مانگنا قبول نہین) -
اور اسمین قایم ہوگی قیامت اور فرشتے مقرب اور آسمان اور زمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا یہہ سب

ڈرتے ہین جمعہ کے دن سے (یعنے اسلئے کہ قیامت اوسمین ہوتی ہے مبادا ناگہان بپا ہو)

واخرج سعید بن منصور نے سنن مین مجاہد سے قال اذا کان یوم الجمعۃ فزع البر والبحر ماخلق اللہ من شے الا الانسان۔ اور مجاہد سے روایت ہے کہا مجاہد نے جب ہوتا ہے جمعہ کا دن تو ڈرتے ہین جنگل اور دریا اور جو کچھ کہ پیدا کیا ہے اللہ نے سوا انسان کے۔

واخرج عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد مین عن ابی عمران الجونی قال بلغنا انہ لم تبت لیلۃ الجمعۃ الا تبت لاہل السماء فزعۃ۔ اور ابو عمران جونی سے روایت ہے کہا پہونچی ہمکو یہ بات کہ کوئی شب نہین آتی ہے جمعہ کی رات پیدا ہوتا ہے اہل آسمان کو خوف۔ **فائدہ** فی بعض کتب الحنابلۃ اختلف اصحابنا ہل لیلۃ الجمعۃ افضل او لیلۃ القدر فاختار ابن بطۃ وجماعۃ ان لیلۃ الجمعۃ افضل وقال ابو الحسن التمیمی فیما عدا اللیلۃ التی انزل فیہا القرآن واکثر العلماء علے ان لیلۃ القدر افضل واستدل الاولون بحدیث اللیلۃ الغراء والیوم الازہر من التسمیۃ وبانہ جاء فی فضل یومہا مالم یجیٔ لیوم لیلۃ القدر واجاب الاخرون بان لیلۃ القدر خیر من الف شہر فان التقدیر خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ الجمعۃ کما ان التقدیر عند الاکثرین خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ القدر والفا فان لیلۃ الجمعۃ باقیۃ فی الجنۃ لان فی یومہا تقع الزیارۃ الی اللہ تعالے وہی معلومۃ فی الدنیا بعینہا علے القطع ولیلۃ القدر مظنون فیہا انتہی ملخصا۔

بعض کتابون مین حنابلہ کی ہے کہ اختلاف کیا ہے ہمارے اصحاب نے اس امر مین کہ آیا شب جمعہ افضل ہے یا شب قدر سو مختار ابن بطہ اور ایک جماعت کا یہ ہے کہ شب جمعہ افضل ہے اور یہ کہا ہے ابو الحسن تمیمی نے سوا اوس رات کے جسمین قرآن مجید نازل ہوا اور اکثر علما اسپر ہین کہ شب قدر افضل ہے اور دلیل پکڑی پہلون نے (یعنے جو شب جمعہ کو افضل کہتے ہین) حدیث لیلۃ الغرا کے ساتھہ (یعنی جو فضیلت مین شب جمعہ کی وارد ہوئی ہے) اور غرہ کہتے ہین عمدہ کو اور دوسری دلیل اونکی یہ ہے کہ جیسی فضیلت روز جمعہ کی آئی ہے ایسی روز شب قدر کی نہین آئی اور اس قول باریتعالے کا (لیلۃ القدر خیر من الف شہر) یعنے شب قدر بہتر ہے ہزار مہینون سے۔ جواب یہ دیا ہے کہ اصل مین یون سمجھنا چاہئے (خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ الجمعۃ) یعنے شب قدر بہتر ہے

اون ہزار مہینون سے جنمین شب جمعہ نہین یعنے باستثنار شب جمعہ کے جیسے اکثر مفسرین کی
نزدیک دراصل یون ہے (کہ خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ القدر) یعنے بہتر ہے اون ہزار
مہینون سے جنمین شب قدر نہین اور یہی دلیل ہے کہ شب جمعہ باقی رہیگی جنت مین کیونکہ جمعہ کے
دن ہوگی زیارت خداوند تعالے وتقدس کی اور شب جمعہ کا ہونا مین معلوم یقیناً ہے بعینہٖ اور شب قدر
ایسے معلوم نہین تمام ہوا بطور خلاصہ کے —

الخصوصیۃ الحادیۃ والخمسون انہ یوم المزید — اکیاونوین خصوصیت یہ ہے
کہ جمعہ دن زیادتی کا ہے — **اخرج** الشافعی فی الام عن انس بن مالک قال اتی
جبرئیل بمرآۃ بیضاء فیہا نکتۃ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ما ہذہ قال ہذہ الجمعۃ فضلت بہا انت وامتک فالناس فیہا تبع الیہود والنصاری ولکم فیہا
خیر وفیہا ساعۃ لا یوافقہا مومن یدعو اللہ بخیر الا استجیب لہ وہو عندنا یوم المزید قال النبی صلے اللہ
علیہ وسلم یا جبرئیل وما یوم المزید قال ان ربک اتخذ فی الفردوس وادیا افیح فیہ کثب مسک فاذا
کان یوم الجمعۃ انزل اللہ فیہ ناسا من الملائکۃ وحولہ منابر من نور علیہا مقاعد النبیین وحفت تلک المنابر
من ذہب مکللۃ بالیاقوت والزبرجد علیہا الشہداء والصدیقون فجلسوا من ورائہم علی تلک الکثب
فیقول اللہ انا ربکم قد صدقتکم وعدی فسلونی اعطکم فیقولون ربنا نسألک رضوانک فیقول قد
رضیت عنکم ولکم علی ما تمنیتم ولدی مزید فہم یحبون یوم الجمعۃ لما یعطیہم فیہ ربہم ولہ طرق عن انس
وفی بعضہا انہم یکونون فی جلوسہم ہذا الی مقدار منصرف الناس من الجمعۃ ثم یرجعون الی غرفہم اخرجہ
الآجری فی کتاب الرؤیۃ — انس بن مالک سے روایت ہے کہا انس نے آئے جبرئیل علیہ السلام
سفید آئینہ جسمین نکتہ تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا آپنے یہ کیا ہے
کہا جبرئیل نے یہ آئینہ مثال روز جمعہ کے ہے فضیلت دی گئی آپ اور آپکی امت اسکے ساتھ
اور لوگ اسمین آپکے پیچھے ہین یعنے یہود ونصاری اور اسمین تمہارے لیے برکت ہے اور
نکتہ سیاہ ایک ساعت ہے جو بندہ مومن دعا کرے اور دعا اوسکی اس ساعت مین آگئی

تو بے شک قبول ہوا اور یہ روز جمعہ ہمارے نزدیک یوم المزید ہے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اے جبریل کیا ہے یوم المزید جواب دیا مقرر تیرے رب نے پیدا کیا ہے فردوس مین
ایک میدان فراخ اوسمین توبیر مین مشک کے پر جمعہ کے دن بہیجے گا اللہ اوسمین کچہہ فرشتے
اور گرداگرد اوس میدان کے منبر ہونگے نور کی اونپر بیٹہینگے ہونگی نبیونکی اور اون منبرون
نور کے گرداگرد اور منبر سونے کے جڑاو یاقوت اور زبرجد سے جنپر شہدا اور صدیقین ہونگے
سو بیٹہینگے شہدا اور صدیقین پیچہے انبیا کے اون مشک کے ڈہیرون پر پہر فرماے گا اللہ
مین تمہارا رب ہون بیشک مینے سچا کیا تمسے اپنا وعدہ اور اتارا تمکو بہشت مین سو تم مجہسے مانگو
مین دونگا عرض کرینگے یا اللہ ہم تجہسے تیری رضا کہ بہترین مقامات کا ہے مانگتے ہین فرماے گا
اللہ تعالے مین تمسے راضی ہوا اور تمہیر ہے دینا جو کچہہ تم آرزو کرو اور میرے پاس زیادتی ہے
ہر چیز مین (کیونکہ نعمت خداوند تعالے کی اور رحمت اور فضل اوسکا بے نہایت اور بے اندازہ ہی)
سو وہ دوست رکہینگے جمعہ کے دنکو کہ اسدن عطا کیے گا اونکو اونکا رب ۔ اور اس حدیث کی
اور بہی طریق روایت کی ہین انس سے اور بعض طریق مین یہ ہے کہ اونکو رہنا ہوگا اس جلوس
مین جتنی دیر مین جمعہ کی نماز سے لوٹتے ہین پہر لوٹ جاینگے اپنے بالاخانون مین روایت کیا اسکو
آجری نے کتاب الرویۃ مین ۔

ف میرے پاس زیادہ ہے یعنے جسقدر تم خواہش و آرزو رکہتے ہو اوس سے زیادہ مین تمکو دونگا
پہر لوٹ جاوینگے یعنی جمعہ کے دن دیدار الہی سے مشرف ہوکر اپنے اپنے مکانون مین چلے جاوینگے
اور ہر جمعہ کے دن ایسا ہی ہوگا چنانچہ اگلی حدیث مین مذکور ہوگا اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ بہشت مین سو درجہ ہین فصل درمیان دو درجون کی جیسا فصل زمین و آسمان مین ہے اور
فردوس بالاترین بہشتون کا ہی درجہ مین ۔

واخرج الآجری فی کتاب الرؤیۃ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

ان اہل الجنۃ اذا دخلوہا نزلوا فیہا بفضل اعمالہم فیوذن لہم فی مقدار یوم الجمعۃ من ایام الدنیا فیزورون

فیبرز الله لهم عرشه ویتبدی لهم فی روضة من ریاض الجنة وتوضع لهم منابر من لولو ومنابر من

یاقوت ومنابر من ذهب ومنابر من فضة ویجلس ادناہم وما فیہم ادنی علی کثبان المسک

والکافور وما یرون اصحاب الکراسی بافضل منہم مجلسا الحدیث وفیه الرویة وسماع الکلام وذکر

سوق الجنة - اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جب اہل جنت جنت مین داخل ہونگے قدرمنزلات پاوینگے بقدر فضیلت اپنی اپنی اعمال کی پھر

زیارت کرینگے سو باہر نکالے گا اللہ اونکے لیے اپنا عرش اور ظاہر ہوگا اونکے واسطے ایک

باغ مین باغون جنت سے اور رکھے جاوینگے اونکے واسطے منبر نور کی اور منبر موتی کی اور منبر یاقوت

کی اور منبر سونے کی اور منبر چاندی کی اور بیٹھے گا جو اونمین زیادہ قریب ہوگا اور جو اونمین زیادہ

قریب ہوگا مشک اور کافور کے ڈھیرون پر (یعنے اپنے اپنے مرتبہ کے روسے بیٹھینگے) - اور

نہ دیکھینگے کرسی والی اپنی سے زیادہ کسیکو افضل بیٹھنے مین آخر حدیث تک اور اس حدیث مین

بیان رویت اور سننے کلام الہی کا اور ذکر بازار جنت کا ہے -

واخرج ایضا عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ان اہل الجنة یزدرون

ربہم عزوجل فی کل یوم جمعة فی رمال الکافور واقربہم منه مجلسا اسرعہم الیه یوم الجمعة وابکرہم غدوا -

اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیه وسلم نے کہ جنتی زیارت کرینگے

اپنے رب عزوجل کی ہر جمعہ کے دن ریگستان کافور مین اور زیادہ قریب اللہ سے بیٹھنے مین وہ لوگ

ہونگے جو سب سے زیادہ جلدی کرتے ہین جمعہ کے جانے مین اور سب سے پہلے اول وقت جاتے تھے

ف قرآن اور حدیث سے بخوبی ثابت ہے کہ دیدار الہی بہشت مین خاص مومنونکو ہر روز صبح و شام اور عوام کو ہر جمعہ کے دن ہمیشہ ہوگا - کذا فی تکمیل الایمان

الخصوصیة الثانیة والخمسون - انه مذکور فی القرآن دون سایر ایام الاسبوع

قال الله تعالے اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة - باونوین خصوصیت یہ کہ روز جمعہ مذکور ہے

قرآن مین اور دن ہفتہ کے مذکور نہین فرمایا اللہ تعالے نے اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة

الخصوصیة الثالثة والخمسون انه الشاہد والمشہود فی الایة وقد اقسم الله به -

تریمین دین خصوصیت یہ کہ روز جمعہ شاہد اور مشہود ہے کلام اللہ مین اور بیشک قسم کہائی اللہ نے اوسکی **اخرج** ابن جریر عن علی بن ابیطالب فی قولہ تعالے وشاہد ومشہود قال الشاہد یوم الجمعۃ والمشہود یوم عرفۃ - علی ابن ابیطالب رض سے روایت ہے اس قول خداوند تعالے مین وشاہد ومشہود کہا حضرت علی نے شاہد روز جمعہ ہے اور مشہود روز عرفہ ہے -

اخرج حمید بن زنجویہ فی فضایل الاعمال عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیوم الموعود یوم القیامۃ والمشہود یوم عرفۃ والشاہد یوم الجمعۃ ما طلعت شمس ولا غربت علی یوم افضل من یوم الجمعۃ - ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یوم موعود روز قیامت ہے اور مشہود روز عرفہ اور شاہد روز جمعہ نہ طلوع ہوا آفتاب نہ غروب ہوا کسی دن مین جو افضل ہو روز جمعہ سے -

ف بیچ سورہ بروج مین جو آیا ہے والیوم الموعود وشاہد ومشہود - سو یوم موعود روز قیامت ہے کہ حق سبحانہ تعالے نے اوسکے آنے پر وعدہ کیا ہے مومنون سے بہشت کی نعمتون کا اوسدن اور نیز وعدہ ہوا ہے آسمانونکے شق ہونے اور فنا ہونے وغیرہ کا اور شاہد روز جمعہ ہے کہ حاضر ہوتا ہے خلق پر اور گواہ ہے اوسکا جو اوسکی نماز پڑہے اور نماز مین حاضر ہوا اور مشہود روز عرفہ ہے کہ اوسمین ہر طرف سے مسلمان لوگ آکر جمع ہوتے ہین اور فرشتے بہی -

واخرج ابن جریر عن ابن عباس قال الشاہد الانسان والمشہود یوم الجمعۃ - ابن عباس سے روایت ہے کہ شاہد انسان ہے اور مشہود روز جمعہ - **ف** شاہد انسان اسواسطے ہے کہ اس نے روز الست مین شہادت کی ہے بقولہ تعالے قالوا بلی شہدنا اور مشہود روز جمعہ اسواسطے کہ مسلمان لوگ اوسمین نماز کے واسطے جمع ہوتے ہین اور فرشتے بہی -

واخرج عن ابن الزبیر وابن عمر قالا یوم الذبح ویوم الجمعۃ - ابن زبیر اور ابن عمر سے روایت ہے کہا شاہد مشہود روز ذبح اور روز جمعہ ہے **ف** روز ذبح یعنے روز عید قربان شاہد ہے اسواسطے کہ شہادت کرے گا روز قیامت اون لوگونکے حق مین جو اسدن حاضر ہوتے ہین

ایمان اور استحقاق رحمت کے ساتھ اور مشہود اسواسطے کہ اوس دن مشارق مغارب سے حاجی
لوگ منا اور مزدلفہ مین حاضر ہوتے ہین اور روز جمعہ کے شاہد اور مشہود ہونے کی وجہ اوپر بیان
ہوچکی **واخرج** عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثروا
من الصلوۃ علے یوم الجمعۃ فانہ یوم مشہود تشہدہ الملائکۃ اور ابو درداء رضہ سے روایت ہے اونہون نے
کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے درود بھیجو مجھپر جمعہ کے دن اسواسطے کہ وہ
روز مشہود ہے کہ حاضر ہوتے ہین اسمین فرشتے ۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والستون انہ الموخر لہذہ الامۃ ۔ چونسٹھوین خصوصیت یہ کہ روز جمعہ
پیچھے سے اسی امت کو ۔ **روی الشیخان** عن ابی ہریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم یقول نحن الاخرون السابقون یوم القیامۃ بید انہم اوتوا الکتاب من قبلنا ثم ہذا یومہم
الذی فرض اللہ علیہم فاختلفوا فیہ فہدانا اللہ فالناس لنا فیہ تبع الیہود غدا والنصاری بعد غد
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ اونہون نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہم
پیچھلے ہین (یعنی دنیا مین) اور پہلی اور مقدم ہونیوالے ہین قیامت کے دن (شرف اور مرتبہ
مین) سوا اسکے اہل کتاب کو دیگئی ہے کتاب ہمسے پہلے پھر یہ وہ دن ہے (یعنی جمعکا) کہ فرض
کیا تھا اللہ نے اونپر (یعنی اہل کتاب پر) سو اختلاف کیا اونہون نے اوسمین پھر راہ دکھائی ہمکو
اللہ نے جمعہ کے دن کیطرف سو لوگ (یعنی یہود و نصاری) اسدن مین ہمارے تابع ہین اختیار
کیا یہود نے کلھ یعنی روز ہفتہ اور نصاری نے پرسون یعنی اتوار ۔

ف حضرت نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اونکے دنپر دنیا مین مقدم ہے اسیطرح امت محمد یہ علے
نبیہا الصلوۃ والتحیۃ اونپر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب وکتاب سے فراغت پاویگی ۔
اور شارحین نے اسمین اختلاف کیاہے کہ مراد فرض کرنے جمعہ سے یہود و نصاری پر اور اونکے
اختلاف سے کیاہے بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالے نے فرض کی اونپر عبادت
روز جمعہ مین بعینہ اور حکم کیا جمع ہونے کا جمعہ مین عبادت کے لئے جیسا کہ ظاہر الفاظ حدیث سے

معلوم ہوتا ہے سو انہوں نے امر الٰہی سے مخالفت کے جیسے کہ اونکی عادت تھی تو یہود نے ہفتہ کو
اختیار کیا اور نصاریٰ نے اتوار کو اور اکثر اسپر ہین کہ مراد فرض کرنے سے یہ ہے کہ اونکو یہ حکم ہوا تھا
کہ ایکدن فارغ ہو کر ذکر اور عبادت کیا کرین اور وہ دن اپنی راے اور اجتہاد سے تجویز کرین امتحانا
کہ حق کو دریافت کرتے ہین یا نہین تو یہود نے ہفتہ کو یقین کیا اس خیال سے کہ خداوند تعالےٰ نے
اسدن پیدایش مخلوقات سے فراغت کی اور نصاریٰ نے یکشنبہ اس قصور سے کہ ابتداء آفرینش
عالم کی اسدن ہوی ہو سو دونون نے خطا کی اور جمعہ کا دن نہ پایا جو علم الٰہی مین تھا پھر خدا نے ہمکو راہ دکہا کے
یعنے حکم دیا اس امت کو عبادت کرنے کا جمعہ کے دن لقولہ یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ
الخ۔ اور توفیق دے بجا اوری اس حکم کی والحمد للہ یا راہ دکہائی اسدن کی دریافت اور تعیین کے واسطے
نکر اور اجتہاد سے کہ اوس اجتہاد مین صواب کو پہونچی خطا نہوی علی اختلاف القولین جیسا کہ مقدمۃ الکتاب
کے فصل دویم مین بیان ہوا ہے **ولمسلم** عن ابی ہریرۃ و حذیفۃ قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم اضل اللہ عن الجمعۃ من کان قبلنا فکان للیہود یوم السبت وکان للنصاریٰ یوم الاحد فجاء اللہ بنا فہدانا
لیوم الجمعۃ ۔ اور ابوہریرہ اور حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہا انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہکا دیا اللہ نے جمعہ سے اونکو جو تہے پہلے تہے تو مقرر ہوا یہود کے واسطے
ہفتہ کا دن اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبہ پھر خدا ہمکو لایا اور پیدا کیا اس نے ہم مسلمانوں کو پھر راہ
دکہائی خدا نے ہمکو جمعہ کی دن کی ۔

الخصوصیۃ الخامسۃ والخمسون انہ یوم المغفرۃ پچپنوین خصوصیت یہ کہ جمعہ
مغفرت کا دن ہے ۔ **اخرج** ۔ ابن عدی والطبرانی فی الاوسط بسند حسن عن انس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالےٰ لیس تارک احدا من المسلمین یوم الجمعۃ
الا غفر لہ انس رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے مقرر اللہ تبارک و تعالےٰ
نہ چھوڑیگا کسی مسلمان کو جمعہ کے دن مغفرت سے ۔

الخصوصیۃ السادسۃ والخمسون انہ یوم العتق ۔ چہپنوین خصوصیت جمعہ کی یہ ہے کہ

دن ہے۔ اخرج البخاری فی تاریخہ وابو یعلی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان ایام الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ اربعۃ وعشرون ساعۃ لیس فیہا ساعۃ الا وللہ فیہا ستمائۃ
عتیق من النار کلہم قد استوجبوا النار۔ انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات چوبیس گھڑیاں ہیں کوئی گھڑی اونمیں ایسی نہیں کہ جسمیں
چھ سو آزاد ہوں آگ سے جو سب کے سب آگ کے لائق تھے۔

واخرج ابن عدی والبیہقی فی الشعب عنہ ان للہ فی کل جمعۃ ستمائۃ الف عتیق
اور ابن عدی اور بیہقی نے اسکو روایت کیا انس رض سے کہ واسطے اللہ کی ہر جمعہ کے دن چھ لاکھ
آزاد کئے ہوئے ہیں۔

الخصوصیۃ الستون ان فیہ ساعۃ الاجابۃ۔ ساٹھویں خصوصیت وہ ہے
کہ اوس میں ساعت اجابت کی ہے۔ روی الشیخان عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ذکر یوم الجمعۃ فقال فیہ ساعۃ لا یوافقہا عبد مسلم وہو قائم یصلی یسأل اللہ شیئا الا اعطاہ ایاہ
واشار بیدہ یقللہا۔ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ذکر کیا جمعہ کا سو فرمایا جمعہ کے دن میں ایک ساعت ہے جو پاوے گا اوس کو
بندہ مسلمان اور حال یہ کہ کھڑا نماز پڑھتا ہو یا انتظار ہو نماز کے لئے مانگے اللہ سے کوئی چیز بیشک
دیگا اسکو اللہ اور اشارہ کیا آپ نے دست مبارک سے کم کرتے تھے اوس ساعت کو یعنی
آپ اشارہ سے بتلاتے تھے کہ ساعت قلیل ہے) ولمسلم عنہ ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقہا
مسلم یسأل اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ ایاہ وہی ساعۃ خفیفۃ۔ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے
کہ بیشک جمعہ میں ایک ساعت ہے کہ جو کوئی مسلمان اوسکو پاوے مانگے اللہ سے اس ساعت
میں خیر بیشک دیگا اوسکو اللہ وہ ساعت بہت کم ہے۔ وقد اختلف اہل العلم من الصحابۃ
والتابعین فمن بعدہم فی ہذہ الساعۃ علی اکثر من ثلاثین قولا۔ اور بیشک اختلاف کیا ہے اہل علم
نے صحابہ اور تابعین سے اور جو اونکے بعد ہیں اس ساعت میں تیس قول سے زیادہ پر نقل انہا بعضہا

اخرج عبدالرزاق عبداللہ مولے معاویۃ قال قلت لابی ہریرہ انہم زعموا ان
الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ یستجاب فیہا الدعاء رفعت فقال کذب من قال ذلک قلت
فہی کل جمعۃ قال نعم - تو بعضوں نے کہا وہ ساعت اوٹھالی گئی - روایت کی عبدالرزاق نے
عبداللہ مولے معاویہ سے کہا عبداللہ نے مینے پوچھا ابوہریرہ رضہ سے لوگ گمان
کرتے ہیں ایسا عت جو روز جمعہ میں ہے جسمیں دعا مستجاب ہوتی ہے وہ اوٹھالی گئی ہے
جواب دیا ابوہریرہ رضہ نے جھوٹا ہے جسنے یہ کہا پوچھا مینے تو کیا وہ ہر جمعہ میں ہے کہا ہاں -
وقیل انہا فی جمعۃ واحدۃ من کل سنۃ قال کعب الاحبار لابی ہریرۃ فردہ علیہ فرجع الیہ اخرجہ
مالک واصحاب السنن - اور بعضوں نے کہا وہ ساعت ہر سال صرف ایک جمعہ میں ہوتی ہے
یہ کہا تھا کعب احبار نے ابوہریرہ سے سو ابوہریرہ نے رد کردیا اس قول کو پھر رجوع کیا کعب احبار
نے اوسکی طرف یہ روایت کی ہے مالک اور اصحاب حدیث نے -

ف کعب احبار نے ابوہریرہ رضہ سے کہا تھا کہ ساعت ہر سال میں ایکدن ہے سو
ابوہریرہ نے اسکو رد کیا اور کہا نہیں بلکہ ہر جمعہ میں ہے پھر کعب نے توراۃ پڑہ کر کہا سچ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور رجوع کیا کعب نے اپنے قول سے ابوہریرہ کے قول
کیطرف - وقیل انہا مخفیۃ فی الیوم کما اخفیت لیلۃ القدر فی العشر - اور بعضوں نے کہا ساعت
چھپائی گئی ہے جمعہ کے سارے دن میں جیسے چھپائی گئی شب قدر دس راتوں میں اخیر عشرہ
رمضان میں - **اخرج** ابن خزیمۃ والحاکم عن ابی سلمۃ قال سألت ابا سعید
الخدری عن ساعۃ الجمعۃ فقال سألت النبی صلے اللہ علیہ وسلم عنہا فقال قد علمتہا ثم انسیتہا
کما انسیت لیلۃ القدر - ابوسلمہ سے روایت ہے کہا پوچھا مینے ابوسعید خدری سے حال ساعت
جمعہ کا جواب دیا پوچھا تھا مینے صلے اللہ علیہ وسلم سے ساعت کا حال تو فرمایا آپ نے
مجھکو علم دیا گیا تھا ساعت کا پھر بھولا دی گئی مجھے جیسے بھلا دی گئی شب قدر

واخرج عبدالرزاق عن کعب قال لو ان انسانا قسم جمعۃ فی جمع لاتی علی تلک

الساعة قال ابن المنذر معناه انه يبدا فيدعو في جمعة من اول النهار الى وقت معلوم ثم في
جمعة يبتدي من ذلك الوقت الى وقت آخر حتى ياتي الى آخر النهار - اور کعب سے روایت ہے کہا کعب نے
اگر کوئی تقسیم کرے ایک جمعہ کو کئی جمعوں میں البتہ آجاوے گا اوس ساعت پر کہا ابن منذر نے
معنی اسکے یہ ہین کہ شروع کرے اسطرح کہ دعا کرے ایک جمعہ مین اول دن سے ایک وقت معین
تک پھر دوسری جمعہ مین شروع کرے اوسوقت سے دوسرے وقت تک تا آنکہ آجاوے آخر دن کو
والحكمة في اخفائها لبعث العباد على الاجتهاد في الطلب واستيعاب الوقت بالعبادة - اور
حکمت اوسکے چھپانے مین آمادہ کرنا ہے بندون کا کوشش پر اوسکی طلب مین اور صرف کرانا
سارے وقت کا عبادت مین - وقيل انها تنتقل في يوم الجمعة ولا تلزم ساعة بعينها ذكره بعضهم
احتمالا وجزم به ابن عساكر وغيره ورجحه الغزالي والمحب الطبري - اور بعض نے کہا وہ بدلتی رہتی ہے
جمعہ کے دن اور نہین لازم ہے ساعت معین یہ قول بعض نے احتمالاً ذکر کیا ہے اور ابن
عساکر وغیرہ نے اسپر یقین کیا اور غزالی اور محب طبری نے ترجیح دی ہے اس قول کو - وقيل هي
عند اذان المؤذن لصلوة الغداة اخرجه ابن ابي شيبة عن عائشة اور بعض نے کہا وہ وقت اذان
صبح کی ہے اسکو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عائشہ رضہ سے - وقيل من طلوع الفجر الى طلوع الشمس
رواه ابن عساكر عن ابي هريرة اور بعض نے کہا وہ طلوع فجر سے ہے طلوع آفتاب تک یہ روایت
کی ہے ابن عساکر نے ابوہریرہ رضہ سے وقيل عند طلوع الشمس حكاه الغزالي اور بعض نے کہا وقت
طلوع آفتاب کے یہ قول نقل کیا ہے غزالی نے وقيل اول ساعة بعد طلوع الشمس حكاه الجيلي
والمحب الطبري شارحا التنبيه - اور بعض نے کہا کہ پہلی ساعت ہے بعد طلوع آفتاب کے حکایت
کیا اسکو جیلی اور محب طبری شارحین تنبیہ نے - وقيل في آخر الساعة الثالثة من النهار لحديث ابي هريرة
مرفوعا في آخر ثلاث ساعات منه ساعة من دعا الله فيها استجيب له اخرجه احمد اور بعض نے کہا
وہ تیسری ساعت ہے تین ساعتون اخیر جمعہ مین سے بسند حدیث ابوہریرہ رضہ کی مرفوعا کہ تین ساعتون
اخیر جمعہ سے ایک ساعت ہے جو دعا کرے اللہ سے اوس ساعت مین قبول ہو روایت کیا اسکو احمد نے

وقت شروع ہونے خطبہ سے خطبہ سے فارغ ہونے تک روایت کیا اسکو ابن عبد البر نے
بسند ضعیف ابن عمر سے مرفوعا - وقیل عند الجلوس بین الخطبتین حکاہ الطیبی اور بعض نے کہا
وقت بیٹھنے امام کے دونون خطبہ بین اسکو نقل کیا طیبی نے وقیل عند نزول الامام من المنبر رواہ ابن المنذر عن ابی بردہ
اور بعض نے کہا وقت اوترنے امام کے منبر سے روایت کیا اسکو ابن منذر نے ابو بردہ سے

وقیل عند اقامۃ الصلوۃ رواہ ابن المنذر عن الحسن وروی الطبرانی بسند ضعیف عن میمونۃ بنت
سعد انہا قالت یا رسول اللہ افتنا عن صلوۃ الجمعۃ قال فیہا ساعۃ لا یدعو العبد فیہا ربہ الا استجاب
لہ قلت ایۃ ساعۃ ہی یا رسول اللہ قال ذلک حین یقوم الامام - اور بعض نے کہا وقت اقامت
لینے تکبیر اولی نماز جمعہ کی ہے روایت کیا اس کو ابن منذر نے حسن سے اور روایت کی طبرانی نے
بسند ضعیف میمونہ بنت سعد سے کہ اوس نے کہا یا رسول اللہ جواب دیجیے ہمکو نماز جمعہ کی فضیلت سے
فرمایا آپ نے اوسمین ایک ساعت ہے جب دعا کرتا ہے بندہ اوس ساعت مین اپنے رب سے
بے شک قبول ہوتی ہے عرض کیا مینے وہ کونسی ساعت ہے یا رسول اللہ فرمایا وقت کہڑے
ہونے امام کے ہے نماز جمعہ کے واسطے -

وقیل ہی من اقامۃ الصلوۃ الی تمام الصلوۃ لحدیث الترمذی وحسنہ وابن ماجہ عن عمرو بن عوف قالوا
ایۃ ساعۃ یا رسول اللہ قال حین تقوم الصلوۃ الی الانصراف منہا ورواہ البیہقی فی الشعب بلفظ
ما بین ان ینزل الامام من المنبر الی ان تنقضی الصلوۃ - اور بعض نے کہا وقت اقامت سے نماز جمعہ
تمام ہونے تک بدلیل حدیث ترمذی اور ابن ماجہ کے عمرو بن عوف سے کہا اونہون نے کونسی ساعت
ہے یا رسول اللہ فرمایا نماز کے قایم ہونے کے وقت سے نماز سے لوٹنے کے وقت تک
اور روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین اس لفظ سے وقت اوترنے امام کے منبر سے
نماز کے تمام ہونے تک - وقیل ہی الساعۃ التی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیہا الجمعۃ رواہ
ابن عساکر عن ابن سیرین - اور بعض نے کہا وہ ساعت ہے جسمین نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کی
نماز پڑہتے تہے روایت کیا اسکو ابن عساکر نے ابن سیرین سے -

وقیل من صلوٰۃ العصر الی غروب الشمس رواہ ابن جریر عن ابن عباس موقوفا والترمذی بسند ضعیف
مرفوعا التمسوا الساعۃ التی ترجی فی یوم الجمعۃ بعد العصر الی غیبوبۃ الشمس ولابن مندہ عن ابی سعید
مرفوعا فالتمسوھا بعد العصر اغفل ما یکون الناس ۔ اور بعض نے کہا عصر کی نماز سے غروب آفتاب تک
روایت کیا اسکو ابن جریر نے ابن عباس سے اور ترمذی نے ڈھونڈو ساعت کو جسمیں امید ہے
قبول ہونے دعا کی جمعہ کے دن بعد عصر کے آفتاب کے غائب ہونے تک اور ابن مندہ نے
روایت کی ابو سعید سے ڈھونڈو ساعت کو بعد عصر کے کہ یہہ وقت زیادہ غفلت کا ہے اور جسمیں
لوگ غافل ہوتے ہیں ۔ وقیل فی صلوٰۃ العصر رواہ عبد الرزاق عن یحیی بن اسحاق بن ابی طلحہ
مرفوعا مرسلا ۔ اور بعضوں نے کہا ساعت عصر کے نماز میں ہے روایت کی عبد الرزاق نے یحیی بن اسحاق ابن ابی طلحہ سے
وقیل بعد العصر الی آخر وقت الاختیار حکاہ الغزالی ۔ اور بعض نے کہا بعد عصر کے ہے آخر وقت
اختیار تک نقل کیا اسکو غزالی نے ۔ وقیل من حین تصفر الشمس الی ان تغیب رواہ عبد الرزاق
عن طاؤس ۔ اور بعض نے کہا آفتاب کے زرد ہونے کے وقت سے اوس کے غائب ہونے تک
روایت کی یہہ عبد الرزاق نے طاؤس سے ۔

وقیل آخر ساعۃ بعد العصر اخرجہ ابوداؤد والحاکم عن جابر مرفوعا ولفظہ فالتمسوھا آخر ساعۃ بعد العصر
اور بعضوں نے کہا آخر ساعت ہے عصر کی یہہ روایت کی ابوداؤد اور حاکم نے جابر سے
اور لفظ اوسکا یہہ ہے کہ ڈھونڈو اوسکو آخر ساعت میں بعد عصر کے ۔

واخرج اصحاب السنن عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ ساعۃ لا یصادفہا عبد مسلم وہو یصلی یسأل اللہ شیئا
الا اعطاہ ایاہ فقال کعب ذلک فی کل سنۃ یوم فقلت بل فی کل جمعۃ فقرأ کعب التوراۃ فقال صدق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوہریرۃ ثم لقیت عبد اللہ بن سلام فحدثتہ فقال قد علمت ایۃ
ساعۃ ہی آخر ساعۃ فی یوم الجمعۃ فقلت کیف وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصادفہا
عبد مسلم وہو یصلی وتلک الساعۃ لا یصلی فقال الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس

مجلس منتظر الصلوة فهو في صلوة قلت بلى قال فهو ذاك وفي الترغيب للاصبهاني من [illegible]

ابي سعيد الخدري مرفوعا الساعة التي يستجاب فيها الدعاء يوم الجمعة آخر ساعة من يوم الجمعة قبل غروب الشمس اغفل ما يكون عنه الناس — اور روایت کی اصحاب حدیث نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اونہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دن جس پر آفتاب طلوع ہوا دن جمعہ کا ہے اور اوس میں ایک ساعت ہے کہ جو بندہ مسلمان اوسکو پاوے اور [illegible] مانگے اللہ سے کچھ دیتا ہے اوسکو اللہ [illegible] کہا کعب نے کہ [illegible] ساعت کا حصول برس میں ایک دن ہے کہا میں نے نہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو ہریرہ نے [illegible] عبد اللہ بن سلام [illegible] ساعت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] عبد اللہ بن سلام [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ابو ہریرہ نے [illegible] عبد اللہ بن سلام [illegible] ابو سعید خدری سے [illegible] روز جمعہ کے غروب آفتاب سے پہلے [illegible]

تنبیہ

اذا تدلى نصف الشمس للغروب اخرجه الطبراني في الاوسط والبيهقي في الشعب عن فاطمة بنت النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت للنبي صلى الله عليه وسلم ليتها ساعة هي قال اذا تدلى نصف الشمس للغروب

اور بعض نے کہا جب لٹک آوے آدھا سورج واسطے ڈوبنے کے روایت کی یہ طبرانی نے اور بیہقی نے حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ

پوچھا انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ کونسی ساعت ہے فرمایا آپ نے
جب لٹک آوے نصف آفتاب غروب کے واسطے ۔ **ف** یہہ حدیث مرجانہ نے حضرت
سیدۃ النساء رضہ سے روایت کی ہے اور آخر اوسکا یہہ ہے کہ پھر حضرت فاطمہ چھوڑ دیتی تھیں
اپنے غلام کو جسکا زید نام تھا تکنے آفتاب کو غروب کے وقت اور جب آپکو خبر دیجاتی
تھی غروب نصف آفتاب سے متوجہ ہو جاتی تھیں آپ دعا کے طرف تا آنکہ آفتاب بالکل ڈوب
جاتا ۔ ثم هذه الاقوال في ذلك قال المحب الطبري اصح الاحاديث فيها حديث ابي موسى في
مسلم واشهر الاقوال فيها قول عبد الله بن سلام قال ابن حجر وما عداهما اما ضعيف الاسناد او موقوف
استند قائله الى اجتهاد دون توقيف ۔ سب جملہ اقوال میں ساعت کے بیان میں کہا محب
طبری نے سب حدیثوں میں زیادہ صحیح حدیث اسباب میں حدیث ابو موسی کی ہے مسلم میں ۔ اور
دونوں میں زیادہ مشہور قول عبد اللہ بن سلام کا ہے کہا ابن حجر نے اور ماسوا ان دونوں
کے یا ضعیف الاسناد ہے یا موقوف ہے کہ منسوب کیا اوسکے کہنے والے نے اپنی رائے
اور اجتہاد کی طرف نہ کسیکے بتلانے سے ۔ ثم اختلف السلف اي القولين المذكورين ارجح فرجح كلا من المرجحين فرجح
ما في حديث ابي موسى البيهقي وابن العربي والقرطبي وقال النووي انه الصحيح او الصواب
ورجح قول ابن سلام احمد بن حنبل وابن راهويه وابن عبد البر وابن الزملكاني من الشافعية ۔
پھر اختلاف کیا ہے سلف نے کہ دونوں قول مذکورین سے کونسا قول زیادہ راجح ہے سو
ترجیح دی ہے ہر ایک قول کو ترجیح دینے والوں نے تو جو کچھ ابو موسی کی حدیث میں ہے اوسکو
بیہقی اور ابن عربی اور قرطبی نے ترجیح دی ہے اور کہا نووی نے یہہ صحیح ہے یا صواب ہے
اور عبد اللہ بن سلام کے قول کو احمد بن حنبل اور ابن راہویہ اور ابن عبد البر اور ابن زملکانی نے
شافعیہ میں سے ترجیح دی ہے ۔ قلت وههنا امر وذلك ان ما اورده ابو هريرة على ابن
سلام من انها ليست ساعة صلوة وارد على حديث ابي موسى ايضا لان حال الخطبة ليست ساعة
صلوة ويتميز ما بعد العصر بانها ساعة دعاء وقد قال في الحديث يسأل الله شيئا وليس حال الخطبة

ساعة دعاء لانه مامور فيها بالانصات وكذلك غالب الصلوة ووقت الدعاء منها انما هو عند الاقامة او في

السجود او التشهد فان حمل الحديث على هذه الاوقات اتضح وتحمل قوله وهو قائم يصلي على حقيقتهما

في هذين الوصفين وعلى مجازه في الاقامة اي يريد الصلوة وهذا التحقيق حسن فتح المدينة في

ترجيح رواية ابي موسى على قول ابن سلام لابقاء الحديث على ظاهره من قوله يصلي يسأل

فانه اولى عن حمله على انتظار الصلوة لانه مجاز بعيد موهم ان انتظار الصلوة شرط في الاجابة

ولانه لا يقال في منتظر الصلوة قائم يصلي وان صدق انه في صلوة لان لفظ قائم يشعر بملابسة الفعل

میں کہتا ہوں یہاں ایک امر اور وہ یہ ہے کہ جو اعتراض ابو ہریرہ نے عبد اللہ بن سلام پر کیا کہ آخر ساعت روز جمعہ کی ساعت نماز کی نہیں

ابو موسیٰ کی حدیث پر بھی وارد ہے کیونکہ وقت خطبہ کا بھی وقت نماز کا نہیں ہے اور بعد عصر کو تو صریح ممانعت نماز پڑھنے کی ہے کہ وہ ساعت دعا کی ہو

سے حال آنکہ حدیث میں کہا ہے کہ دعا کرے اقتدی اور خطبہ کا وقت دعا کا وقت نہیں ہے کیونکہ خطبے کے

وقت تو حکم چپ رہنے کا ہے اور ایسے ہی اکثر نماز میں خاموشی ہے اور دعا کا وقت نماز میں

یا تکبیر اولی ہے یا سجدہ یا تشہد یعنی التحیات اگر حدیث میں ان تینوں وقتوں میں سے

کوئی وقت مراد ہو تو مطلب واضح ہو جائے گا اور صورت اس قول سے کہ وہ کھڑا نماز پڑھتا ہو

سجدہ اور تشہد میں حقیقی معنے نماز کے مراد لئے جاویں گے اور تکبیر اولی میں مجازی معنی

یعنے ارادہ نماز کا۔ اور یہ اچھی تحقیق ہے جو فتح الباری نے کی ہے اور اس سے ظاہر ہوتی ہے ترجیح

روایت ابو موسیٰ کی عبد اللہ بن سلام کے قول پر اسواسطے کہ اسصورت میں حدیث اپنے ظاہر پر

باقی رہتی ہے اس قول میں (کہ نماز پڑھتا ہو اور سوال کرے) کیونکہ یہ بہتر ہے اس سے کہ نماز

پڑھنے سے انتظار نماز کا مراد ہو کہ یہ مجاز بعید ہے اور اس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ انتظار نماز کا

قبول دعا کے واسطے شرط ہے اور اسواسطے کہ نماز کے منتظر کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ کھڑا نماز پڑھتا

اگرچہ یہ سچ ہے کہ وہ نماز میں ہے (یعنی حدیث کی رو سے) کیونکہ لفظ قائم کا خبر دیتا ہے تعلق

فعل سے۔ (یعنی قیام نماز کا پایا جاوے نہ یہ کہ صرف انتظار ہی ہو اور قیام بھی نہ ہو)

والذی استغفر اللہ واقول بہ من ہذہ الاقوال انہا عند اقامۃ الصلوۃ وغالب الاحادیث المرفوعۃ

تشهد له اما حديث ميمونة فصريح فيه وكذا حديث عمرو بن عوف ولا ثانيا فيه حديث ابي موسى لانه
ذكر انها فيما بين ان يجلس الامام الى ان تنقضي الصلوة وذلك صادق بالاقامة بل منحصر
فيها لان وقت الخطبة ليس وقت صلوة ولا دعاء ووقت الصلوة ليس وقت دعاء في
تمامها ولا يظن ان المراد استغراق هذا الوقت قطعا لانها خفيفة بالنصوص والاجماع ووقت الخطبة
والصلوة متسع وغالب الاقوال المذكورة بعد الزوال او عند الاذان تحمل على هذا فترجع اليه
ولا تنافي وقد اخرج الطبراني عن عوف بن مالك الصحابي قال اني لارجو ان تكون ساعة
الاجابة في احدى الساعات الثلث اذا اذن المؤذن وما دام الامام على المنبر وعند الاقامة واقوى
شاهد له حديث الصحيحين وهو قائم يصلي فانه يحمل على القيام للصلوة عند الاقامة و يصلي
على الحال المقدرة فتكون هذه الجملة الحالية شرطا في الاجابة فانها مختصة لمن شهد الجمعة ليخرج
من تخلف عنها هذا ما ظهر لي في هذا المحل من الصدر والله اعلم بالصواب - اور جس امر کا مین
استخارہ کرتا ہون اللہ سے اور جسکا مین قائل ہون ان قولون مین سے یہ ہے کہ ساعت
تکبیر اولے کے وقت ہی اور بہت سی حدیثین مرفوع اسپر شہادت کرتی ہین حدیث میمونہ تو اس
بات مین صاف وصریح ہے اور ایسے ہی حدیث عمرو بن عوف کی اور حدیث ابو موسی کی بھی کچھہ اسکے
برخلاف اور منافی نہین کیونکہ انہون نے کہا ہے ساعت وقت بیٹھنے امام کے ممبر پر نماز کے
ختم ہونے تک ہے اور یہ تکبیر اولے پر صادق آتا ہے بلکہ تکبیر ہی مین منحصر ہے اسلئے کہ خطبہ کا
وقت نماز کا وقت نہین نہ دعا کا اور نماز کا وقت تمام دعا کا وقت نہین اور پھر نہ گمان کیا جاوے
کہ سارا وقت مراد ہے کیونکہ ساعت بہت تھوڑی ہے حدیثون اور اجماع کی رو سے اور خطبہ
اور نماز کا وقت بہت فراخ ہے اور اکثر قول جنمین بعد زوال یا وقت اذان مذکور ہے اسیطرف
رجوع ہو سکتے ہین (یعنے وقت تکبیر اولے کیطرف) اور کچھہ مخالفت نہین اور روایت کی طبرانی نے
عوف بن مالک صحابی سے کہا عوف نے مین امید کرتا ہون کہ ساعت اجابت کی ان تین وقت مین سے
کسیوقت ہو وقت اذان موذن کے - اور جب تک امام منبر پر رہے اور وقت تکبیر کے اور زیادہ قوی

شاہد اسکا حدیث بخاری اور مسلم کی ہے جسمین یہہ لفظ ہے (کہڑا نماز پڑہتا ہوا) سو محمول کیا گیا کہڑا
ہونا نماز کے کہڑے ہونے پر تکبیر کے وقت اور نماز پڑہنا حال مقدر ہوا اور ہوگا یہہ جملہ حالیہ (یعنے
یہ جملہ کہ درحالیکہ کہڑا نماز پڑہتا ہو) شرط اجابت دعا کی اسلئے کہ اجابت اوسکے لئے ہے جو جمعہ
مین حاضر ہوا تا کہ خارج رہے اس سے وہ شخص جسنے جمعہ ترک کیا ہہ وہ ہے جو مجکو ظاہر ہوا
اس مقام پر تقریر سے واللہ اعلم بالصواب ۔

وقال ابن سعد فی طبقاتہ اخبرنا عفان بن مسلم حدثنا حماد بن سلمة اخبرنا علی بن زید بن جدعان
ان عبد اللہ بن نوفل المغیرة بن نوفل کانوا من قراء قریش وکانوا یبکرون الی الجمعة فاذا
طلعت الشمس یرجون بذلک الساعة التی ترجی فنام عبد اللہ بن نوفل فنخع فی ظہرہ وقیل
ہذہ الساعة التی ترجی فرفع راسہ فاذا مثل غمامة تصعد الی السماء وذالک حین زالت الشمس ۔

اور کہا ابن سعد نے طبقات مین کہ خبر دی مجکو عفان ابن مسلم نے اونہوں نے حدیث کی حماد بن سلمہ
نے اونکو خبر دی مجکو علی بن زید بن جدعان نے یہ کہ عبد اللہ بن نوفل اور مغیرہ بن نوفل تھے قریش کی
قاریوں مین اور سویرے جاتے تھے جمعہ مین جب طلوع ہوتا آفتاب ارادہ اوس ساعت کے
جسمین امید اجابت دعا کی ہے تو سو گئے عبد اللہ بن نوفل تو کسینے اونکی پیٹہ مین ٹہوکا دیا اور کہا یہ وہ
ساعت ہے جسکو تو چاہتا ہے پہر سر اوٹہایا عبد اللہ بن نوفل نے تو دیکہا ایک بادل سا
آسمان پر چڑہتا گیا اور یہ وقت زوال آفتاب کے تہا ۔

فائدہ احتج من قال بتفضیل اللیل علی النہار بان فی کل لیلة ساعة اجابة کما ثبت فی الاحادیث
الصحیحة ولیس ذلک فی النہار سوی فی یوم الجمعة ۔ دلیل لایا ہے وہ شخص جو قائل ہے
رات کی فضیلت کا دن پر یہہ کہ ہر رات مین ایک ساعت اجابت دعا کی ہے چنانچہ احادیث صحیحہ
ثابت ہوا ہے اور دن مین نہین ہوا روز جمعہ کے ۔

ف حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمة اللہ علیہ نے سترہوین مکتوب مین
دفتر ثالث کے لکہا ہے کہ حضرت خواجہ احرار قدس سرہ نے فرمایا کہ ہم ایک ساعت

درویشون کی تھی کہ سخن ساعت مرجوہ سے جو روز جمعہ مین ودیعت رکھے ہے درمیان آیا
کہا اگر میسر ہو تو اوس ساعت مین حق سبحانہ تعالے سے کیا مانگے ہر کسینے کچھہ کہا جب میری نوبت
پہونچی تو مینے کہا کہ اوس ساعت مین صحبت ارباب جمعیت کی طلب کرے جسکے ضمن مین سب
سعادتین میسر ہین انتہی۔ مترجم والحق ما قال

الخصوصیة الثامنة والخمسون الصدقة فیه تضاعف علے غیرہا من الایام۔
اٹھاونوین خصوصیت صدقہ کا ثواب روز جمعہ مین دونا ہوتا ہے اور دنون سے ۔

اخرج ابن ابی شیبة فی المصنف عن کعب قال الصدقة تضاعف یوم الجمعة۔
ابن ابی شیبہ نے کعب سے روایت کی کہا ثواب صدقہ کا دونا ہوتا ہے روز جمعہ مین ۔

الخصوصیة التاسعة والخمسون ان الحسنة والسیئة فیه تضاعف ۔ اونسٹھوین خصوصیت
یہ کہ نیکی اور بدی دونی ہوتی ہے جمعہ کے دن ۔ اخرج ۔ ابن ابی شیبة عن کعب
قال یوم الجمعة تضاعف فیہ الحسنة والسیئة ۔ کعب سے روایت ہے کہا جمعہ کے دن دونی
ہوتی ہے نیکی اور بدی ۔ واخرج الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابی ہریرة مرفوعا
تضاعف الحسنات یوم الجمعة ۔ اور حدیث ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نیکیان دونی ہوتی ہین
جمعہ کے دن ۔ واخرج ۔ حمید بن زنجویہ نے فضائل الاعمال من طریق
الہیثم بن حمید قال اخبرنی ابو سعید قال بلغنی ان الحسنة تضاعف یوم الجمعة والسیئة تضاعف
یوم الجمعة ۔ اور ابو سعید سے روایت ہے کہا اونہون نے مجھکو خبر پہونچی کہ نیکی دوچند ہو جاتی
ہے جمعہ کے دن اور بدی دوچند ہو جاتی ہے جمعہ کے دن ۔

واخرج عن المسیب بن رافع قال من عمل خیرا فی یوم الجمعة ضعف بعشرة اضعافه
فی سائر الایام ومن عمل شرا فمثل ذلک ۔ اور مسیب بن رافع سے روایت ہے کہا جسنے نیک
عمل کیا جمعہ کے دن زیادہ کیا جاوے گا دس گنے تک اور دنون کے اور جسنے برا عمل کیا
تو وہ بھی ایسا ہے ۔

الخصوصية الستون قراءة حم الدخان يومها وليلتها - ساٹھویں خصوصیت پڑھنا
سورہ حم دخان کا جمعہ کے دن اور رات میں -

أخرج الترمذي عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ
حم الدخان في ليلة الجمعة غفر له - ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جسنے پڑھی سورہ حم دخان شب جمعہ میں بخشا گیا - **وأخرج** الطبراني
والاصبهاني عن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حم الدخان
في ليلة الجمعة او يوم الجمعة بنى الله له بيتا في الجنة - اور ابو امامہ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے حم الدخان جمعہ کی رات میں [illegible] یا جمعہ
کے دن میں بنا دے گا اللہ اوس کے لئے گھر جنت میں -

وأخرج الدارمي عن ابي رافع قال من قرأ الدخان في ليلة الجمعة اصبح مغفورا له
وزوج من الحور العين - اور ابو رافع سے روایت ہے کہ جسنے پڑھی سورہ دخان شب جمعہ میں
صبح کرے گا بخشا گیا اور حور عین سے اوسکا نکاح کیا جاویگا -

الخصوصية الحادية والستون قراءة يس ليلتها - اکسٹھویں خصوصیت شب جمعہ
سورہ یسین کا پڑھنا - **أخرج** البيهقي في الشعب عن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من قرأ ليلة الجمعة حم الدخان ويس اصبح مغفورا له - ابوہریرہ رض سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے شب جمعہ میں سورہ حم دخان
اور سورہ یس صبح کریگا بخشا گیا - **وأخرجه** الاصفهاني بلفظ من قرأ يس في ليلة
الجمعة غفر له - اور اصفہانی نے اس لفظ کے ساتھ روایت کی کہ جو پڑھے سورہ یس شب جمعہ میں
بخشا جاویگا -

الخصوصية الثانية والستون قراءة آل عمران فيه - باسٹھویں خصوصیت پڑھنا
سورہ آل عمران کا جمعہ کے دن - **أخرج** الطبراني بسند ضعيف عن ابن عباس

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرا السورة التی یذکر فیہا آل عمران یوم الجمعة صلی اللہ علیہ وملائکتہ حتی تغیب الشمس - اور ابن عباس رضہ سے بسند ضعیف روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑہی وہ سورہ جسمین آل عمران کا ذکر ہے جمعہ کے دن رحمت بہیجتا ہے اللہ اور اوسکے فرشتے او پر غروب آفتاب تک -

الخصوصیة الثالثة والستون قراءة سورة ہود فیہ - تریسٹہوین خصوصیت پڑہنا سورہ ہود کا جمعہ کے دن - اخرج الدارمی فی مسندہ والبیہقی فی الشعب والو الشیخ وابن مردویہ فی تفسیرہا عن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقرؤا سورة ہود یوم الجمعة کعب رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑہو تم سورہ ہود جمعہ کے دن

الخصوصیة الرابعة والستون قراءة البقرة وآل عمران لیلتہا - چونسٹہوین خصوصیت پڑہنا سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کا شب جمعہ مین -

اخرج الاصبہانی فی الترغیب عن عبد الواحد بن ایمن تابعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرا سورة البقرة وآل عمران فی لیلة الجمعة کان لہ من الاجر ما بین لبیدا وعروبا فلبیدا الارض السابعة وعروبا السماء السابعة عبد الواحد بن ایمن تابعی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑہی سورہ بقرہ اور آل عمران شب جمعہ مین ملیگا اوسکو ثواب لبیدا اور عروبا تک سو لبیدا ساتوین زمین ہے اور عروبا ساتوان آسمان -

ف مراد اس سے کثرت ثواب ہے واللہ اعلم

واخرج حمید بن زنجویہ عن وہب بن منبہ قال من قرا لیلة الجمعة سورة البقرة وآل عمران کان لہ نورا ما بین عریبا وعجیبا فعریبا العرش وعجیبا اسفل الارضین - اور وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ جسنے پڑہی شب جمعہ مین سورہ بقرہ اور آل عمران ہوگا اوسکے لئے نور عریبا سے عجیبا تک سو عریبا عرش ہے اور عجیبا سب سے نیچے کی زمین -

الخصوصیة الخامسة والستون - الذکر الموجب للمغفرة قبل صبح یومہا -

پینتیسویں خصوصیت ذکر موجب مغفرت کا ہے جمعہ کے صبح سے پیشتر۔

اخرج الطبرانی فی الاوسط عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قال قبل صلوٰۃ الغداۃ یوم الجمعۃ ثلاث مرات استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ
غفرت ذنوبہ ولو کانت اکثر من زبد البحر۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے قبل نماز صبح کے جمعہ کے دن تین بار استغفر اللہ الذی
لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ بخشے جاوینگے اسکے گناہ اگرچہ دریا کے جھاگ
سے زیادہ ہوں۔

الخصوصیۃ السادسۃ والثلاثون - اہلال الرجب - چھتیسویں خصوصیت
جمعہ کی رات چاند رجب کا دیکھنا۔ اخرج البزار عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا دخل رجب قال اللہم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا شہر رمضان وکان اذا کان لیلۃ الجمعۃ
قال ہذہ لیلۃ غراء ویوم ازہر۔ انس سے روایت ہے کہ آپ رجب کا چاند آتے رجب کا …
چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے اللہم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان
یعنی یا اللہ برکت دے ہمکو رجب اور عبادت میں ہمارے رجب و شعبان میں
اور پہنچا ہمکو رمضان تک جب رمضان آجاوے تو ہمکو توفیق ہو اسکی روزوں اور تراویح کی
اور جب جمعہ کی رات آتی تو کہتے ہذہ لیلۃ غراء ویوم ازہر یعنی یہ رات روشن اور دن چمکتا ہے

الخصوصیۃ السابعۃ والثلاثون الاکثار من الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یومہا ولیلتہا۔ سینتیسویں خصوصیت کثرت سے درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
جمعہ کے دن اور رات میں۔

واخرج ابو داود والحاکم وصححہ وابن ماجہ عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ قبض وفیہ النفخۃ وفیہ الصعقۃ
فاکثروا من الصلوٰۃ علی فیہ فان صلوٰتکم معروضۃ علی - اوس بن اوس سے روایت ہے

کہا فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بہتر دنون مین سے جمعہ کا دن ہے اوس مین پیدا کیے گئے آدم اور اوسمین قبض کی گئی اونکی روح اور اوسمین ہوگا صور پھونکنا واسطے زندہ کرنے مردونکے اور اسی مین ہوگا نفخہ موت کا سو بہت بھیجو درود مجھپر جمعہ کے دن کہ مقرر درود تمہارا پیش کیا جاتا ہے مجھپر

واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثروا من الصلوۃ علی فی اللیلۃ الزہراء والیوم الازہر فان صلوتکم تعرض علی — اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے درود بھیجو مجھپر چمکتے رات اور چمکتے دن تحقیق درود تمہارا پیش کیا جاتا ہے مجھپر —

واخرج — البیہقی فی الشعب عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثروا من الصلوۃ علی فی کل یوم جمعۃ فمن کان اکثرہم علی صلوۃ کان اقربہم منی منزلۃ — اور ابوامامہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے بھیجو درود مجھپر ہر جمعہ کے دن سو زیادہ بھیجنے والا مجھپر درود زیادہ نزدیک ہوگا مجھسے مرتبہ مین —

واخرج عن انس قال قال رسول اللہ علیہ وسلم اکثروا من الصلوۃ علی فی یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ فمن فعل ذلک کنت شہیدا او شافعا یوم القیامۃ — اور انس رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت بھیجو درود مجھپر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات سو جو کوئی ایسا کرے گا لکھا جاویگا شہید یا شافع قیامت کے دن —

ف یعنے شہید کا درجہ پاوے گا یا شفاعت کا درجہ یعنی شفاعت کرے گا گنہگارون کی —

واخرج عن انس مرفوعا من صلے علی یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ قضی اللہ لہ مائۃ حاجۃ سبعین من حوائج الاخرۃ وثلاثین من حوائج الدنیا — اور انس رضہ سے روایت ہے کہ جو درود بھیجے گا مجھپر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مین روا کرے گا اللہ اوسکی سو حاجتین ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی —

واخرج عن علی قال من صلے علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ مائۃ مرۃ جاء

یوم القیامۃ و علی وجہہ نور۔ اور علی رضی سے روایت ہے کہا جو درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن سو بار آوے گا قیامت کے دن اس حال میں کہ اسکے منہ پر نور ہوگا۔

واخرج الاصبہانی فی ترغیبہ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی فی یوم الجمعۃ الف مرۃ لم یمت حتی یری مقعدہ فی الجنۃ۔ اور انس رضی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو درود بھیجے مجھ پر جمعہ کے دن ہزار بار وہ نہ مرے گا جب تک اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے گا۔

واخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن زید بن وہب قال قال لی ابن مسعود لا تدع اذا کان یوم الجمعۃ ان تصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الف مرۃ تقول اللہم صل علی محمد وال محمد النبی الامی۔ اور زید بن وہب سے روایت ہے کہا کہ کہا مجھے ابن مسعود نے مت چھوڑ تو درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن ہزار بار اللہم صل علی محمد وال محمد النبی الامی

مترجم کہتا ہے کہ درود شریف کے فضائل اور احوال اور اوقات اور صیغوں سے کتب سلف اور خلف بھری ہوئی ہیں خدا تعالیٰ ہر مسلمان کو توفیق دے۔ آمین۔

الخصوصیۃ الثامنۃ والتاسعۃ والعشرون والسبعون۔

عیادۃ المریض وشہود الجنازۃ وشہود النکاح والعتق فیہ۔ اور اٹھترویں اور اناسیویں خصوصیت بیمار پرسی اور حاضر ہونا جنازہ اور نکاح میں اور غلام کا آزاد کرنا جمعہ کے دن۔

اخرج الطبرانی عن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی الجمعۃ وصام یومہ وعاد مریضا وشہد جنازۃ وشہد نکاحا وجبت لہ الجنۃ۔

واخرجہ ابو یعلی من حدیث ابی سعید وزاد والصدقۃ والعتق ولم یذکر شہود النکاح ابو امامہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نماز جمعہ کی پڑھی اور روزہ رکھا اور عیادت کی مریض کی اور حاضر ہوا جنازہ اور نکاح میں واجب ہوئی اوسکے واسطے جنت اور روایت کیا اس حدیث کو ابو یعلی نے حدیث ابی سعید سے اور یہ لفظ زیادہ کیا کہ اور خیرات کی اور غلام

اذا کیا) اور جنازے کا حاضر ہونا ذکر نہیں کیا۔

واخرج البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اصبح یوم الجمعة صائما وعاد مریضا وشہد جنازة وتصدق بصدقة فقد اوجب - اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے صبح کی جمعہ کے دن حالت روزہ میں اور عیادت کی مریض کی اور حاضر ہوا جنازہ میں اور کچھ خیرات کی تو اوس نے اپنے اوپر جنت واجب کی۔

واخرج ابن عدی والبیہقی فی الشعب عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح یوم الجمعة صائما وعاد مریضا واطعم مسکینا وشیع جنازة لم یتبعه ذنب اربعین سنة قال البیہقی ہذا وحدیث ابی ہریرة کلاہما ضعیف - اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے صبح کی جمعہ کے دن حالت روزہ میں اور مریض کی عیادت کی اور کھانا کھلایا مسکین کو اور پیچھے چلا جنازہ کے نہ لاحق ہوگا اوسکو کوئی گناہ چالیس برس تک کہا بیہقی نے یہ حدیث اور ابوہریرہ کی حدیث کے دونوں ضعیف ہیں۔

الخصوصیة الحادیة والسبعون اخرج البیہقی فی الشعب عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال ہذہ الکلمات سبع مرات فی لیلة الجمعة فمات فی تلک اللیلة دخل الجنة ومن قالها فی یوم الجمعة فمات فی ذلک الیوم دخل الجنة من قال اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وابن عبدک وفی قبضتک وناصیتی بیدک اصبحت علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک وابوء بذنبی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت - اکہترویں خصوصیت انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے یہ کلمات سات بار جمعہ کی رات میں پڑھے پھر مرگیا اس رات میں داخل ہوگا جنت میں اور جسنے کہے جمعہ کے دن پھر مرگیا اوس دن داخل ہوگا جنت میں جسنے کہا اللہم انت ربی لا الہ الا انت

خلقتنی وانا عبدک وابن عبدک وفی قبضتک وناصیتی بیدک امسیت علی عہدک ووعدک ما استطعت
واعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک وابوء بذنبی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنب والانت

الخصوصیۃ الثانیۃ والسبعون اخرج ایضاً عن عائشۃ قالت کان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا ظہر فی الصیف استحب ان یظہر لیلۃ الجمعۃ واذا دخل البیت فی الشتاء
استحب ان یدخل البیت لیلۃ الجمعۃ واخرج مثلہ عن ابن عباس۔ بہترویں حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب باہر نکلنا چاہتے گرمی کے موسم میں
تو دوست رکھتے جمعہ کی رات کو باہر نکلنا اور جب داخل ہونا چاہتے اپنے گھر جاڑے میں تو دوست رکھتے
داخل ہونا جمعہ کی رات اور ایسے ہی ابن عباس سے روایت ہو۔

الخصوصیۃ الثالثۃ والسبعون اخرج الطبرانی عن عبد اللہ بن بسر
صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا صلے الجمعۃ خرج فدار فی السوق ساعۃ ثم
رجع الی المسجد فقیل لہ لم تفعل ہذا فقال رایت سید المرسلین یفعلہ قلت کان حکمتہ امتثال قولہ تعالی
فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ۔ تہترویں خصوصیت عبد اللہ بن
بسر صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہو کہ جب وہ پڑھ چکتے نماز جمعہ کی تو ٹہلتے
بازار میں تھوڑی دیر پھر لوٹ آتے مسجد میں سوا کے پوچھا گیا کہ ایسا کیوں کرتے ہو بولے میں نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایسا کرتے تھے میں کہتا ہوں شاید حکمت اسکی بجا آوری حکم الٰہی ہو
کہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے پھر جب تمام ہو چکی نماز تو پھیل پڑو زمین میں۔ اور ڈھونڈھو
اللہ کا فضل۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والسبعون انتظار العصر بعدہا تعدل عمرۃ چوہترویں خصوصیت
انتظار نماز عصر کا بعد جمعہ کے برابر عمرہ کے ہے ثواب میں۔

اخرج البیہقی فی الشعب عن سہل بن سعد الساعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان لکم فی کل جمعۃ حجۃ وعمرۃ فالحجۃ التہجیر الی الجمعۃ والعمرۃ انتظار العصر بعد الجمعۃ

سہل ابن سعد ساعدی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک تمہارے
لیے ہر جمعہ کے دن حج اور عمرہ ہے سو حج دن ڈھلتے ہی جانا ہے جمعہ میں اور عمرہ انتظار عصر کا ہے
بعد جمعہ کے۔

الخصوصیة الثامنة والسبعون صلوة حفظ القرآن فی لیلتها - اٹھہترویں

خصوصیت نماز حفظ قرآن کی شب جمعہ میں۔

اخرج الترمذی والحاکم والبیہقی فی الدعوات عن ابن عباس ان علیا قال لرسول الله
صلے اللہ علیہ وسلم تفلت ہذا القرآن من صدری فما اجدنی اقدر علیہ فقال الا اعلمک کلمات
ینفعک اللہ بہن وینفع بہن من علمتہ ویثبت ما تعلمت فی صدرک اذا کان لیلة الجمعة فان استطعت
ان تقوم فی ثلث اللیل الآخر فانہا ساعة مشہودة والدعاء فیہا مستجاب وقد قال اخی یعقوب لبنیہ
سوف استغفر لکم ربی یقول حتی تاتی لیلة الجمعة فان لم تستطع فقم فی وسطہا فان لم تستطع فقم فی
اولہا فصل اربع رکعات تقرا فی الرکعة الاولے بفاتحة الکتاب وسورہ یس وفی الرکعة الثانیة بفاتحة
الکتاب وحم الدخان وفی الرکعة الثالثة بفاتحة الکتاب والم تنزیل السجدہ وفی الرکعة الرابعة بفاتحة
الکتاب وتبارک المفصل فاذا فرغت من التشہد فاحمد اللہ واحسن الثناء علے اللہ وصل علی وعلے
سائر النبیین واستغفر للمومنین والمومنات ولاخوانک الذین سبقوک بالایمان وقل فی آخر ذلک
اللہم ارحمنی بترک المعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیک
عنی اللہم بدیع السموات والارض ذوالجلال والاکرام والعزة التی لا ترام اسالک یا اللہ یا رحمن
بجلالک ونور وجہک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی وارزقنی ان اتلوہ علے النحو الذی یرضیک
عنی اللہم بدیع السموات والارض ذوالجلال والاکرام والعزة التی لا ترام اسالک یا اللہ یا رحمن
بجلالک ونور وجہک ان تنور بکتابک بصری وان تطلق بہ لسانی وان تفرج بہ عن قلبی وان
تشرح بہ صدری وان تستعمل بہ بدنی فانہ لا یعیننی علے الحق غیرک الا انت ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی
العظیم تفعل ذلک ثلث جمع او خمسا او سبعا باذن اللہ تعالے والذی بعثنی بالحق ما اخطا

مومن فقط قال ابن عباس فوالله مالبث علی الا خمسا او سبعا حتی جاء رسول الله صلے الله
علیه وسلم فی مثل ذلک المجلس فقال یا رسول الله انی کنت فیما خلا لا آخذ الا اربع آیات ونحوهن
فاذا قراتهن علے نفسی تفلتن وانا اتعلم الیوم اربعین آیة ونحوها فاذا قراتها علے نفسی فکانما کتاب الله
بین عینی ولقد کنت اسمع الحدیث فاذا رددته تفلت وانا الیوم اسمع الاحادیث فاذا تحدثت بها لم اخرم
منها حرفا فقال له رسول الله صلے الله علیه وسلم عند ذلک مومن ورب الکعبه

ابن عباس رض سے روایت ہے کہ کہا حضرت علی رض نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
نکل گیا یہ قرآن میرے سینہ سے نہیں یاد رہتی اور قادر نہیں پاتا سو فرمایا آپ نے میں تعلیم
کرتا ہوں تجکو کلمات کہ نفع دیگا اللہ تجکو ان سے اور نفع دیگا اسکو جسکو تو سکھاوے اور جم جاویگا
جو کچھ تو سیکھے گا تیرے سینے میں جب ہو رات جمعہ کی سو اگر تجکو قدرت ہو کہ اٹھے پچھلے کی رات کے
اخیر تہائی میں تو بہتر ہے کیونکہ اوس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے اور بیشک
کہا تھا میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہ میں بخشش چاہونگا تمہاری اپنے رب سے
یعنی کہا اسواسطے تھا کہ شب جمعہ آجاوے (یعنی فی الفور دعا مغفرت نکرنا اور آئندہ کا وعدہ کرنا
بانتظار شب جمعہ کے تھا) پھر اگر تجکو قدرت ہو اوسپر تو کھڑا ہو رات کے بیچ میں ۔ (یعنی آدھی
رات کے وقت) پھر اگر اس کی بھی قدرت نہو تو کھڑا ہو اول شب میں تو پڑھ چار رکعت نماز پہلی رکعت
میں سورہ فاتحہ اور سورہ یس اور دوسری میں سورہ فاتحہ اور سورہ حم دخان اور تیسری میں سورہ
فاتحہ اور الم تنزیل السجدہ اور چوتھی میں سورہ فاتحہ اور تبارک الذی پھر جب فارغ ہو التحیات سے
تو خوب حمد وثنا کر اللہ کی اور درود بھیج مجھپر اور سب نبیوں پر اور دعا مغفرت کر واسطے ایمان والے مرد
اور ایمان والی عورتوں کے اور اپنے اگلے ایمان والے بھائیوں کے اور اوسکے آخر میں یہ دعا
پڑھ ۔ اللهم ارحمنی بترک المعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی وارزقنی حسن النظر
فیما یرضیک عنی اللهم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام والعزة التی لا ترام اسالک
یا الله یا رحمن بجلالک ونور وجهک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی وارزقنی ان اتلوه علی النحو

الذی یعنیک اللہم بدیع السموات والارض ذوالجلال والاکرام والعزۃ التی لا ترام
اسالک یا اللہ یا رحمن بجلالک ونور وجہک ان تنور بکتابک بصری وان تطلق بہ لسانی
وان تفرج بہ عن قلبی وان تشرح بہ صدری وان تستعمل بہ بدنی فانہ لا یعیننی علی الحق الا انت
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم — اسکو تین جمعہ یا پانچ یا سات بحکم اللہ تعالی
قسم اوس کی جسنے مجھکو بھیجا ہے حق کیساتھ نہ چوکیگا کوئی مومن ہرگز —
کو ابن عباس رضہ کہتے ہیں قسم ہے اللہ کی نگذرے تھے علی مگر پانچ یا سات جمعہ کہ تشریف لے آئے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مجلس میں تو کہا علی نے یا رسول اللہ میں اس سے
پہلے میں سیکھ لیتا تھا مگر چار آیتیں یا اس کے قریب پھر جب میں پڑھتا تھا اونکو اپنے دل
میں نکل جاتے تھیں اور اب چالیس آیتیں اور اس کے قریب سیکھ لیتا ہوں پھر جب پڑھتا ہوں
اونکو تو ہیں دل میں تو گویا کتاب اللہ کی میری آنکھ کے سامنے ہے اور پہلے میں حدیث کو
سنتا تھا پھر جب دہراتا نکل جاتے تھے اور اب میں سنتا ہوں بہت سی حدیثیں پھر جب روایت
کرتا ہوں تو نہیں بھولتا اونمیں سے ایک حرف سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اوس وقت تو مومن ہے قسم رب الکعبہ کی —

الخصوصیۃ السادسۃ والسبعون زیارۃ القبور یومہا ولیلتہا —
جمعہ میں خصوصیت زیارۃ کرنا قبروں کا جمعہ کے دن اور رات میں —

اخرج الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ قال

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من زار قبر ابویہ او احدہما فی کل جمعۃ غفر لہ وکتب برا —
اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے زیارت
کی قبر اپنے ماں باپ کی یا ایک کی اونمیں سے جمعہ کے دن مغفرت ہوگی اوس کی اور لکھا جاویگا
نیکی کرنے والا والدین کے ساتھ —

الخصوصیۃ السابعۃ والسبعون علم الموتی بزیارۃ الاحیاء فیہ

ستترین خصوصیت مردون کو علم ہو جانا زندون کی زیارت کرنے کا جمعہ کے دن (یعنے اور دنوں سے زیادہ)

اخرج ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب عن محمد بن واسع قال بلغنی ان الموتے یعلمون بزوارهم یوم الجمعة ویوما قبله ویوما بعده ـ محمد بن واسع سے روایت ہے کہا پہونچی مجکو یہ بات کہ مردون کو علم ہو جاتا ہے اپنی زیارت کرنے والون کا جمعہ کے دن اور ایک دن اوس سے پہلے اور ایکدن اوس سے پیچھے ـ

ف ـ [illegible] قبور [illegible] بعض روایات مین آیا ہے کہ [illegible] اول روز [illegible] اور [illegible] زیارت قبور کے اول وقت مستحب ہے اور حدیث مین [illegible] عبادت [illegible] (شرح سفر السعادت)

واخرج ایضا عن الضحاک قال من زار قبرا یوم السبت قبل طلوع الشمس علم المیت بزیارته قیل وکیف ذلک قال لمکان یوم الجمعة ـ اور ضحاک سے روایت ہے کہا جسنے زیارت کی کسی قبر کی ہفتہ کے دن قبل طلوع آفتاب کے جان لیتا ہے مردہ اوسکی زیارت کرنے کو کسینے پوچھا یہ کیونکر ہوتا ہے کہا بسبب قرب روز جمعہ کے ـ

الخصوصیة الثامنة والستون عرض اعمال الاحیاء علی اقاربهم من الموتی فیه ـ اٹہسٹہون خصوصیت پیش ہونا اعمال زندونکا مردون پر اونکے کنبہ والون مین سے جمعہ کے دن ـ

اخرج الترمذی الحکیم فی نوادر الاصول من حدیث عبد الغفور بن عبد العزیز عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین ویوم الخمیس علی الله وتعرض علی الانبیاء والآباء والامهات یوم الجمعة فیفرحون بحسناتهم وتزداد وجوههم بیاضا واشراقا ـ نوادر الاصول مین حدیث عبد الغفور بن عبد العزیز سے روایت ہے کہا فرمایا رسول الله صلے الله علیه وسلم نے پیش کیے جاتے ہین اعمال دوشنبه اور پنجشنبه کے دن الله صاحب پر اور پیش کیے جاتے ہین ـ انبیا اور پدران اور مادران پر

جمعہ کے دن سو وہ خوش ہوتے ہیں اونکی نیکیوں سے اور زیادہ ہو جاتی ہے اون کے موہنہ پر سفیدی اور روشنی ۔

واخرج احمد بسند جید عن ابی ہریرہ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان اعمال بنی آدم تعرض کل خمیس لیلۃ الجمعۃ فلا یقبل عمل قاطع رحم اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ عمل آدمیوں کے پیش کیے جاتے ہین پنجشنبہ جمعہ کی رات سو نہین قبول ہوتا عمل قاطع رحم کا ۔

الخصوصیۃ التاسعۃ والسبعون ۔ یقول الطیر فیہ سلام سلام یوم صالح ۔ اوناسیوین خصوصیت کہتے ہین پرندے جمعہ کے دن سلامتی ہو سلامتی دن نیک ہے ۔

اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی عن مطرف انہ سمعہ من الموتے یقولون ذلک کرامۃ لہ وہو بین النایم والیقظان ۔ مطرف سے روایت ہے کہ اونہون نے سنا یہ مردون سے کہ کہتے ہین یہ بینے سلام سلام یوم صالح بسبب بزرگی روز جمعہ کے اور مطرف کچہہ سوتے کچہہ جاگتے تہے ۔

واخرج الدینوری فی المجالسۃ عن بکر بن عبد اللہ المزنی قال ان الطیر لتلقے الطیر بعضہا بعضا لیلۃ الجمعۃ فتقول لہا اشعرت ان الجمعۃ غدا ۔ اور بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت ہے کہا بے شک پرند جانور ملاقات کرتے ہین ایک دوسرے سے جمعہ کی رات مین سو کہتے ہین کہ تجکو خبر ہے کہ کل جمعہ ہے ۔

مترجم کہتا ہے عنوان اس خصوصیت کا روایات سے ظاہر مطابق نہین ہے واللہ اعلم بالصواب ۔

الخصوصیۃ الثمانون اخرج الطبرانی فی الاوسط عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا راح منا سبعون رجلا الی الجمعۃ کانوا کسبعین موسے الذین وفدوا الی ربہم او افضل ۔ اسیوین خصوصیت انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب جاتے ہین ہم مین سے ستر آدمی جمعہ کے لیے تو وہ ستر موسے کی مانند ہین جنہون نے سفر کیا اپنے رب کیطرف یا اون سے افضل ۔

الخصوصیۃ الحادیۃ والثمانون اخرج الطبرانی والبیہقی فی الشعب

والاصبہانی فی الترغیب عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صام یوم الاربعاء والخمیس والجمعۃ ثم تصدق یوم الجمعۃ بما قل عن مالہ او کثر غفر لہ کل ذنب حتی یصیر کیوم ولدتہ امہ۔ اکیاسیویں خصوصیت ابن عمر رض سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے روزہ رکھا چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کا پھر صدقہ دیا اپنے مال سے تھوڑا یا بہت بخشے گئے اوس کے سب گناہ یہانتک کہ ہوگیا جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

اخرج البیہقی فی الشعب عن ابن عباس انہ کان یحب ان یصوم الاربعاء والخمیس والجمعۃ ویخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر بصومہن وان یتصدق بما قل او کثر فان فیہ الفضل الکثیر اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ وہ دوست رکھتے تھے روزہ رکھنا چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کے دان اور خبر دیتے تھے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے تھے ان روزوں کے رکھنے کا اور صدقہ دینے کا تھوڑا یا بہت کہ بے شک اسمیں بڑی فضیلت ہے۔

واخرج البیہقی وضعفہ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام الاربعاء والخمیس والجمعۃ بنی اللہ لہ قصرا فی الجنۃ من لؤلؤ ویاقوت وزمرد وکتب اللہ لہ براءۃ من النار۔ اور انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ رکھے چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کا اللہ اوس کے لیے ایک محل بنواوے گا موتی اور یاقوت اور زمرد کا اور لکھیگا اوسکے واسطے آزادگی آگ سے۔

واخرج البیہقی عن ابی قتادۃ العدوی قال ما من یوم اکرہ الی ان اصومہ من یوم الجمعۃ ولا احب الی ان اصوم من یوم الجمعۃ قیل وکیف ذلک فقال مجیبا ان اصومہ فی ایام متتابعات لما اعلم من فضیلتہ واکرہ ان اخصہ من بین الایام وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان [illegible] من بین الایام۔ اور ابو قتادہ عدوی سے روایت ہے کہا کسی دن [illegible]

جمعہ کے روزہ سے اور نہ کسی دن کا روزہ دوست زیادہ جمعہ کے روزہ سے پوچھا گیا یہ کیونکر جواب دیا کہ
مجکو خوش آتا ہے کہ روزہ رکہوں جمعہ کا اور روزوں کے ساتھہ بایں تحت کیونکہ ہیں اسکی فضیلت جانتا
ہوں اور برا جانتا ہوں میں کہ خاص کروں جمعہ کو روزہ کے واسطے اور دنوں سے اسلیئے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے خاص کرنا جمعہ کا روزہ کے واسطے ۔ وقال سعید بن منصور
فی سننہ حدثنا عبد العزیز بن محمد عن صفوان بن سلیم قال اخبرنی رجل من جشم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم من صام یوم الجمعۃ کتب اللہ لہ عشرۃ ایام غرا من ایام الاخرۃ لایشاکلہا ایام الدنیا
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ رکہے جمعہ کا
لکہے گا اللہ اسکے لیے دس دن روشن ایام آخرت سے کہ نہیں مشکل اسکے دنیا کے دن ۔
ف ایک دن آخرت کا دنیا کے ایکہزار برس کے برابر ہے تو دس دن دس ہزار برس کے برابر ہوے
یعنے ایک روزہ سے ثواب دس ہزار برس کے روزہ کا پاوے گا مگر اسطرح کہ اور دن کے ساتھہ ملاکر
روزہ رکہے نہ تنہا واللہ اعلم ۔

الخصوصیۃ الثانیۃ والثمانون اخرج البزار ان رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کان اذا دخل رجب قال اللہم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان واذا کانت لیلۃ الجمعۃ
قال ہذہ لیلۃ غراء ویوم ازہر ۔ بیاسیوین خصوصیت بزار نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم جب آتا مہینا رجب کا یعنے جب چاند دیکہتے رجب کا تو یہ دعا کرتے الہی برکت دے ہمارے
لیے رجب اور شعبان میں اور پہونچا ہمکو رمضان تک اور جب آتی جمعہ کی رات فرماتے یہ رات روشن
ہے اور دن چمکتا ہے ۔
مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث چہیاسوین خصوصیت کے آخر میں مذکور ہو چکی ہے ۔

الخصوصیۃ الثالثۃ والثمانون ۔ اخرج الاصبہانی عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلی المغرب رکعتین فی لیلۃ الجمعۃ یقرا فی کل واحدۃ
منہا بفاتحۃ الکتاب مرۃ واذا زلزلت خمس عشرۃ ہون اللہ علیہ سکرات الموت واعاذہ من عذاب القبر

ولیسر له الجواز علی الصراط یوم القیامۃ ـ تراسیوین خصوصیت اصبہانی نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے بعد مغرب کے دو رکعت شب جمعہ میں ہر رکعت مین سورہ فاتحہ ایکبار اور اذا زلزلت پندرہ بار آسان کرے گا اللہ اوسپر سختی موت کی اور بچاویگا اللہ اوسکو عذاب قبر سے ـ اور آسان کرے گا اوسپر گذرنا پلصراط کا قیامت کے دن ـ

الخصوصیۃ الرابعۃ والثمانون اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا سلمت الجمعۃ سلمت الایام ـ چوراسیوین خصوصیت ابو نعیم نے حلیہ مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سلامتی سے گذرا جمعہ سلامتی سے گذرے سب دن ـ

ف یعنے جب جمعہ کا دن نماز وغیرہ عبادات سے معمور ہوا تو اور سب دن بھی سلامت رہے اسواسطے کہ جمعہ کا ثواب اور دعا اونکے گناہونکا کفارہ ہوتا ہے ـ

الخصوصیۃ الخامسۃ والثمانون اخرج ـ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد یوم الجمعۃ اخذ بعضادتی الباب ثم قال اللہم اجعلنی اوجہ من توجہ الیک واقرب من تقرب الیک وافضل من سألک ورغب الیک قال النووی فی الاذکار یستحب لنا ان نقول من اوجہ ومن اقرب ومن افضل بزیادہ من ـ پچاسیوین خصوصیت ابن سنی نے عمل یوم ولیلہ مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت کی کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد مین جمعہ کے دن پکڑتے دونون بازو دروازہ مسجد کے پہر یہہ دعا پڑہتے اللہم اجعلنی اوجہ من توجہ الیک واقرب من تقرب الیک وافضل من سألک ورغب الیک کہا نووی نے اذکار مین مستحب ہے ہمکو کہنا من اوجہ اور من اقرب اور من افضل من کے زیادتی کے ساتھ

الخصوصیۃ السادسۃ والثمانون کراہۃ الحجامۃ فیہ ـ چہیاسیوین خصوصیت مکروہ ہونا پچھنے لگانا جمعہ کے دن ـ

اخرج [illegible]

یوم الجمعۃ ساعۃ لا یحتجم فیہا احد الا مات حسن بن علی رضؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بے شک جمعہ کے دن ایک ساعت ہے جو اوسمین پچھنے لگاوے مر جاوے ۔ وقد ورد النہی عن الحجامۃ یوم الجمعۃ من حدیث ابن عمر اخرجہ الحاکم و ابن ماجہ وفی نسخۃ نبیط بن شریط من حدیثہ مرفوعا لا یحتجم احدکم یوم الجمعۃ فیہا ساعۃ من احتجم فیہا فاصابہ وضح فلا یلومن الا نفسہ اور تحقیق منع وارد ہوئی ہے پچھنے لگانے سے جمعہ کے دن حدیث ابن عمر سے روایت کیا اوسکو حاکم اور ابن ماجہ نے اور ایک نسخہ مین نبیط بن شریط نے کہ نہ پچھنے لگاوے کوئی تم مین سے جمعہ کے دن کہ اوسمین ایک ساعت ہے جو پچھنے لگاوے اوسمین اور پہونچے اوسکو برص تو اپنے ہی نفس کو ملامت کرے ۔

ف شرح سفر السعادت مین بحوالہ احادیث کے لکھا ہے کہ روز چار شنبہ اور جمعہ اور شنبہ اور یکشنبہ کو حجامت سے پرہیز کرے ۔ اور بستان فقیہ ابو اللیث مین ہے کہ حجامت روز شنبہ اور چار شنبہ مکروہ ہے اور بعض اخبار مین رخصت بھی روایت کی گئی ہے مگر پرہیز افضل ہے اور بہتر دن حجامت کے واسطے یکشنبہ اور دو شنبہ اور پنجشنبہ ہی اور بعضون نے سہ شنبہ اختیار کیا ہے

مترجم فصد کو بھی حجامت پر قیاس کرنا چاہئے ۔ کما یدل علیہ منطوق الاحادیث ۔

الحدیث السابعۃ والثمانون حصول الشہادۃ لمن مات فیہ ۔ ستاسیوین حدیث شہادت حاصل ہونا اوسکو جو جمعہ کے دن مرے ۔

ف شہادت کا حاصل ہونا دو طرح سے ہے ۔ ایک یہ کہ درجہ شہید کا پاوے ۔ دوسرے یہ کہ فرشتے اوسکے حق مین شہادت کرین یعنی گواہی دین اوسکے ایمان کی چنانچہ دونون روایت مابعد سے ظاہر ہوتا ہے ۔

اخرج حمید بن زنجویہ فی ترغیبہ عن ایاس بن بکیر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] **من مات یوم الجمعۃ** [illegible] **کتب اللہ** ایاس بن بکیر سے روایت ہے کہ [illegible] **اللہ** [illegible]

ثواب شہید کا اور بچاوے گا فتنۂ قبر سے۔

اخرج عن مرسل عطاء قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما من مسلم او مسلمة یموت لیلة الجمعة او یوم الجمعة الا وقی عذاب القبر و فتنة القبر ولقی اللہ لا حساب علیہ وجاء یوم القیامة ومعہ شہود یشہدون لہ۔ اور مرسل عطاء سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرے مسلمان مرد یا عورت جمعہ کی رات یا دنین بچایا جاوے گا عذاب قبر اور فتنۂ قبر سے اور سامنے ہوگا اللہ کے اوس حال مین کہ اوسپر کچھ حساب نہوگا اور قیامت کے دن آویگا کہ اوسکے ساتھ گواہ ہونگے جو گواہی دینگے اوسکے ایمان کی۔

الخصوصیة الثامنة والثمانون اخرج الاصبہانی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلے الضحے اربع رکعات فی یوم الجمعة فی دہرہ مرة واحدة یقرء بفاتحة الکتاب عشر مرات و قل اعوذ برب الفلق عشر مرات و قل اعوذ برب الناس عشر مرات و قل ہو اللہ احد عشر مرات و قل یا ایہا الکافرون عشر مرات و آیة الکرسی عشر مرات فی کل رکعة فاذا تشہد وسلم استغفر سبعین مرة قائلا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم رفع عنہ شر اہل السموات واہل الارض وشر الانس والجن اٹھاسیوین خصوصیت ابن عباس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے نماز چاشت چار رکعت جمعہ کے دن اپنی عمر بہر مین ایکبار پڑہے فاتحة الکتاب دس بار و قل اعوذ برب الفلق دس بار و قل اعوذ برب الناس دس بار او قل ہو اللہ احد دس بار اور قل یا ایہا الکافرون دس بار اور آیة الکرسی دس بار ہر رکعت مین پھر جب التحیات پڑہے اور سلام پہیرے تو استغفار پڑہے ستر بار اور تسبیح پڑہے ستر بار یون کہکر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ تو دور کرے گا اللہ اوس سے شر اہل آسمان اور اہل زمین کا اور شر انسان اور جن کا۔

الخصوصیة التاسعة والثمانون

اوجہ فیہا ذکرہ القاضی بدر الدین ابن جماعۃ احدہا موافقۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فان

وقفتہ کانت یوم الجمعۃ وانما یختار لہ الافضل **الثانی** ان فیہا ساعۃ الاجابۃ **الثالث**

ان الاعمال تشرف بشرف الازمنۃ کما تشرف بشرف الامکنۃ ویوم الجمعۃ افضل ایام

الاسبوع فوجب ان یکون العمل فیہ افضل **الرابع** ان فی الحدیث افضل الایام یوم عرفۃ

اذا وافق یوم الجمعۃ وہو افضل من سبعین حجۃ فی غیر یوم الجمعۃ اخرجہ رزین —

الخامس اذا کان عرفۃ یوم الجمعۃ غفر اللہ لجمیع اہل الموقف قیل لہ شیء جابر ان اللہ یغفر لجمیع

اہل الموقف مطلقا فما وجہ تخصیص ذلک بیوم الجمعۃ فی ہذا الحدیث فاجاب بان اللہ تعالیٰ یغفر

لہم فیہ بغیر واسطۃ وفی غیرہ یہب قوما لقوم —

تو اسیوین خصوصیت وقوف عرفات کا جمعہ کے دن فضیلت رکہتا ہے اور دنون کے وقوف پر

پانچ وجہہ سے — **پہلے** وجہہ موافقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ آپ کا وقوف

عرفات مین جمعہ کے دن ہوتہا اور آپ کو جو کام افضل ہے وہ ہی پسند تہا —

دوسرے جمعہ کے دن ساعت قبول دعا کی ہے **تیسرے** اعمال کو

شرف حاصل ہوتا ہے وقتونکے شرف سے جیسے مکانونکے شرف سے شرف ہوتا ہے

اور جمعہ کا دن ہفتہ کے سب دنون مین افضل ہے تو واجب ہوا کہ عمل جمعہ کا افضل ہو —

چوتھے حدیث مین ہے کہ افضل سب دنون مین عرفہ کا دن ہے جب آپڑے

جمعہ کے دن اور وہ بہتر ہے ستر حج سے جو جمعہ کے سوا اور دنون مین ہو اسکو روایت کیا رزین نے

پانچوین جبکہ عرفہ جمعہ کے دن ہو مغفرت کرتا ہے اللہ سب اہل موقف کی — اسمین سوال یہہ

کیا کہ حدیث مین آیا ہے اور مغفرت کرتا ہے اہل موقف کی مطلقا پہر کیا وجہ خصوصیت مغفرت

کی جمعہ کے ساتھ اس حدیث مین سو اسکا جواب [illegible] اللہ تعالیٰ جمعہ کے

[illegible] کیا

[illegible]

الخصوصیۃ التسعون - اخرج الاصبہانی فی الترغیب عن عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما قال من کانت لہ حاجۃ الی اللہ فلیصم الاربعاء والخمیس والجمعۃ فاذا کان
یوم الجمعۃ تطہر وراح الی الجمعۃ فتصدق بصدقۃ قلت او کثرت فاذا صلی الجمعۃ قال اللہم انی اسالک
باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ الرحمن الرحیم
واسالک باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم الذی لا تاخذہ سنۃ
ولا نوم الذی ملأت عظمتہ السموات والارض الذی عنت لہ الوجوہ وخشعت لہ الاصوات ووجلت
القلوب من خشیتہ ان تصلی علی محمد وان تعطینی حاجتی وہی کذا وکذا فانہ یستجاب لہ۔

نوّیں ۹۰ خصوصیت عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہا جسکو کچھ حاجت ہو اللہ سے تو
چاہئے کہ روزہ رکھے چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کا اور جمعہ کا دن ہو تو طہارت کرے اور سویرے
جاوے جمعہ کو اور صدقہ دے تھوڑا یا بہت پھر جب پڑھ چکے نماز جمعہ تو کہے اللہم انی اسالک
باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ الرحمن الرحیم
واسالک باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم الذی لا تاخذہ سنۃ
ولا نوم الذی ملأت عظمتہ السموات والارض الذی عنت لہ الوجوہ وخضعت لہ الاصوات ووجلت
القلوب من خشیتہ ان تصلی علی محمد وان تعطینی حاجتی وہی کذا وکذا ۔ قبول ہوگی اوسکی دعا
مترجم کذا وکذا کیجگہ حاجت بیان کرے اور اوسکا نام لیوے۔

واخرج ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن عمرو بن قیس الملائی قال بلغنی ان من
صام الاربعاء والخمیس والجمعۃ ثم شہد الجمعۃ مع المسلمین ثم ثبت تسلیم الامام وقرأ فاتحۃ الکتاب و
قل ہو اللہ احد عشر مرات ثم مد یدہ الی اللہ عز وجل ثم قال اللہم انی اسالک باسمک العلی
الاعلی الاعز الاکرم الاکرم لا الہ الا انت الاجل العظیم الاعظم لم یسال اللہ شیئا الا اعطاہ
ایاہ عاجلا او آجلا ولکنکم تعجلون ۔ اور ابن سنی نے عمل الیوم واللیلۃ میں روایت کی کہا پہونچی
مجکو یہ بات کہ جو کوئی روزہ رکھے چارشنبہ پنجشنبہ جمعہ کا پھر جمعہ میں حاضر ہو مسلمانوں کے ساتھ

پہر ٹہرا رہے بعد سلام امام کے اور پڑہے سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد دس بار پہر اپنا ہاتھ پہیلا وے اللہ عز و جل لطیف اور کہے اللہم انی اسألک باسمک العلی الاعلی الاعز الاعز الاکرم الاکرم لا الہ الا اللہ الاجل العظیم الاعظم - جو مانگے گا اللہ سے دیگا اوسکو اللہ دنیا مین یا آخرت مین لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو -

ف یعنے اگر دنیا مین مراد نہ پاوے گا تو آخرت مین بعوض اوسکے نیکیان ملینگی - بہر حال یہہ عمل اوسکا ضائع نہین ہے اوچہا ہے کہ جلدی نکرے اور اگر دیر ہو تو مایوس نہو مگر دعا مین حرام پر نہو - واللہ اعلم -

الخصوصیۃ الحادیۃ والتسعون لا تفتح فیہ ابواب جہنم وہذہ غیر الخصلۃ السابقۃ انہا لا تسجر فیہ - اکیا نوین خصوصیت جمعہ کے دن دروازہ دوزخ کے نہین کہولے جاتے اور یہہ خصوصیت پہلی خصوصیت سے علحدہ ہے وہ یہہ تہی کہ جمعہ کے دن دوزخ جہونکا نہین جاتا -

اخرج ابو نعیم عن ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ان جہنم تسعر کل یوم وتفتح ابوابہا الا یوم الجمعۃ فانہا لا تفتح ابوابہا - ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک دوزخ گرم کیا جاتا ہے ہر روز اور کہلے رہتے ہین اوسکے دروازے مگر جمعہ کے روز نہ دروازہ اوسکے کہلتے ہین نہ گرم کیا جاتا ہے

الخصوصیۃ الثانیۃ والتسعون - یستحب السفر لیلتہا - بانوین خصوصیت مستحب ہے سفر شب جمعہ مین -

اخرج الطبرانی عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یحب ان یسافر یوم الخمیس - ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے تہے سفر کرنا پنجشنبہ کے دن -

واخرج فی الاوسط عن کعب بن سعد قال ما کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخرج الی سفر ویبعث بعثا الا یوم الخمیس واصلہ فی الصحیح - اور کعب بن سعد سے روایت ہے

کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کو نکلتے تو پنجشنبہ کے دن نکلتے اور جب لشکر بھیجتے تو پنجشنبہ کو بھیجتے ۔ ومن الاوسط الفیا عن بریدة کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ اذا اراد سفرا خرج یوم الخمیس ۔ اور بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سفر کا تو پنجشنبہ کے دن نکلتے ۔

الخصوصیة الثالثة والتسعون اخرج عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن ثابت البنانی قال بلغنا ان للہ ملائکة معہم الواح من فضة واقلام من ذہب یطوفون ویکتبون من صلے لیلة الجمعة فی جماعة ۔ ترانوین خصوصیت ثابت بنانی سے روایت ہے کہا پہونچی ہمکو یہ بات کہ اللہ کے کچھ فرشتے ہین جنکے پاس تختیان ہین چاندی کے اور قلم سونے کے گشت کرتے ہین اور لکھتے ہین اوسکو جو پڑھے جمعہ کی رات اور دن مین نماز پڑھے جماعت کے ساتھ ۔

الخصوصیة الرابعة والتسعون اخرج ابن عساکر فی تاریخہ من طریق محمد بن عکاشة عن محمود بن معاویة بن حماد الکرمانی عن الزہری قال من اغتسل لیلة الجمعة وصلی رکعتین یقرا فیہما قل ہو اللہ احد الف مرة رای النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی منامہ ۔
چورانوین خصوصیت زہری سے روایت ہے کہا جو نہاوے جمعہ کی رات مین اور پڑھے دو رکعت نماز دونون رکعت مین قل ہو اللہ احد ہزار بار پڑھے زیارت ہوگی اوس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خواب مین ۔

الخصوصیة الخامسة والتسعون زیارة الاخوان فی اللہ ۔ پچانوین خصوصیت ملنا دینی بھائیون سے ۔

اخرج ابن جریر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی قولہ فاذا قضیت الصلوة فانتشروا فی الارض الایة قال لیس لطلب دنیا ولکن لعیادة مریض وحضور جنازة وزیارة اخ فی اللہ ۔ ابن جریر نے روایت کی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر مین فاذا قضیت الصلوة فانتشروا فی الارض آخر آیة تک ۔ یعنی پھر جب تمام ہوچکے

تہیل پر روز مین مین ـ وزیارت نہ واسطے طلب دنیا کے بلکہ واسطے عیادت مریض اور حاضر ہوتے جنازہ کے اور ملاقات دینی بہائی کے ـ

ف اخ فی اللہ یعنے دینی بہائی سے مراد وہ شخص ہے کہ صرف بحیثیت اسلام اور ایمان واسطے اللہ کے اوس سے محبت اور الفت ہو نہ دنیا کے غرض کے لئے ـ

الخصوصیۃ السادسۃ والثمانون لاتکرہ فیہ الصلوۃ بعد الصبح ولا بعد العصر عند طائفۃ ـ چہیاسیوین خصوصیت نہین مکروہ جمعہ کے دن نماز بعد صبح اور نہ بعد عصر کے بعض علما کے نزدیک ـ

اخرج ابن ابی شیبۃ فی المصنف عن طاؤس قال یوم الجمعۃ صلوۃ کلہ وان صح ذلک کان فیہ تائید لکون ساعۃ الاجابۃ قبل الغروب ولا یرد انہا لیست بساعۃ صلوۃ ـ طاوس روایت ہے کہا روز جمعہ تمام نماز ہے ـ اور اگر صحیح ہو یہ روایت تو اسمین تائید ہے ہونے ساعت اجابت کی قبل غروب کے اور یہ شبہہ نہو گا کہ وہ ساعت نماز کی نہین ہے **مترجم کہتا ہے** اسکی بحث ۰۰ خصوصیت مین گذر چکی ہے ـ

الخصوصیۃ السابعۃ والثمانون اخرج الدارقطنی فی الغرائب والخطیب فی رواۃ مالک عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من دخل یوم الجمعۃ المسجد فصلے اربع رکعات یقرء فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب وقل ہو اللہ احد خمسین مرۃ فذلک مائتا مرۃ فی اربع رکعات لم یمت حتی یری منزلہ فی الجنۃ او یری لہ ـ ستاسیوین خصوصیت ابن عمر رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو داخل ہو جمعہ کے دن مسجد مین پہر پڑہے چار رکعت نماز ہر رکعت مین پڑہے سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پچاس بار تو یہ دو سو بار ہوا چار رکعت مین نہ مریگا وہ جب تک نہ دیکھ لے اپنا گہر جنت مین یا دکہایا جاوے اوسکو

الخصوصیۃ الثامنۃ والثمانون اخرج الدیلمی عن عائشۃ مرفوعا لا یفقہ الرجل کل الفقہ حتی یترک مجلس قومہ عشیۃ الجمعۃ ـ اٹہاسیوین خصوصیت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

روایت ہے کہ نہین دانشمند اور فقیہ آدھی پورا فقیہ اور دانشمند جب تک چھوڑ سے اپنے قوم کی مجلس شب جمعہ سے ۔

ف یعنے کامل فقیہ اور دانشمند وہ ہے جو جمعہ کی رات سے اپنی معمولی جلسہ کی چھوڑ دے اور علیحدہ مسجد مین عبادت کے لئے جا بیٹھے ۔

الخصوصیۃ التاسعۃ والتسعون اخرج ابن سعد فی طبقاتہ عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما سبط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالے یباہی ملائکتہ بعبادہ یوم عرفۃ یقول عبادی جاؤنی شعثا یتعرضون لرحمتی فاشہدکم انی قد غفرت لمحسنہم وشفعت محسنہم فی مسیئہم واذا کان یوم الجمعۃ فمثل ذلک ۔ ننانوین خصوصیت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا بیشک اللہ فخر کرتا ہے اپنے فرشتون مین اپنے بندونکے ساتھ عرفہ کے دن فرماتا ہے میرے بندے آئے میرے پاس دوڑکر تلاش کرنے میری رحمت کو سو مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے بخشدیا ہے نیک لوگون کو اور شفیع بنایا مینے نیکون کو بدون کے حق مین اور جب ہوتا ہے جمعہ کا دن تو ایسے ہی ۔

الخصوصیۃ الموفیۃ للمائۃ قال الخطیب فی تاریخہ اخبرنی محمد بن احمد بن یعقوب اخبرنا محمد بن نعیم الضبی حدثنی ابو علی الحسین بن علی الحافظ حدثنا ابو جعفر احمد بن حمدان العابد حدثنا اسحاق بن ابراہیم الثقفی حدثنا خالد بن یزید العمری ابو الولید حدثنا ابن ابی ذیب حدثنا محمد بن المنکدر قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول عرض ہذا الدعاء علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لو دعی بہ علی شیء من المشرق الی المغرب فی ساعۃ من یوم الجمعۃ لاستجیب لصاحبہ لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام ۔ سو کی پوری کرنے والی خصوصیت محمد بن منکدر سے روایت ہے کہا مینے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے کہ یہ دعا پیش کی گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین فرمایا آپنے اگر دعا کیجاوے اس دعا کے ساتھ کسی چیز پر مشرق سے مغرب تک کسی ساعت مین روز جمعہ کی البتہ قبول ہوگی دعا اسکی ۔ دعا یہ ہے

لا الٰہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام ۔

الخصوصیۃ الحادیۃ بعد المائۃ اخرج الحاکم وابن خزیمۃ والبیہقی عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث الایام یوم القیامۃ علی ہیئتہا ویبعث الجمعۃ زہراء منیرۃ اہلہا یحفون بہا کالعروس تہدی الی کریمہا تضیٔ لہم یمشون فی ضوئہا الوانہم کالثلج بیاضا وریحہم یسطع کالمسک یخوضون فی جبال الکافور ینظر الیہم الثقلان لا یطرفون تعجبا حتی یدخلوا الجنۃ لا یخالطہم احد الا المؤذنون المحتسبون ۔ **پہلے خصوصیت بعد سو کے** ابو موسی اشعری سے روایت ہے کہ بے شک اللہ اوٹھاویگا دنوں کو قیامت کے دن اونکی ہیئت اور صورت پر اور اوٹھاویگا جمعہ کے دن کو چمکتا روشن کہ اہل جمعہ اوسکو گھیرینگے جیسے دولہن بھیجی جاتی ہے اپنے عزیز کے پاس (یعنے شوہر کے پاس) روشنی دیگا اونکو جمعہ کا دن چلینگے اوسکی روشنی مین رنگ اونکے صفائی اور سفیدی مین جیسے برف اور خوشبو اونکی جیسے مشک کی خوشبو اور پھرینگے کافور کے پہاڑون مین دیکھینگے اونکی طرف جن اور انسان پلک نہ مارینگے تعجب اور حیرت سے یہانتک کہ داخل ہوجاوینگے بہشت مین نہ ملیگا اونسے کوئی سوا اون موذنونکے جنہون نے خدا کے واسطے اذان کہی ہے ۔

خاتمۃ الکتاب

کہا امام حجۃ الاسلام ابن حامد محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ بدایۃ الہدایہ مین

آداب الجمعہ

اعلم ان الجمعۃ عید المؤمنین وہو یوم شریف خص اللہ عز وجل بہ ہذہ الامۃ وفیہ ساعۃ مبہمۃ لا یوافقہا عبد مسلم یسأل اللہ تعالی فیہا حاجۃ الا اعطاہ ایاہا فاستعد لہا من یوم الخمیس بتنظیف الثیاب وبکثرۃ التسبیح والاستغفار عشیۃ الخمیس فانہا ساعۃ توازی فی الفضل ساعۃ یوم الجمعۃ وانو صوم یوم الجمعۃ [illegible] السبت او الخمیس اذ جاء فی افرادہا نہی فاذا طلع علیک الصبح فاغتسل فان غسل

يوم الجمعة واجب على كل محتلم اى ثابت مؤكد ثم تزين بالثياب البيض فانها احب الثياب الى الله
تعالى واستعمل من الطيب اطيب ما عندك وبالغ فى تنظيف بدنك بالحلق والقص والتقليم
والسواك وسائر انواع النظافة وتطييب الرائحة ثم بكر الى الجامع واسع اليها على الهينة والسكينة
فقد قال صلى الله عليه وسلم من راح فى الساعة الاولى فكانما قرب بدنة ومن راح فى الساعة الثانية فكانما
قرب بقرة ومن راح فى الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا ومن راح فى الساعة الرابعة فكانما قرب دجاجة
ومن راح فى الساعة الخامسة فكانما قرب بيضة قال فاذا خرج الامام طويت الصحف ورفعت الاقلام
واجتمعت الملائكة عند المنبر يستمعون الذكر ويقال ان الناس فى قربهم عند النظر الى وجه الله تعالى على قدر
بكورهم الى الجمعة ثم اذا دخلت الجامع فاطلب الصف الاول فان اجتمع الناس فلا تتخط رقابهم ولا تمر بين ايديهم
وهم يصلون واجلس بقرب حائط او اسطوانة حتى لا يمرون بين يديك ولا تقعد حتى تصلى التحية والاحسن ان تصلى
اربع ركعات تقرا فى كل ركعة خمسين مرة سورة الاخلاص ففى الخبر من فعل ذلك لم يمت حتى يرى
مقعده من الجنة او يرى له ولا تترك التحية وان كان الامام يخطب ومن السنة ان تقرا فى اربع
ركعات سورة الانعام والكهف وطه ويس فان لم تقدر فسورة يس والدخان والم السجدة وسورة الملك
ولا تترك قراءة هذه السور ليلة الجمعة ففيها فضل كثير ومن لم يحسن ذلك فليكثر من قراءة سورة الاخلاص
والاكثار الصلوة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فى هذا اليوم خاصة ومهما خرج الامام فاقطع الصلوة
والكلام واشتغل بجواب المؤذن ثم باستماع الخطبة والاتعاظ بها ودع الكلام راسا فى الخطبة ففى الخبر
ان من قال لصاحبه والامام يخطب انصت فقد لغا ومن لغا فلا جمعة له لان قوله انصت كلام
فينبغى ان ينهى غيره بالاشارة لا باللفظ ثم اقتد بالامام كما سبق فاذا فرغت وسلمت فاقرا
الفاتحة قبل ان تتكلم سبع مرات والاخلاص سبعا والمعوذتين سبعا فذلك يعصمك من الجمعة الى الجمعة
الاخرى ويكون حرزا لك من الشيطان وقل بعد ذلك اللهم يا غنى يا حميد يا مبدئ يا معيد يا رحيم
يا ودود اغننى بحلالك عن حرامك وبطاعتك عن معصيتك وبفضلك عمن سواك ثم صل بعد الجمعة
ركعتين او اربعا او ستا مثنى مثنى فكل ذلك مروى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى احوال

مخالفہ ثم لازم المسجد الی المغرب او الی العصر وکن حسن المراقبۃ للساعۃ الشریفۃ فانہا مبہمۃ فی جمیع
الیوم فعساک ان تدرکہا وانت خاشع للّٰہ متضرع ولا تحضر فی الجامع مجالس الحلق ولا مجالس القصاص
بل مجلس العلم النافع وہو الذی یزید فی خوفک من اللّٰہ تعالٰے وینقص من رغبتک فی الدنیا وکل
علم لا یدعوک عن الدنیا الی الاخرۃ فالجہل اعود علیک منہ فاستعذ باللّٰہ من علم لا ینفع واکثر الدعاء
عند طلوع الشمس عند الزوال وعند الغروب وعند الاقامۃ عند صعود الخطیب المنبر وعند قیام الناس
الی الصلوۃ فیوشک ان تکون الساعۃ الشریفۃ فی بعض ہذہ الاوقات واجتہد ان تتصدق فی ہذا
الیوم بما تقدر علیہ وان قل فتجمع بین الصلوۃ والصوم والصدقۃ والقراءۃ والذکر والاعتکاف والرباط
واجعل ہذا الیوم من الاسبوع خاصۃ الاخرتک عساہ ان یکون کفارۃ لبقیۃ الاسبوع۔

جان کہ جمعہ عید ہے مومنون کی اور یہ دن شریف ہے خاص کیا ہے اللّٰہ عزوجل نے اس
امت کو اسکے ساتھ اور اسمین ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا اوسکو مسلمان کہ سوال کرے اللّٰہ
تعالٰے سے اوسمین کوئی حاجت مگر کہ دیتا ہے اوسکو اللّٰہ سو تو مستعد ہو جمعہ کے واسطے روز پنجشنبہ
سے کپڑون کی صفائی اور کثرت تسبیح اور استغفار کے ساتھ پنجشنبہ کی شام کو کہ وہ ساعت ہے جو
فضیلت مین ساعت روز جمعہ کی برابر ہے اور روزہ رکھ جمعہ کے دن مگر شنبہ یا پنجشنبہ کے ساتھ
[illegible] روزہ جمعہ کا ممنوع ہے پھر جب صبح طلوع ہو تو غسل کر اسواسطے کہ غسل جمعہ کا
[illegible] ہے پھر بالغ پر ثابت ہو گیا ہے پھر زینت کر سفید کپڑے پہن لے کہ سفید کپڑا زیادہ محبوب ہے
اللّٰہ تعالٰے کو۔ اور استعمال کر خوشبو کا اور مبالغہ کر اپنے بدن کی صفائی مین سر منڈانے اور مونچھین
کتروانے اور ناخن کٹوانے اور مسواک کرنے اور انواع صفائی سے پھر اول وقت جا جامع مسجد کو اور سعی کر
[illegible] خشوع اور تسکین کے ساتھ کہ فرمایا ہے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے جو آیا پہلے
ساعت مین تو جیسے اونٹ قربانی کیا اور جو آیا دوسری ساعت تو جیسے قربانی کیا گائے یا بیل اور جو
آیا تیسری ساعت مین تو جیسے قربانی کیا دنبہ۔ اور جو آیا چوتھی ساعت تو جیسے مرغی قربانی کی اور
جو آیا پانچوین ساعت تو جیسے انڈا اللّٰہ کی راہ مین دیا۔ فرمایا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے پھر جب

نکلا امام لپیٹے گئے صحیفے اور اوٹھائی گئی قلم اور جمع ہوئے فرشتے منبر کے پاس خطبہ اور نماز سننے کو اور
یہ کہا جاتا ہے کہ آدمی قرب مین وقت دیدار خداوند تعالیٰ کے بقدر اول وقت جانے جمعہ کے ہونگے
پھر جب تو جامع مسجد مین داخل ہوا تو اول صف کو طلب کر اور اگر لوگ جمع ہو گئے ہون تو مت پھلانگ اونکی گردنین
اور مت گذر اونکے سامنے بحالت نماز کے اور بیٹھ رہ قریب دیوار یا ستون کے تا نگذرین لوگ تیرے
سامنے اور مت بیٹھ جب تک نہ پڑھے تحیۃ المسجد اور بہتر یہ ہے کہ چار رکعت پڑھے ہر رکعت مین
پچاس بار سورہ اخلاص سو حدیث مین آیا ہے جو یہ کریگا نمریگا جب تک اپنی جگہ جنت مین نہ دیکھ لیگا
یا دکھائی جاوے اوسکو اور مت چھوڑ تحیۃ المسجد کو اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہوا اور سنت ہے کہ چار رکعت
مین سورہ انعام اور کہف اور طٰہٰ اور یٰس پڑھے اور اگر اسکی قدرت نہو تو سورہ یٰس اور دخان
اور الم سجدہ اور سورہ ملک پڑھے — اور مت چھوڑ پڑھنا ان سورتونکا شب جمعہ مین کہ اوسمین بہت
فضیلت ہے اور جو ان سورتونکو اچھی طرح نہ پڑھ سکے تو سورہ اخلاص اور درود شریف خاص اسدن
اور شب جمعہ پڑھے اور جب امام نکلے تو قطع کر نماز اور کلام اور مشغول ہو جواب موذن کیطرف پھر خطبہ
سننے کو اور نصیحت قبول کرنے کو اور کلام سری سے چھوڑ دے خطبہ مین سو حدیث مین آیا ہے کہ جسنے
اپنے ساتھی کو کہا چپ رہ بحالت خطبہ کے تو اوسنے بیہودہ کام کیا اور جسنے بیہودہ کام کیا تو اوسکا جمعہ
نہین ہو جاوے گا اسلئے کہ وہ اشارہ کرے نہ کلام سے پھر تو اقتدا کر امام کا پھر جب تو فارغ ہوا اور سلام پھیر
چکے پہلے کلام کرنے سے سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار
پڑھ تجکو محفوظ رکھے گا اگلے جمعہ تک اور ہوگا بچاو تیری واسطے شیطان سے اور اوسکے بعد یہہ
دعا پڑھ اللھم یا غنی یا حمید یا مبدی یا معید یا رحیم یا ودود اغننی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن
معصیتک وبفضلک عمن سواک پھر اسکے بعد پڑھ چھ رکعت یا چار یا چھ دو دو کرکے کہ یہ سب
مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال مختلفہ مین پھر لازم پکڑ مسجد کو مغرب تک یا عصر تک
اور ہو منتظر رہ ساعت شریفہ کا کہ وہ مبہم ہے سارے دن مین شاید تو اوسکو پاوے درحالیکہ
تضرع اور زاری کرتا ہو اور مت حاضر ہو جامع مسجد مین حلقت کی مجلسون مین اور نہ مجلسون قصہ گویونکو

٩٤ خصوصیت ٥٠ | بلکہ مجلس علم نافع مین حاضر ہوا در علم نافع وہ ہے جس سے خوف خدا کا زیادہ اور رغبت
دنیا کی کم ہو یس جو علم تجکو دنیا سے آخرت کیطرف نہ بلاوے اوس علم سے جہل زیادہ
٩٥ خصوصیت ٥١ | مفید ہے یس پناہ مانگ اللہ سے ایسے علم سے جو نافع نہین اور دعا بہت کر وقت طلوع
آفتاب اور وقت زوال اور وقت غروب اور وقت اقامت اور وقت بیٹھنے امام کے منبر پر
اور وقت کھڑے ہونے نمازیون کے نماز کے واسطے تو امید ہے کہ ساعت شریفہ ان
اوقات مین سے کسی وقت مین ہو اور کوشش کر اسدن خیرات کرنے مین اگرچہ قلیل ہوں جمع کر
درمیان نماز اور روزہ اور صدقہ اور قراءۃ قرآن اور ذکر اللہ تعالی اور بیمار پرسی کے اور مقرر کر اسدن کو ہفتہ
سے خاص واسطے کام آخرت کے پس امید ہے کہ کفارہ ہو باقی ایام ہفتہ کا ـ
تمت رسالہ کشف الظلمۃ فی ترجمہ نور اللمعہ بعون اللہ تعالی وحسن توفیقہ اللہم انفعنا
آمین وآخر دعوانا ان الحمد رب العالمین والصلوۃ علی محمد سید المرسلین وآلہ اجمعین ـ

تاریخ تالیف کتاب از منشی واجد حسین صاحب تسلیم سہسوانی

چو آن حافظ [illegible] عالی مقام	ز الطاف او در [illegible] بہر سفت
[illegible] شفیع محمد باد	گل [illegible] بیکبار بشگفت
دل و جان [illegible] عالم	مثال کاکل مشکین بہ اشفت
پی تاریخ تالیف [illegible] نور	زہے کشف ظلم در عجب گفت

ایضاً از مولوی عبد الحمید صاحب

کھل گیا اسرار نور لمعہ کا	ترجمہ ہے کشف ظلمت کیون نہو
مجھسے ہاتف نے کہا عبد الحمید	فکر کیا ہے مین جو کہتا ہون سنو
گر ہے القاب مصنف کا خیال	مولوی صاحب کہو حافظ کہو

اسم اعظم کے اگر طالب ہو تم — تو محمد سے علی کو ضم کرو

اور اگر ہے فکر تاریخ کتاب — گو میسر ہوں شریعت سے کہو ۱۲۹۷

ولہ

ہو وسال تصنیف از کشف ظلمت — کن سبب بکار آمد اہل سنت ۱۲۹۷

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب مسمی بہ کشف الظلمہ فی ترجمۃ نور اللمعہ
تالیف عالم باعمل فاضل بے بدل منبع فیوض لم یزل جناب مولوی محمد علی
سلمہ اللہ الولی ساکن مراد آباد اوائل ماہ ربیع الاول ۱۲۹۷ ہجری میں تصحیح ہو کر بحسن
تعالے سعی کے مطبع مطلع العلوم واخبار نیر اعظم مراد آباد میں
باہتمام عاصی پر معاصی محمد احمد علی خلف ... کے ربنا تقبل منا
انک انت السمیع العلیم وصلی اللہ علی منبع الرسالۃ واصل الشریعۃ
سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

انتہٰی

چونکہ اس کتاب کی تصنیف و تالیف میں نہایت عرقریزی و جانفشانی کی گئی ہے لہذا جمیع اہل مطابع و دیگر صاحبوں کی خدمت میں التماس ہے کہ کوئی صاحب بغیر اجازت تحریری حضرت مولف دام فیوضہم کے قصد چھاپنے یا چھپوانے کا نہ فرماویں۔ ورنہ بموجب قانون مجریہ سرکار دولتمدار سخت مواخذہ کیا جائے گا۔

العبد

اشفاق علی مہتمم اخبار نیر اعظم مراد آباد

قلم بندہ الہی بخش